من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص:۲۷)

www.KitaboSunnat.com

ہم میلاد کیوں نہیں مناتے؟

بجواب

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

جس میں مولوی سراج احمد، اوچی بریلوی سعیدی اور اس کے استاد مولوی احمد سعید کاظمی ملتانی
کے رسائل میلاد کا جواب دیا گیا ہے

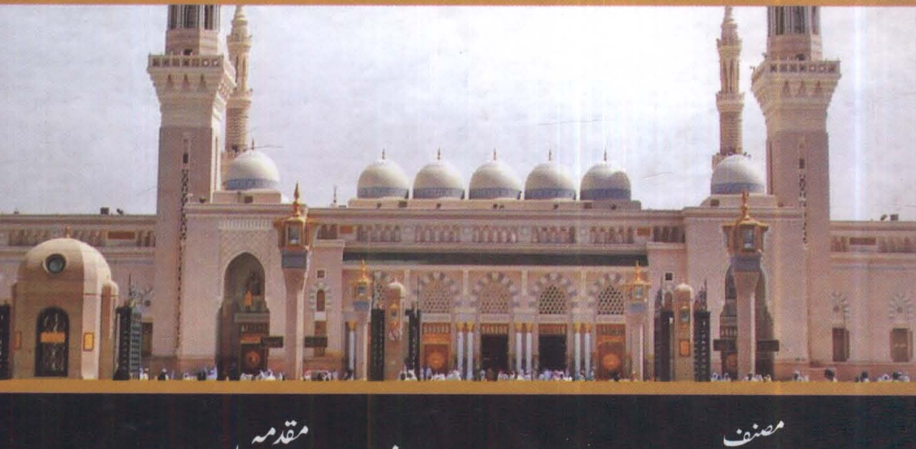

مصنف
ابو داؤد عبد الغفار محمدی حفظہ اللہ

مقدمہ
شیخ الحدیث ضیاء الحق بھٹی حفظہ اللہ

ناشر: محمدی اکیڈمی جامع مسجد محمدی اہل حدیث۔ خان بیلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص: ۲۷)

ہم میلاد کیوں نہیں مناتے؟

بجواب

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

جس میں مولوی سراج احمد، اوپی بریلوی سعیدی اور اس کے استاد مولوی احمد سعید کاظمی ملتانی کے رسائل میلاد کا جواب دیا گیا ہے

مصنف

ابو داؤد عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ

مقدمہ

شیخ الحدیث ضیاء الحق بھٹی حفظہ اللہ

ناشر: محمدی اکیڈمی جامع مسجد محمدی اہل حدیث۔ خان بیلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب ---------------------- ہم میلاد کیوں نہیں مناتے ؟
بجواب
ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ؟

ناشر ---------------------- محمدی اکیڈمی

اشاعت ---------------------- جنوری 2011ء

قیمت ---------------------- 300 روپے

ملنے کا پتا

محمدی اکیڈمی جامع مسجد محمدی اہل حدیث ۔ خان بیلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض مؤلف	12
2	مقدمہ	15
3	تقریظ مولانا عبدالوکیل ناصر عفی عنہ	17
4	تقریظ حافظ محمد سلیم میمن شیخ الحدیث جامعۃ الاحسان الاسلامیہ کراچی	19
5	تاثرات مولانا عبدالغفار حازم منتظم اعلی معہد الناصر الاسلامی اختر کالونی کراچی	21
8	تاثرات حافظ عبدالمالک مجاہد مدرس المعہد السّلفی للتعلیم والتربیۃ تین ہٹی کراچی	23
9	تاثرات حافظ محمد افضل ضیاء مدیر جامعۃ الاحسان الاسلامیہ۔ کراچی	26
10	دیباچہ الشیخ محمد داؤد شاکر نائب مدیر المعہد السّلفی کراچی	27
11	شیخ ابن باز کا فتوی: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرعی حکم	30
12	میلاد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں منایا	33
13	دین الٰہی سے ان محفلوں کا کوئی تعلق نہیں	34
14	رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں میلاد منانے کا کوئی ثبوت نہیں	35
15	حق کی پہچان	35
16	میلاد میں شرک اور خلافِ شرع امور کا ارتکاب ہوتا ہے	36
17	اکثر میلادی لوگ جمعہ، نماز با جماعت بلکہ نماز کے تارک ہوتے ہیں	37
18	کوئی مدفون انسان یا اس کی روح دنیا میں نہیں آسکتی	38
19	درود وسلام	39
20	میلاد بشر ذات کا ہوتا ہے نور ذات کا نہیں	40
21	قرآنِ مجید سے محفل میلاد کے سعیدی دلائل اور ان کے جوابات	44

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22	میلاد کے اثبات میں دیگر قرآنی دلائل اوران کا جواب	49
23	احادیث سے محفل میلاد کے سعیدی دلائل اوران کے جوابات	53
24	یوم وفات کیوں نہیں مناتے؟	53
25	جناب عبدالمطلب کا کھانا کھلانا	56
26	کیا پیر کے دن روزہ رکھنے سے عید میلاد کا اثبات ہوتا ہے	61
27	عید میلاد کے احکام حدیث وفقہ میں کیوں نہیں؟	62
28	حضرت عباس کا میلاد نبوی پڑھنا؛ ورتیس ہزار صحابہ کرام کا سننا	65
29	تابعین وائمہ اسلام اورمیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	67
30	صحاح ستہ والے محدثین کی سن وفات	69
31	علامہ فاکھانی کی طرح دوسرے علماء نے بھی میلاد کو بدعت کہا	71
32	مولانا نصیرالدین الاودی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں	72
33	شیخ الحنابلہ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:	72
34	قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ	73
35	علامہ محمد اسماعیل رحمہ اللہ	74
36	حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ	75
37	سلف صالحین میلاد نہیں مناتے تھے	76
38	میلاد منانے والوں میں ایک بادشاہ کا واقعہ:	78
39	ابن خلکان کی ساٹھ سال تک محفل میں شرکت	87
40	سلفی غیر مقلد سے اس کے والد کے متعلق سوال	87
41	میلاد کے بے ثبوت ہونے کا سعیدی اقرار	88
42	امام ابوحنیفہ اورآپ کے والدین غیر مقلد تھے	89

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

43	سید احمد نے میلاد شریف منایا	89
44	غیر مقلدوں کے امام اسماعیل دہلوی اور محفل میلاد	90
45	نواب صدیق خان کے حوالہ کی حقیقت	90
46	جسکو میلاد کا حال سن کر فرحت نہ ہو۔اس بارے میں نواب صدیق حسن کا فتوی	94
47	غیر مقلدوں کے امام مولوی وحید الزمان لکھتے ہیں	95
48	جشن میلاد شریف کا فائدہ	96
49	حافظ ابن حجر مکی اور حافظ سیوطی نے فرمایا	97
50	میلاد کے متعلق امام فاکھانی کے فتوی کی عبارت	97
51	ابولہب کا خواب والا واقعہ	101
52	آپ کے دادا عبدالمطلب نے ولادت پر دعوت کھلائی	103
53	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے	104
54	کیا امام ابن تیمیہ کے نزدیک میلاد منانے پر ثواب ملتا ہے	105
55	ملک تلمسان کے سلطان کی محفل کے انعقاد کا ذکر	107
56	متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس کا بیان	108
57	مفتی محمد حسین نعیمی کا بیان	108
58	حدیث من تشبه بقوم پہ بریلوی یاوہ گوئی	109
59	پہلی یاوہ گوئی کہ یہودی بھی اللہ، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں وغیرہ کو مانتے ہیں	110
60	تمام غیر مسلم کپڑے پہنتے ہیں لہذا تم ان کی مشابہت سے بچتے ہوئے	113
61	کپڑے نہ پہنو۔	
62	تمام کافر مشرک عیسائی وغیرہ منہ سے کھاتے ہیں ان کی مشابہت سے بچو	114
63	سکھ داڑھی رکھتے ہیں ان کی مشابہت سے بچو	115

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

64	تمام مشرک اہل کتاب نکاح کرتے ہیں تم ان کی مشابہت سے بچو	116
65	تمام کفار مشرکین یہود ونصاری محرمات سے نکاح نہیں کرتے ان کی	118
66	مشابہت سے بچو	
67	یزید بن معاویہ ہمارا امام نہیں	119
68	سعیدی چکر کا نتیجہ کہاں تک پہنچے گا	121
69	بچوں کی سالگرہ منانا بھی بدعت ہے	123
70	ساری دنیا میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	123
71	معجزات کے متعلق غلط اور موضوع روایتوں کے پیدا ہونے کے اسباب	129
72	دلائل ومعجزات	133
73	روایت اول ما خلق الله نور نبيك کی حقیقت	133
74	جب یہ نور عبدالمطلب کے سپرد ہوا والی روایت	135
75	عبدالمطلب کے متعلق دوسری روایت	136
76	جناب عبداللہ کی پیشانی میں نور چمکا والی روایت	136
77	اس نور کے حصول میں عورتوں کا مرجانا	137
78	ولادت کے وقت والدہ عبدالرحمن کا موجود ہونا	138
79	روایت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ	139
80	ایام حمل کی کوئی علامت معلوم نہ ہوتی تھی	139
81	ایک روایت اس کے بالکل خلاف	140
82	یہ روایت معروف ومسلم واقعہ کے خلاف ہے	140
83	پیدائش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودی کا خبردار کرنا	147
84	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوارے میں چاند سے کلام کرنا	149

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

85	اگر یہ نشانی دیکھ کر حضرت عباس کو اسلام میں دخل ہونے کا خیال آیا تو سب	150
86	سے پہلے اسلام لاتے	
87	کیا میلاد کے وقت شیطان چلایا تھا	151
88	کیا میلاد کے وقت آسمانوں کی حفاظت بڑھ گئی	152
89	یہ نقل قرآنِ مجید کی نص کے خلاف ہے	152
90	یہ نقل بخاری شریف کی صحیح حدیث کے خلاف ہے	153
91	کیا میلاد محمدی آسمانوں پر ہوا تھا سعیدی کی نادانی	155
92	مشرکین مکہ، کافروں یہودیوں کو آپ کے آنے سے بڑی تکلیف ہوئی تھی	155
93	کیا میلاد پر کسریٰ وقیصر مجوسی روئے تھے	156
94	۱۲ ربیع الاول میلاد کے دن کو میلاد کے دشمنوں نے تردد کا شکار کر ڈالا	158
95	تھانوی صاحب نے نشر الطیب میں ۱۲ کا قول بھی نقل کیا	161
96	شیخ محقق فرماتے ہیں	161
97	امام یوسف بن اسماعیل نبھانی	161
98	وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں	163
99	وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم عفریت وہابیت کے متاثرین	164
100	مگر احمد رضا بریلوی کی بھی سنئے	169
101	احمد رضا کی آن: اور سعیدی بریلوی کی لکھت	170
102	احمد رضا کی یہ آن کتنی لمبی تھی	171
103	انبیاء علیہم السلام کیلئے ایک آن کی موت پھر دوبارہ دنیاوی زندگی کا نظریہ	175
104	قرآن کے خلاف ہے	
105	جشن عید میلاد کے دشمن ڈنڈی مارتے ہیں	177

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

106	آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں	181
107	جمعہ کے دن قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ......	182
108	وفات کے بعد شرعاً کتنا دن سوگ منانا جائز ہے	185
109	سیدہ زہرا اور صحابہ آپ کے نزدیک صابروشاکر نہ تھے	186
110	سرکار کی وفات کا غم سالانہ طور پر خلفاء راشدین......	186
111	12 ربیع الاول کو مسلمانانِ عالم آپ کے آنے کی خوشی مناتے ہیں	187
112	حافظ ابن کثیر کی تحقیق	191
113	حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری......	194
114	امام علامہ عینی حنفی......	195
115	علامہ حلبی نے ۱۲ ربیع الاول کو سرکار کے......	199
116	علامہ عینی حنفی، علامہ صاوی اور احمد رضا بریلوی نے......	199
117	علامہ ملّا علی قاری نے ۱۲ والے قول کو رَدّ کر دیا؟	200
118	علامہ شبلی اور سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ۹ ذوالحجہ......	200
119	اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:	201
120	خواجہ محمد اسلام وہابی نے لکھا ہے:	201
121	کیا ۱۲ ربیع الاول کو یوم وفات کہنا شیطان کو خوش کرنا ہے	202
122	نعمت وفضل اور رحمت پر خوشی کرنا	203
123	اگر من مانی دین ہوسکتا ہے تو شیعوں کے اظہار غم کا طریقہ بھی دین ہو۔	207
124	لقد من الله علی المومنین اذ بعث	210
125	سعیدی عجیب انسان ہے	216
126	واذکروا نعمة الله علیکم سے استدلال	217

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

127	واما بنعمة ربك فحدث	222
128	ومبشرا برسول ياتي من بعدي اسمه احمد	225
129	تو پھر ان کی بھی میلاد مناؤ	225
130	ربنا وابعث فيهم رسولا منهم	229
131	وذكرهم بايام الله	231
132	دن مقرر کرنا، مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا	233
133	اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انبیاء کرام کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے: واذكر	236
	في الكتاب ابراهيم	
134	حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم میلاد پر سلام بھیجے	244
135	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یوم ولادت کی خوشی مناتے ہوئے......	245
136	ذكر الانبياء من العبادة وذكر الصالحين كفارةٌ	246
137	احادیث کثیرہ طیبہ میں حضور ﷺ کا میلاد کا ذکر موجود ہے......؟؟؟	247
138	من پسند نیکی مقبول نہیں	250
139	بدعت کی تردید میں اشعار	256
140	کیا مدارس کے جلسے بھی بدعت ہیں	261
141	جن دیوبندی غیر مقلد مولویوں نے میلاد شریف منایا	263
142	جلالپور پیروالہ میں عید میلاد النبی کے جلوس کی ابتداء	264
143	جن علماء نے میلاد پر کتابیں لکھی ہیں وہ کیسے ہیں	265
144	جنہوں نے صرف پیدائش پر صحیح احادیث سے کتابیں لکھی ہیں وہ بدعتی نہیں	266
145	نقل فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب دربارہ میلاد شریف	267
146	کیا ملک مظفر اور ابن دحیہ مجرم نہیں؟	269

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

147	کیا اللہ تعالیٰ میلاد پاک کرنے اور خوشی کے اظہار کرنے سے روکا ہے؟	270
148	کیا اللہ اور اس کے رسول نے اِن بیس سے زائد باتوں سے روکا ہے؟	271
149	کیا صرف میلاد ہی خیر کا کام ہے؟	273
150	کیا صحابہ کرام کے تین کام خیر نہیں تھے؟	273
151	کیا تابعین، آئمہ محدثین ومفسرین میلاد کرتے تھے	274
152	کیا میلاد منانے سے سارا سال امن رہتا ہے؟	275
153	خود میلادیوں کے نزدیک میلاد کی حیثیت میں اختلاف	276
154	نبی ﷺ کی تشریف آوری کے وقت تعظیماً کھڑے ہونا جائز نہیں ہے۔	280
155	احناف نے قیام میلاد النبی ﷺ سے منع فرمایا ہے	281
156	عبدالحق دہلوی کی عبارت سے دو باتیں	282
157	مشکوٰۃ اور تحفۃ القضاۃ سے بھی دو باتیں واضح ہوئیں	282
158	ابولہب کے خواب کی حقیقت	283
159	ابولہب مشرک کا انگلی سے جنت کا پانی پینا قرآنی آیات کے سراسر خلاف ہے	285
160	ضمیمہ: جائزہ محمدی فی تردید دلائل کاظمی	286
161	ولادت پر بھی خلق کا لفظ بولا گیا ہے	295
162	عالم امر میں صرف ذوات انبیاء نہیں	296
163	دوسری آیت سے اولادِ آدم کا قبل از عالم ہونا ثابت ہوتا ہے	296
164	آیت واذا اخذ ربك من بنی آدم الخ سے استدلال	297
165	آیت واذ اخذنا من النبیین میثاقھم سے استدلال	297
166	آیت تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض سے استدلال	298
167	آیت وما ارسلنٰك إلا رحمة للعالمین سے استدلال	299

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

168	آیت وانا اول المسلمین سے استدلال	301
169	مصنف عبدالرزاق کے حوالے......	302
170	امام اشعری کا قول	304
171	دوسرا غالی حدیث جابر سے اس پر استدلال کرسکتا ہے کہ	305
172	نور من نور اللہ کا عقیدہ شیعہ کا ہے	307
173	حدیث کا معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی تجلی فرمائی الخ	309
174	سورج کی شعاؤں کی مثال	310
175	حدیث: نورِ محمدی حضرت آدم کی پشت اور پیشانی میں چمکتا تھا۔	311
176	حدیث اول ما خلق اللہ نور نبیك کے متعلق روح المعانی کا حوالہ	312
177	حدیث: میں اُس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم......	313
178	روایت: پیدائش آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے میں نور تھا۔	316
179	روایت: ستر ہزار سال بعد ستر ہزار دفعہ جو ستارہ دیکھا گیا وہ میں محمد تھا۔	316
180	روایت: جب نور محمد عبدالمطلب میں منتقل ہوا......	317
181	جب کاہنہ نے جناب عبداللہ کے چہرے میں نورِ نبوت دیکھا	319
182	کیا آزر جناب ابراہیم علیہ السلام کے والد نہیں	319
183	ابرہہ بادشاہ نے جناب عبدالمطلب کی عظمت نور مقدس کی وجہ سے کی تھی۔	323
184	کیا سینۂ اقدس سے سینہ چاک کرتے وقت خون کا نہ نکلنا نورانیت کی دلیل ہے؟	324
185	ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله	328
	عليه وسلم الخ.	
186	علامہ ابن الحاج نے مدخل میں انکار کیا ہے وہ انعقادِ محفل میلاد پر نہیں	329
187	انتساب	339

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

اللہ تعالی خالق کائنات نے انسانوں کو پیدا فرمایا اوران کی راہنمائی کے لئے بھی اپنے خاص الخاص بندوں اور رسولوں کو اپنے اپنے دور میں مبعوث فرمایا۔ انہوں نے اللہ خالق کائنات کے احکامات کو اللہ تعالی کے بندوں تک پہنچایا۔ تاکہ وہ دنیا میں اللہ تعالی کے احکامات پر چل کر اللہ تعالی کو راضی کر سکیں۔ ہر نبی و رسول اپنی امت کے افراد کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام کے لئے بھی اللہ تعالی نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (قرآن مجید) تاکہ سب لوگ ایک ہی نمونہ کے مطابق اپنے دین پر عمل کر کے اللہ تعالی کو راضی کر سکیں۔

شیطان کو یہ طریق پسند نہیں ہے وہ انسانوں کو ان کی اپنی خواہشات پر عمل کرا کے خوش ہوتا ہے کیونکہ جب انسان کی خواہشات مختلف ہوں گی تو عمل بھی مختلف ہوں گے۔ جب اعمال مختلف ہوں گے تو لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ جو لوگ دین کو اپنی خواہشات پر منحصر کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کے دین سے دور ہو جاتے ہیں اور دین میں بگاڑ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ و رسول کے نزدیک ایسے عمل اور ایسے لوگ مردود ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خالص دین (اسوہ محمدی) پر عمل کرتے ہیں اور بدعات سے بچتے رہتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے دین میں مختلف بدعات رائج کر رکھی ہیں خالص دین پر عمل کرنے والے ان لوگوں کو بدعات سے بچنے اور خالص دین (اسوہ محمدی) پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

چنانچہ لوگوں نے دین میں کئی طرح کی بدعات نکال رکھی ہیں مثلاً تقلید کی بدعت، دعا بعد جنازہ کی بدعت، میلاد نبوی منانے کی بدعت، وغیرہ وغیرہ۔ بحمد اللہ ان بدعات کی تردید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جائے گا۔

عاجز نے بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے حنفیوں کے ساڑھے تین سو سوالات اور ان کے جوابات۔ دعا بعد نماز جنازہ کے دلائل کا تحقیقی جائزہ (جو کہ مطبوع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں) جو اسی کوشش کا آئینہ دار ہے۔

کتاب ہذا۔ ہم میلاد کیوں نہیں مناتے۔ جو کہ ایک بریلوی مولوی سراج احمد اچ شہر والے اور اس کے استاد احمد سعید صاحب کاظمی بریلوی کا جواب ہے۔ وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بریلوی مولوی سراج احمد سعیدی کی کتاب۔ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں۔ مجھے تقریباً پانچ سال قبل میرے مقامی عزیز جناب حکیم عبدالصمد سکندر صاحب نے دی تھی کہ میں اس کا جواب لکھ دوں۔ میں نے فوراً حامی بھر لی اور بہت جلد جواب مکمل کر لیا۔ لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے دیگر تصنیفات کی طرح یہ بھی مسودہ کی شکل میں میرے پاس محفوظ رہی۔ مولانا ابو یاسر صاحب حفظہ اللہ کی محنت اور کوشش سے جب میری کتاب = حنفیوں کے ۳۵۰ سوالات اور ان کے مدلل جوابات = مطبوع ہو کر منظر عام پر آئی تو احباب کے اصرار پر دیگر مسودات کی طباعت پر بھی توجہ ہوئی خصوصاً مولانا محمد احسن سلفی صاحب حفظہ اللہ پروپرائٹر سلفی بک سنٹر، ناظم نشر و اشاعت جامعۃ الاحسان الاسلامیہ۔ منظور کالونی گجر چوک کراچی نے اس سلسلہ میں بھرپور ساتھ دیا۔ اس سلسلہ میں پہلے تو دعاء بعد از نماز جنازہ کے دلائل کا تحقیقی جائزہ، کی طباعت ہوئی۔ جسے احباب جماعت نے الحمد للہ بہت پسند فرمایا۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن اضافہ اور جدید کمپوزنگ کے ساتھ طباعت کے مراحل میں ہے۔

تیسرے نمبر پر اس کتاب کی طباعت کی طرف توجہ دی جو طبع ہو کر اب آپ کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہے میرے بڑے فرزند محمد داؤد شاکر نائب مدیر و مدیر التعلیم المعہد السلفی للتعلیم والتربیۃ کراچی نے پوری کتاب مکمل استیعاب کے ساتھ پڑھی ہے اور جا بجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملوں اور اردو محاوروں کی اصلاح کی ہے اور ساتھ ہی کتاب پر انتہاءی عمدہ تقریظ بھی تحریر کی ہے اللہ تعالی اسکے علم وعمل میں مزید برکت فرمائے۔

آخر میں میں فضیلۃ الشیخ مولانا ضیاء الحق بھٹی صاحب نائب شیخ الحدیث کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر کتاب پر مختصر مگر جامع مقدمہ لکھا ہے۔ نیز فیضلۃ الشیخ مولانا حافظ محمد سلیم صاحب شیخ الحدیث جامعۃ الاحسان الاسلامیہ کراچی کا بھی میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کتاب پر اپنے تاثرات قلم بند فرمائے ہیں اور خصوصی شکریہ محترم مولانا محمد احسن سلفی صاحب کا کہ کتاب کی تیاری اور تکمیل کے تمام مراحل میں اصل کردار و محنت انہی کی ہے۔ اللہ تعالی ان تمام ساتھیوں کو جزائے خیر دے۔ لیکن سب سے بڑھ کر میں شکر گزار اور احسان مند ہوں اپنے پروردگار کا کہ محض اس کی توفیق سے یہ کام شروع ہو کر پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا گوہوں کہ وہ میرے اس متواضع سے عمل کو شرف قبولیت بخشے اور میرے میزان حسنات میں شامل فرمائے۔ اور حمایت سنت اور رد بدعت کی مزید ہمت وتوفیق عطا فرمائے آمین۔ یارب العالمین۔

فقط

ابوداؤد عبدالغفار محمدی

(مصنف کتاب ہذا)۔

خطیب مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث

مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث خان بیلہ

جلالپور پیروالا ضلع ملتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین

اما بعد

یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ میں اللہ تعالی نے آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ......... الخ نازل فرما کر دین کی تکمیل فرما دی۔ تو بس جو چیز تکمیل دین کے وقت دین میں شامل نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں۔ تو وہ کیا ہے؟

ارشاد باری تعالی ہے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (یونس) حق کے بعد گمراہی ہی ہے۔ اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد (مسلم) جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔

اس بارے میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی بڑا مشہور ہے. کل عبادۃ لم یتعبدھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوھا فان الاول لم یدع للآخر مقالا. (الاعتصام) ہر وہ عبادت جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نہیں کی تھی تم بھی اسے اختیار نہ کرو کیونکہ پہلے والوں نے بعد والوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے .علیکم بالعلم و ایاکم و التبدع۔ (دارمی) تم علم کو لازم پکڑو اور بدعت سے بچو۔

مزید فرماتے ہیں: اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم۔ (دارمی) تم پیروی کرو اور بدعتی نہ بنو تم کفایت کیے جا چکے ہو۔

زیر نظر کتاب ہم میلاد کیوں نہیں مناتے ہمارے انتہائی قابل احترام بزرگ جناب فضیلۃ الشیخ مولانا ابوداؤد عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ کی تالیف ہے جو کہ درحقیقت ایک بریلوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مولوی سراج احمد سعیدی کی کتاب ہم میلاد کیوں مناتے ہیں کا مدلل جواب ہے۔

مولوی سراج احمد نے اپنی کتاب میں میلاد کے نام پر منائی جانے والی بدعت کے ثبوت کے لئے قرآن مجید کی متعدد آیات میں تحریف معنوی کا ارتکاب کیا ہے اور کئی احادیث مبارکہ سے غلط استدلال لینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ بلکہ بعض بے بنیاد باتوں کی نسبت آپ علیہ السلام کی طرف کر کے حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ (مسلم) کا مصداق ٹھہرا ہے۔

محترم مولانا ابوداؤد عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ نے بدعت کو قرآن وحدیث میں علمی خیانت اور معنوی تحریف کر کے سہارا دینے والے ایک دینی مجرم کا جس انداز سے تعاقب کیا ہے اور اس کی کتاب کے کمزور اور بے بنیاد استدلالات کا جس قوت سے ابطال کیا ہے اس پر میں انہیں دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

میں نے اس کتاب کے بعض اہم حصوں کا مطالعہ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک خاموش مجاہدِ اسلام کی ایک عظیم کاوش ہے۔ انداز انتہائی سادہ لیکن معلومات کا ذخیرہ ہے۔ موصوف نے بدعت کے رد میں کوئی لچک اور نرمی پیدا نہیں کی بلکہ بیباکانہ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے سنت کے دفاع اور دینی خالصی کے تحفظ میں اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان کی اس خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤلف اور ان کے دوسرے معاونین کے لئے اپنی رضا کا سبب بنادے اور اپنے فضل وکرم سے اسے علماء اور عامۃ المسلمین میں مقبولیت عامہ عطا فرمائے۔

(آمین)

ضیاء الحق بھٹی۔

نائب شیخ الحدیث المعہد السلفی گلستان جوہر کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین

اما بعد!

زیر نظر تحریر محترم بزرگوار مولانا عبدالغفار محمدی صاحب ﷾ کی عظیم علمی کاوش ہے۔

تقبل اللہ سعیہ۔

اپنے موضوع کے اعتبار سے یقینی طور پر ایک اچھی اور پر مغز تحریر ہے کہ جس میں ''مبتدعین'' کے وکلاء کے ہر ہر اعتراض وشبہ کو لے کر اس کا علمی اور ٹھوس جواب لکھا گیا ہے۔

مؤلف موصوف نے جس بھر پور انداز سے ''مبتدعین'' اور مروجین میلاد وجشن کا تعاقب کیا ہے، اُمید ہے کہ ''مقلدین'' اب کچھ ''حیا'' سے کام لیں گے۔ اور خود کو واقعی تقلید کے خوگر ہی سمجھیں گے نہ کہ ''مجتہدین'' جو آیات و احادیث سے استنباط کرتے ہوئے کچھ ''ایجاد'' کریں گے۔

اور صحیح بات تو یہی ہے کہ ''مقلدین'' دعوت ''تقلید شخصی'' کی دیں یا ''مروجہ جشن میلاد'' کی، انہی چاہیے کہ وہ تمام مباحث و مناہج میں اپنے امام اعظم جناب ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کوئی بات نقل کریں تاکہ ''حق تقلید'' تو ادا ہو جائے۔ انہیں چاہیے کہ وہ ''غیر مقلدوں'' کی طرح حرکت نہ کریں۔ نہ استنباط نہ اجتہاد بلکہ ہر ہر مسئلے میں کہیں ''نحن القلدون یجب علینا تقلیدا امامنا ابی حنیفه''۔

بہرکیف فاضل بزرگوار مؤلف مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے مخصوص علمی انداز سے مبتدعین کا محاسبہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنے بارگاہ میں قبول فرما کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف کے میزان حسنات کا ذخیرہ بنائے اور اس تحریر کو مبتدعین و میلادیوں کے لئے، رضاخانیوں کے لئے باعث رُشد وہدایت بنائے آمین۔

کتبہ ذٰلك:

عبدالوکیل ناصر عفی عنہ

6-12-2010

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد .فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم .قل جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔(بنی اسرائیل:۸۱)

میں اللہ رب کائنات نے دوٹوک یہ اصول بیان فرمایا۔حق آیا اور باطل مٹ گیا۔باطل کے مقدر میں نیست ونابود ہونا ہی ہے۔

ہم حقائق کی دنیا میں دیکھتے ہیں جب بھی کبھی کوئی فرد یا جماعت حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ خود ذلیل وخوار ہو جاتی ہے۔اور حق پہلے سے بھی زیادہ نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ثبوت کے طور پر تمام انبیاء کی سچی تاریخ قرآن کے آئینے میں دیکھی جا سکتی ہے کہ باطل کو اللہ نے کیسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور حق کو غلبہ وبلندی عطا فرمائی یہ امر بھی محتاجِ بیان نہیں کہ علماء حق حق کی ترویج واشاعت میں ہر طرح سے تحریراً وتقریراً نشراً و بلاغاً اپنے وسائل کی حد تک کسی بھی طرح سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ اس کے اپنی بساط کی حد تک کوشش وکاوش کرتے ہیں۔اس سلسلہ کی ایک کڑی مذکورہ رسالہ بھی ہے جو مولانا عبدالغفار محمدی نے جواباً لکھا ہے رسالہ ''ہم میلاد کیوں مناتے ہیں''۔میلادیوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کے کسی مولوی سراج احمد بریلوی اور اسکے استاد مولوی احمد سعید کاظمی اور ان کے دیگر ہم نواؤں نے رسالہ بنام ہم میلاد کیوں مناتے ہیں میں جن اقسام کے دلائل کو پیش کیا ہے ان کی حیثیت تارعنکبوت سے زیادہ نہیں ہے بلکہ ان دلائل کے بارے میں اگر یہ بات کہی جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ان دلائل کو دلائل کے نام سے موسوم کرنا دلائل کی توہین کے مترادف ہے۔

فاضل محقق جماعت اہل حدیث کے وکیل میری مراد مولانا عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ اس وقت قاطع البدعۃ وناصر السنۃ کا بھرپور کردار ادا فرما رہے ہیں آپ کی شخصیت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ محدث جلالپوری مولانا سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

حقیقتاً فریقِ مخالف کا رسالہ اس قابل تو نہ تھا کہ اس کا جواب دیا جاتا لیکن اس کے باوجود بعض احباب کے اصرار پر مولانا عبدالغفار محمدی صاحب نے اس رسالہ کی دلائل و براھین کی دنیا میں قلعی کھول کر رکھ دی ہے اگر فریقِ مخالف بنظر انصاف مولانا کے اس جواب کا مطالعہ کرے گا تو امید کی جا سکتی ہے کہ رب کریم اس کے لئے حق کی راہ کھول کر حق کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ رب کریم کا وعدہ ہے کہ: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ (سورۂ عنکبوت ـ ٦٩)

جو ہمارے راستے کی طرف آنا چاہے تو ہم ضرور بضرور اسکی رہنمائی کرتے ہیں۔

یہ کتاب فریقِ مخالف کے تمام اہل علم پر حجت ہے کاش کہ اس کا مطالعہ ہدایت کے نظریہ سے کیا جائے۔ اس امر کی بھی شدت سے ضرورت تھی کہ اس کتاب کا نفع عام کیا جائے اور قارئین کرام باسہولت اس کو حاصل کر سکیں۔ اور دوسروں تک زیادہ سے زیادہ پہنچا سکیں چنانچہ اس ضمن میں قارئین کے ذوق وشوق اور ان کے مزاج کے مطابق اور ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے جناب احسن سلفی صاحب جامعۃ الاحسان الاسلامیہ نے کتاب کی تزئین وآرائش کی بھرپور کوشش کی ہے جس پر وہ عوام کی طرف سے شکریہ ومبارکباد کے مستحق ہیں۔

رب کریم ان کی اور مؤلف ودیگر معاونین کی جملہ سعیِ حسنہ کو قبول فرمائے اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

کتبہ خادم الکتاب والسنۃ — حافظ محمد سلیم میمن

شیخ الحدیث جامعۃ الاحسان الاسلامیۃ

گجر چوک منظور کالونی کراچی نمبر ۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اما بعد

بلاشبہ دین اسلام سلامتی سے عبارت ہے اور وہ تمام دنیا کے انسانوں کو سلامتی کی راہ دکھاتا ہے اور انسانوں کے لئے انفرادی واجتماعی روحانی وجسمانی، عقائدی وعباداتی، معاملاتی واخلاقی غرضیکہ ہر میدان میں دنیوی واخروی سلامتی کا ضامن ہے اسلام نے ہر اس عقیدہ اور عمل کی تاکید کی ہے جو انسانوں کے لئے مفید ہوں اور ہر اس عقیدہ اور عمل سے منع کیا ہے جو جلد یا بدیر دنیا یا آخرت میں ضرر اور نقصان کا باعث بنے اسلامی تعلیمات میں تمام امور پر عقیدہ توحید کو اولیت اور مرکزیت حاصل ہے اور توحید ہی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسی پر دنیا اور آخرت کی کامیابی کا انحصار ہے اسی طرح دین اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے ارشاد نبوی ہے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (مؤطا) امرین سے مراد قرآن وسنت ہے دین اسلام کی بقا سنت رسول میں ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اور آپ کے صحابہ نے عمل کیا ہے اسی طرح پورے عالم اسلام کو عمل کرنا چاہیئے کوئی عمل قرآن وسنت سے متصادم نہ ہو زیر نظر کتاب، ہم میلاد کیوں نہیں مناتے اسی عقیدے کی عکاسی کرتی ہے جب تک عقیدہ قرآن وسنت پر مضبوط رہے گا انسان بدعت وضلالت سے محفوظ رہیگا اور جب عقیدہ کمزور ہو جائیگا تو پھر انسان گمراہی کے راستے پر چل نکلے گا اور وہ اسکو اچھا ہی تصور کرے گا اگرچہ اس کے پاس قرآن وسنت کی کوئی دلیل نہ ہو۔ مصنف ابوداؤد عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ کی کتاب ۳۵۰ سوالات کے جوابات جو کہ ایک علمی ذخیرہ ہے اور مقلدین کے سوالات وفریب کے جوابات بڑے احسن انداز میں دیئے گئے ہیں یہ کتاب ہر ایک اہل حدیث کے پاس ہونی چاہیئے جو کہ مقلدین کو اسکے ذریعہ بآسانی جواب دے سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مصنف مذکور حفظہ اللہ کی دوسری کتاب تحقیقی جائزہ عوام وخواص کے لئے ایک علمی تحفہ ہے جیسا کہ ہمارے معاشرہ میں بدعتی امور عروج پر ہیں ۔نماز جنازہ کے بعد فوراً دعاء کے لئے حلقہ بنالیتے ہیں اور دعاء کرتے ہیں اور نہ کرنے والوں پر اعتراض کرتے ہیں ۔اسکی حقیقت تحقیقی جائزہ میں موجود ہے مصنف مذکور حفظہ اللہ کی تیسری کتاب ہم میلاد کیوں نہیں مناتے ۔بدعتی اسکو خوب نشر کرتے ہیں اور اسکو پروان چڑھاتے ہیں اور نہ کرنے والوں پر طعن کرتے ہیں گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے لگاتے ہیں مصنف نے میلاد کی حقیقت عقل نقل قرآن وسنت تاریخ وشواھد کے ذریعہ حق کو بیان کیا ہے تا کہ لوگ گمراہی سے محفوظ ہوں اور قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوکر کامیاب وکامران ہوں۔

اللہ تعالی کے حضور دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی مصنف کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور عمر دراز فرمائے ان سے دینی امور کے کام لیتا رہے جو کتب تحریر کی ہیں وہ ان کے لئے اخروی ذخیرہ بنائے ۔آمین۔

اخوکم فی الدین

عبدالغفار حازم

منتظم اعلی معھد الناھر الاسلامی امام وخطیب محمدی مسجد اہل حدیث اختر کالونی کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على رسوله الكريم و على اله و اصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين و بعد

اھل بدعت کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ کے جواب میں۔

فضیلۃ الشیخ ابوداؤد عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ۔ ہم میلاد کیوں نہیں مناتے تصنیف کی ہے جس کو کتاب وسنت کے دلائل سے مزین کیا ہے اور اہل بدعت کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ الحمدللہ علماء اہل حدیث نے ہر دور میں رونما ہونے والے فتنوں کا سد باب قرآن واحادیث سے کیا ہے۔ اور یہی اہل حق کا طرۂ امتیاز ہے اور ہمیشہ اہل حق نے ہی حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری سرانجام دی ہے اور ان شاء اللہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالی نے اس دین کو انسانیت کے لئے پسند فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی اسکی تکمیل فرمائی اور ارشاد فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین پسند فرمایا۔ اللہ تعالی کا یہ فرمان: يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ٦٧) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے صحابہ نے کہا و اویت و نصحت آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل دین پہنچادیا اور پہنچانے کا حق ادا کردیا اور نصیحت فرمادی۔

دین کے مکمل ہوجانے کے بعد سوائے ضلالت کے کچھ باقی نہیں بچتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ (سورۃ یونس آیت نمبر ۳۲) حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں بچتا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا لوگوں میں اتباع سنت کا پہلو کمزور ہوتا چلا گیا جس کی وجہ سے بدعت وخرافات نے دین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آج کتاب و سنت کی دعوت لوگوں کو عجیب محسوس ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے بدعات وخرافات کو ہی دین سمجھ رکھا ہے تکمیل دین کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان الفاظ میں وصیت فرمائی تھی ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی (موطا امام مالک) میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں تم جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید دوسری میری سنت یعنی حدیث۔ دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما ترکت شیئاً یقربکم الی اللہ الا وقد امرتکم بہ وما ترکت شیئاً یباعدکم من اللہ و یقربکم الی النار الا وقد نھیتکم عنہ (الحدیث) یعنی میں نے کوئی ایسا عمل نہیں چھوڑا جو تمہیں اللہ کے قریب کرنے والا ہو مگر میں نے اس کے کرنے کا تمہیں حکم دے دیا ہے اور نہ ہی میں نے کوئی ایسا عمل چھوڑا جو تمہیں اللہ سے دور اور جہنم سے قریب کرنے والا ہو مگر میں نے تمہیں اس سے روک دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی صرف ایک گروہ جنت میں جائے گا باقی بہتّر جہنم میں جائیں گے صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سا گروہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ما انا علیہ و اصحابی) جس پر آج میں ہوں اور میرے صحابہ۔ ہر وہ عمل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے ہٹ کر ہو چاہے دیکھنے میں کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو وہ باطل اور مردود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافرمان ہے من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا وہ باطل ہے۔ آج قدم قدم پر بدعات ہیں حتی کہ اذان سے پہلے اذان کے بعد بدعت نماز سے قبل اور بعد بدعت پیدائش و وفات پر بدعت یہاں تک کہ ہمارے معاشرے میں سنت کی جگہ بدعت نے لے لی سنت کی اہمیت کو سمجھیے اور بدعت کی تباہ کاریوں سے بچئے۔ اللہ تعالی دین حق کو طائفہ منصورہ کے ذریعے ہمیشہ قائم رکھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لا تزال طائفة من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ (بخاری) اللہ تعالی میری امت کے ایک گروہ کو ہمیشہ حق پر قائم رکھے گا ان کا ساتھ چھوڑنے والے اس گروہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجاءے اور وہ اسی دین پر قائم ہوگا آیئے طائفہ منصورہ کے ساتھ چمٹ جائیں اور جان لیجئے اللہ کا یہ فرمان: وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۳) اور بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ تم اسی کی پیروی کرو اور دائیں بائیں راستے چھوڑ دو ورنہ سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بدأ الاسلام غریبا و سیعود کما بدا فطوبی للغرباء اسلام اجنبیت سے شروع ہوا اور اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا ایسے دور میں اسکی طرف آنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ سنت اور بدعت میں تمیز کرنے کے لئے زیر نظر کتاب فضیلۃ الشیخ ابو داؤد عبدالغفار محمدی حفظہ اللہ نے تحریر فرمائی ہے جو کتاب وسنت کے دلائل سے آراستہ ہے اللہ تعالی اس کتاب کو لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور آپ کے لئے اس کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

حافظ عبدالمالک مجاھد
مدرس المعھد السلفی للتعلیم والتربیۃ
امام خطیب جامع مسجد صراط مستقیم تین ہٹی کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

الحمد لله الذی اکمل لنا الدین و اتم به النعمة علی العالمین

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے ہمارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور اس دین کامل کے ذریعے سارے جہانوں پر نعمت پوری فرمادی۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ) آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ لہٰذا اللہ کا تقرب حاصل کرنے اور عبادت گزاری و دین کیلئے بدعتوں کو ایجاد کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے شریعت اسلامیہ پر ناقص ہونے کا عیب لگایا۔ حقیقت یہ ہے کہ علماء اہلحدیث ہمیشہ سے مثبت انداز میں کتاب وسنت پر مبنی دعوت کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے میں مشغول ہیں لیکن برادران احناف نہ جانے کیوں اس دعوت سے خفا اور الرجک ہیں۔ بجائے اصلاح امت کے حاملین کتاب وسنت پر طعن وتشنیع اور الزام تراشیوں میں وقت خرچ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

اس پر مستزاد یہ کہ جب حقائق سے پردہ اٹھاتے ہوئے انہیں آئینہ دکھایا جاتا ہے تو ناک چڑھاتے ہوئے ہمیں کو فتنہ باز قرار دیا جاتا ہے۔ یہ کتاب بھی جواباً ایسے ہی حالات میں لکھی گئی ہے۔ جسے عوام کی عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے کہ وہ بدعات کے بھیانک نتائج وحقائق سے واقفیت حاصل کریں۔ جن کو علماء سوء نے خوبصورت بنا کر عوام کی آنکھوں میں جھونکا ہوا ہے۔ جو شخص غیر جانبداری، مسلکی تعصب سے آزاد ہو کر قلب سلیم کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً اس کا دل گواہی دے گا کہ یہ بدعات بدعت حسنہ تو کجا امور فطرت سے بھی مطابقت نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سعی کو ماجور و مشکور فرما کر راقم کے لئے باعث فلاح دارین بنائے اور جمیع عامہ مسلمین کو اس سے نفع پہنچائے اور اتباع حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کتبہ: حافظ محمد افضل ضیاء۔ مدیر جامعۃ الاحسان الاسلامیہ۔ کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

از شیخ محمد داؤد شاکر (ابن مؤلف) نائب مدیر و مدیر التعلیم المعہد السلفی للتعلیم والتربیۃ گلستان جوہر۔ کراچی۔

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم وبعد

''ہم میلاد کیوں نہیں مناتے'' بجواب ''ہم میلاد کیوں مناتے ہیں'' والد محترم کی تیسری تصنیف ہے۔ اس سے قبل ''حنفیوں کے ۳۵۰ سوالات اور ان کے مدلل جوابات اور دعا بعد از نماز جنازہ کے دلائل کا تحقیقی جائزہ دو کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔ پہلی کتاب کے تو متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں جبکہ دوسری کتاب کا دوسرا ایڈیشن اضافہ اور نئی کمپوزنگ کے ساتھ پریس میں جانے کے لئے تیار ہے۔

مذکورہ دونوں کتابیں اہل علم اور عوام الناس دونوں طبقوں میں قبولیت عام پا چکی ہیں اور بہت سارے راہ سنت سے بھٹکے ہوئے افراد کی ہدایت کا بحمد للہ تعالی سبب بن چکی ہیں احباب جماعت اور بعض قریبی دوستوں کے اصرار پر، کتاب ہذا جس کا مسودہ تقریبا چار سال قبل تیار ہو چکا تھا، کو فوری طور پر طباعت کے لئے تیار کیا گیا جس کے لئے والد محترم کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے کہ مروجہ میلاد کے اثبات میں لکھے گئے ایک رسالہ کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے، رد و نقد میں عموماً مصنفین اعتدال اور احتیاط کے دامن کو چھوڑ بیٹھتے ہیں لیکن فاضل مؤلف والد محترم پوری کتاب میں رد و نقد کے مسلمہ طرق کے منہج مثلاً خصم کی بات کو اسی پر پلٹ دینا، الزامی جواب دینا، خصم کی دلیل کی حقیقت باعتبار صحت وضعف واضح کرنا خصم کی باطل تاویلات و توجیہات اور تحریفات کی نشاندہی کرنا اور اگر نفس مسئلہ میں مسلم ادلہ میں سے کوئی دلیل ہو تو اسے بیان کرنا وغیرہ، پر قائم و مستمر رہے اب اگر رد و نقد کے ان مسلمہ طرق کی زد میں بذات خود خصم یا اس کی کوئی محبوب و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتبر شخصیت آتی ہے تو اس پر کسی کو مورد الزام ٹھہرانے کی بجائے آئندہ قلم احتیاط سے چلانے کی عادت وخصلت پیدا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے شاید ایسے ہی کسی موقعہ کے لئے کسی نے کہا ہے:

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے۔

فاضل مؤلف والد محترم حفظہ اللہ کو اللہ تعالی نے دینی حمیت، سنت سے محبت اور شرک و بدعت سے نفرت کی دولت عظمی عطاء فرمائی ہے جو کہ ایک حقیقی محب رسول، امتی کا سرمایہ افتخار ہے چنانچہ اسی جذبہ کے تحت جب بھی کوئی ایسا رسالہ یا کتاب سامنے آتی ہے جس میں کسی سنت کو رد کرنے یا کسی بدعت کو ثابت کرنے کی قبیح کوشش کی گئی ہو تو فاضل مؤلف حفظہ اللہ کا قلم حرکت میں آجاتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر رد میں منہمک و مشغول ہو جاتے ہیں۔ مذکورہ دونوں کتابیں اور کتاب ہذا میری اس بات کی بین دلیل ہے۔

شرک و بدعت اور اہل باطل کے دوسرے عقائد ونظریات کی تردید وتنفید چاہے درس وتدریس کے ذریعے ہو، یا تقریر وتحریر کے ذریعے ہو وقت کا اہم ترین تقاضا ہے بلکہ بزبان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ''جہاد'' ہے۔

من جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل۔ جو ان (اہل بدعت) کے خلاف ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ بھی مؤمن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی مؤمن ہے اور جو دل کے ساتھ جہاد کرے گا وہ بھی مؤمن ہے۔ اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا۔ (مسلم)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل پرستوں اور بدعتیوں کی تردید وتنفید کو علماء حق کا خصوصی وصف اور ان کی اہم ترین ذمہ داری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ يحمل هذا العلم من كل خلف عدو له ينفون عنه تحريف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضالین و انتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔ (بیہقی بحوالہ مشکوۃ) یعنی اس علم (دین) کو پہلوں سے عدول (ثقہ لوگ) حاصل کریں گے جو غالیوں کی تحریفات، باطل پرستوں کی دروغ گوئیاں اور جاہلوں کی باطل تاویلات کا پردہ چاک کریں گے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اہل بدعت کی تردید وتفنید کرنے کے متعلق فرماتے ہیں۔ فالراد علی اھل البدع مجاھد (نقض المنطق) اہل بدعت کا رد کرنے والا مجاہد ہے۔ نیز فرمایا: کل من لم یناظر اھل الالحاد والبدع مناظرۃ تقطع دابرھم لم یکن اعطی الاسلام حقه۔ (درء تعارض العقل والنقل) یعنی جو مناظرہ کر کے اہل بدعت کا ناطقہ بند نہیں کرتا اس نے اسلام کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔

اہل بدعت پر ردونقد انتہائی مبارک عمل ہے اسے پیسوں اور وقت کی ضیاع قرار دینا بڑی جرأت وجسارت کی بات ہے فاضل مؤلف والد محترم کو اللہ تعالی جزائے خیر دے جنہوں نے اپنی اس کتاب اور سابقہ کتب کے ذریعے اہل بدعت پر ردونقد کا فریضہ ادا کر دیا ہے فجزاہ اللہ خیرا عن الاسلام والمسلمین۔ نیز مولانا محمد احسن سلفی صاحب (پروپرائٹر سلفی بک سنٹر گجر چوک منظور کالونی۔ کراچی) بھی ہماری دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو والد محترم کی کتب کی طباعت میں پوری طرح مستعد ومستمر ہیں۔ ان کی ان کوششوں کے پیچھے یہ جذبہ حمیت سنت اور تفنید بدعت کارفرما ہے ان شاء اللہ۔ جزاہ اللہ خیرا۔

اللہ تعالی اس کتاب کے نفع کو عام کردے اور راہ سنت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنادے۔

وما ذالك علی الله. ان الله سمیع قریب مجیب الدعوات.

العارض: محمد داؤد شاکر۔ گلستان جوہر کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ شیخ ابن باز رحمہ اللہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرعی حکم

"الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ و علی الہ و صحبہ و من اھتدیٰ بھداہ"

"بہت سے افراد نے مجھ سے بار بار میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن ومجالس اور اس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام، صلوٰۃ وسلام اور میلاد کے نام سے جو کچھ کیا جاتا ہے، اس کے شرعی حکم کے بارے میں سوال کیا!

جواب: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جشن منانا اور محفلیں منعقد کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، یہ سراسر بدعت اور دین میں نئی ایجاد ہے، کیونکہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیا، اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا، اور نہ قرون اولی میں تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کام کو سرانجام دیا، حالانکہ وہ سب کے سب زیادہ جاننے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں زیادہ کامل اور اتباع شریعت میں پیش پیش تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو ردّ"

(بخاری، ج ۲ ص ۳۷۱، مسلم، ج ۲ ص ۷۷، ابوداؤد، ج ۲ ص ۲۷۹)

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے"۔

دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیّین من بعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمسکوا بھا و عضوا علیھا بالنواجذ و ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة"

(مسند احمد: ج ۴ ص ۱۲۷، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۹ ترمذی ج ۲ ص ۹۲ ابن ماجہ: ص ۵)

"میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کو لازم پکڑو، اور اس کو مضبوطی اور سختی سے تھام لو، اور دین میں نئے نئے ایجاد کردہ کاموں سے بچو۔ کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

ان دونوں حدیثوں میں بدعات کے ایجاد کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے پر سخت وعید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔

(سورۃ الحشر: آیت ۷ پارہ ۲۸ رکوع ۴)

"رسول اللہ (ﷺ) جو چیز تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو"

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (سورۃ النور: آیت ۶۳ پارہ ۱۸ رکوع ۱۵)

"ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ (دنیا میں) ان کو کوئی آفت و مصیبت یا (قیامت کے دن) دردناک عذاب پہنچے"۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ (سورۃ الاحزاب: آیت ۲۱ پارہ ۲۱ رکوع ۱۸)

"درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) میں بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرے"۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۃ التوبۃ: آیت ۱۰۰ پارہ ۱۱ رکوع ۲)

''وہ مہاجرین و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے لگے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم الشان کامیابی ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ (سورۃ المائدۃ: آیت ۳ پارہ ۶ رکوع ۵)

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا ہے''۔

قرآنِ مجید میں اس مفہوم کی بہت سی آیات موجود ہیں۔ دین میں اس قسم کی محفلوں کے ایجاد سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین کو مکمل نہیں کیا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو قابلِ عمل چیزیں بتائیں۔ اب بعد میں آنے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شریعت میں ایسی ایسی نئی بدعات شروع کر دیں جن کی اللہ تعالیٰ نے قطعاً اجازت نہیں دی، ان کا خیال ہے کہ یہ عمل ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے گا (ایسا ہرگز نہیں) بلاشبہ بدعات پر عمل کرنے میں امت کے لیے بڑا خطرہ ہے اور اس طرزِ عمل سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا حرف آتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل اور نعمت کو پورا کر دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی ہر ایک بات امت تک پہنچا دی اور جنت کی طرف لے جانے اور دوزخ سے بچانے کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ امت سے اوجھل نہیں رکھا جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مابعث اللہ من نبی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی خیر مایعلمہ لھم وینذرھم شر ما یعلمہ لھم" (صحیح مسلم، ج ۲ ص ۱۲۶)

"اللہ تعالی نے ہر نبی پر واجب قرار دیا تھا کہ وہ اپنی امت کو ہر اس بھلائی سے آگاہ کرے جو اپنے علم میں امت کے لئے بہتر جانتا ہو اور ہر اس چیز سے ڈرائے جسے اس کے لئے شر جانتا ہو"۔

اور یہ سب جانتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور خاتم المرسلین ہیں اور اپنی امت کو دین پہنچانے اور اس کو نصیحت کرنے میں سب سے زیادہ کامل ہیں۔

میلاد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں منایا

اگر محفلِ میلاد منعقد کرنا دین کا حصہ ہوتا، جس کو اللہ تعالی پسند کرتا، تو یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لئے بیان کر جاتے یا اپنی زندگی میں محفلیں منعقد کرتے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا اہتمام کرتے، جب ان میں سے کسی سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے، تو معلوم ہوا کہ محفلِ میلاد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ بدعت میں سے ہے اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد () و شر الامور محدثاتھا و کل بدعۃ ضلالۃ" (صحیح مسلم: ج ۱ ص: ۲۸۵)

"درحقیقت بہترین حدیث اللہ تعالی کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بدترین کام دین میں ایجاد کردہ بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے آیات واحادیث بہت سی ہیں، یہی وجہ ہے کہ مذکورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالا دلائل کی بناء پر علماء امت نے واشگاف الفاظ میں محافلِ میلاد پر ردّ وقدح کی ہے، اور بعض متاخرین نے ان کو جائز ٹھہرایا ہے بشرطیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ومدح میں غلو نہ ہو، مرد وزن کا اختلاط (میل وملاپ) نہ ہو، گانے بجانے کا اہتمام نہ ہو اور خلافِ شرع کوئی کام نہ ہو، انہوں نے اسے بدعتِ حسنہ گمان کیا ہے (ان کی یہ بات غلط ہے) کیونکہ شریعت کا قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر لوگوں کے درمیان کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کا فیصلہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (سورۃ النساء: آیت ۵۹ پارہ ۵ رکوع ۵)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی، اور جو تم میں صاحب امر ہیں ان کی بھی، اگر کسی بات میں تم جھگڑ پڑو تو اس کے فیصلہ کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھی بات ہے“۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ (سورۃ الشوریٰ: آیت ۱۰ پارہ ۲۵ رکوع ۳)

”تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے“۔

دینِ الٰہی سے ان محفلوں کا کوئی تعلق نہیں

اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اس اصول کی بنا پر ہم اس مسئلہ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ کی طرف لوٹاتے ہیں، کتاب اللہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی اتباع کا حکم دیا ہے، اور جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرایا ہے، اور کتاب اللہ نے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل کر دیا ہے، جو دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس میں اس جشن اور محفلِ میلاد کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالی کے مکمل کردہ دین سے ان محفلوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں میلاد منانے کا کوئی ثبوت نہیں

اور اس مسئلہ کو ہم سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹاتے ہیں تو ہمیں اس میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں ملتا۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیا، اور نہ کسی کو کرنے کا حکم دیا، اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا اہتمام کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی دینی کام نہیں ہے بلکہ ایجادِ بندہ ہے، یعنی بدعت ہے اور یہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم دراصل یہود و نصاریٰ کی عید میلاد (کرسمس ڈے) کے مشابہ ہے۔

نوٹ: ڈاکٹر طاہر القادری نے ۲۰۰۹ء میں عیسائی راہبوں کو بلا کر اپنے ادراہ منہاج القرآن میں دعوت کی اور کرسمس ڈے منایا اور کہا کہ عید میلاد اور کرسمس ڈے میں کوئی فرق نہیں وہ تمہاری عید ہے اور یہ ہماری عید ہے ثبوت کیلئے ویڈیو سی ڈی موجود ہے (مؤلف)۔

(قرآن وحدیث نے ہمیں ان کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی کے ساتھ روکا ہے)

قرآن وسنت کے ان دلائل سے ہر اس انسان کے لئے جو معمولی بصیرت بھی رکھتا ہو، اور حق کا طالب، اور اس کی تلاش میں منصف ہو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ محفلِ میلاد اور اس جشن کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایجاد کردہ نئی بدعت ہے اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بچنے اور کنارہ کشی کا حکم دیا ہے۔

حق کی پہچان

کسی عقل مند انسان کے لئے درست نہیں ہے کہ تمام علاقوں میں لوگوں کی کثرت کو کسی چیز پر عمل پیرا دیکھ کر دھوکہ کھائے اس لئے کہ حق کی پہچان کثرت کی بنیاد پر نہیں بلکہ شرعی دلائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ حق پہچانا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ (سورۃ البقرۃ: آیت ۱۱۱ پارہ ارکوع ۱۳)

''اورانہوں نے کہا کہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گے مگر یہودی یا نصرانی یہ ان کی آرزوئیں ہیں، آپ کہہ دیجئے اگر تم (اپنے اس دعویٰ میں) سچے ہو تو دلیل لاؤ''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

''اوراگر آپ زمین کے رہنے والوں میں اکثر کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے بہکا دیں گے''۔(سورۃ الانعام: آیت ۱۱۶ پارہ ۸ رکوع ۱)

میلاد میں شرک اور خلافِ شرع امور کا ارتکاب ہوتا ہے

میلاد کی محفلیں بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ عام طور پر دیگر منکرات مثلاً مرد وزن کے اختلاط (میل ملاپ) گانے بجانے کے اہتمام، نشہ آور اور اعضاء انسانی کو قتل کرنے والی چیزوں کے خورد ونوش اور اس قسم کی دوسری برائیوں سے خالی نہیں ہے اور ان محفلوں میں سب سے بڑا گناہ شرکِ اکبر کا ارتکاب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم و الغلو فی الدین فانما اھلك من كان قبلكم الغلو فی الدین (ابن ماجہ: ۲۱۷۔ نسائی ج ۲ ص: ۲۸۔ کتاب المناسک)

''دین میں غلو (حد سے بڑھ جانے) سے بچو، تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو کرنے نے ہلاک کر دیا''۔

اکثر لوگ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اولیاء کے میلاد کے موقع پر رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے اولیاء کی مدح میں غلو، مشکلات کے لئے ان کا پکارنا اور ان سے فریاد و مدد طلب کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا اعتقاد رکھنا اور اس قسم کے دوسرے امور کفریہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لاتطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبداللہ ورسولہ''۔ (بخاری: ج ۱ ص ۴۹۰ کتاب الانبیاء)

''حد سے زیادہ میری تعریف کرکے مجھ کو نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے جنابِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بڑھایا، میں بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانو''۔

اکثر میلادی لوگ جمعہ، نماز باجماعت بلکہ نماز کے تارک ہوتے ہیں

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ بہت لوگ ان بدعات (ومعاصی) سے بھرپور محفلوں میں شرکت کرکے خوشی محسوس کرتے ہیں اور ان میں حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ان بدعات کی زور وشور سے حمایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن اجتماعات مثلاً جمعہ و پنجگانہ نماز باجماعت میں انسان کی حاضری کو واجب قرار دیا ہے ان سے پیچھے رہتے ہیں ان کے بجالانے کے لئے ذرہ برابر اہتمام نہیں کرتے اور نہ ہی یہ احساس کرتے ہیں کہ وہ گناہِ عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں بلاشبہ یہ سب کچھ ایمان کی کمزوری (دین میں) بصیرت کی کمی اور مختلف قسم کے گناہوں اور معاصی سے دلوں کے زنگ آلود ہوجانے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔''نسال اللہ العافیۃ ولسائر المسلمین''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ محفلِ میلاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود تشریف لاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اسی بناء پر وہ لوگ صلوٰۃ وسلام اور خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ اعتقاد انتہائی غلط اور بدترین جہالت ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے پہلے اپنی قبر مبارک سے نہیں نکلیں گے اور نہ کسی کو مل سکتے ہیں اور نہ لوگوں کے اجتماعات میں حاضر ہو سکتے ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت تک اپنی قبر شریف میں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح طیبہ اعلیٰ علیین، دار الکرامۃ میں اپنے رب کے پاس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝۱۶

(سورۃ المومنون: آیت ۱۵، ۱۶ پارہ ۱۸ رکوع ۱)

"بعد ازاں تم مرنے والے ہو، پھر قیامت کے دن تمہیں اٹھایا جائے گا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنا اول من ینشق عنه القبر یوم القیامة و أنا اول شافع و اول مشفع" (صحیح مسلم: ج ۲ ص ۲۴۵، مشکوۃ: ج ۲ ص ۵۱۱)۔

"قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی (یعنی سب سے پہلے قبر سے میں نکلوں گا) اور پہلا سفارش کرنے والا اور پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی"۔

کوئی مدفون انسان یا اس کی روح دنیا میں نہیں آسکتی

یہ آیت کریمہ اور حدیث شریف اور اس مفہوم کی دیگر آیات واحادیث تمام کی تمام اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مدفون افراد قیامت کے دن اپنی قبروں سے نکلیں گے (اس سے پہلے ہرگز نہیں) اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور اس عقیدہ میں (سلف صالحین میں) کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ (۱) ان مسائل سے تمام مسلمانوں کو آگاہ ہونا اور جہال کی ایجاد کردہ نئی نئی بدعات وخرافات سے بچنا ضروری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ان پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔" واللہ المستعان و علیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا بہ"

درود وسلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا، اللہ تعالیٰ کے قرب کا افضل ترین ذریعہ اور اعلیٰ ترین صالح عمل ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یاأیھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما.

"اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ (فرشتے) نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو"۔ (سورۃ الاحزاب: آیت ۵۶ پارہ ۲۲ رکوع ۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من صلی عَلَیَّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا"۔ (مسلم: ج ۱ ص ۱۶۶)

"جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا"۔

درود وسلام کا پڑھنا ہر وقت جائز ہے، ہر نماز کے آخر میں پڑھنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ اہل عمل کا اس پر اجماع ہے کہ ہر نماز کے آخری تشہد میں درود شریف ضروری ہے اور متعدد مقامات پر سنت مؤکدہ ہے، ان میں سے ایک موقعہ اذان کے بعد کا ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر اور جمعہ اور جمعہ کی رات ہے۔ اس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر ثابت رہنے، سنت پر عمل پیرا ہونے اور بدعت سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

انہ جواد کریم و صلی اللہ علیہ نبینا محمد و الہ وصحبہ۔

بصد شکریہ حرمین پبلیکیشنز کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

تنبیہ السراج الغبی فی تحقیق دلائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المعروف بہ

ہم میلاد کیوں نہیں مناتے۔ بجواب۔ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

ایک دوست نے مولوی سراج احمد سعیدی قادری بریلوی رضوی۔ اُچ شہر والے کا رسالہ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں پڑھنے اور اس پر تحقیق لکھنے کو کہا۔ وقت کی قلت کے باوجود اس کی حقیقت آپ کے سامنے ہے۔

میں اس جواب میں سراجی دلیل کیلئے ''سعیدی'' عنوان لکھوں گا اور اس کی حقیقت بیان کرنے کیلئے ''محمدی'' عنوان لگاؤں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

میلاد بشر ذات کا ہوتا ہے نور ذات کا نہیں

میلاد بشر (انسان) کا ہوتا ہے نور کا میلاد نہیں ہوتا۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن...... الخ۔ ذات بشر ہیں تو پھر آپ کا میلاد (پیدا ہونا) ہوسکتا ہے۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نور ذات ہیں تو نور ذات کا میلاد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں انسان اور بشر ذات کی پیدائش کیلئے فرمایا: فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا الخ۔ (الحج آیت: ۵، پ: ۱۷) کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ ہم تمہارے لئے نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک۔ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے (ترجمہ احمد رضا بریلوی)

دوسرے مقام پر فرمایا: هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَمِنْكُمْ مَنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلاً مُسَمًّى الخ (پ:۲۴، مومن:۶۷) وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ۔ تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لئے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک پہنچو الخ۔ (ترجمہ احمد رضا بریلوی) اور انسان۔ بشر۔ آدمی خلقت اور پیدائش کے ادوار سے گزرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ انسانوں کے متعلق دوسری جگہ فرماتا ہے: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْباً وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ (حجرات آیت:۱۳، پ:۲۶) اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ (ترجمہ احمد رضا بریلوی)

تفسیر نعیمی میں مرد، عورت سے مراد، حضرت آدم اور حضرت حوا مراد ہیں۔ اور تفسیر جلالین میں بھی حضرت آدم اور حضرت حوا مراد لیا گیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (رواہ مسلم، مشکوۃ ص:511) کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ سے چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور مجھے بنی ہاشم سے چنا۔

انسان ماں کے پیٹ میں تقریباً ۱۰۔۹ ماہ تک پرورش پاتا ہے جبکہ نور کیلئے ایسا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بلکہ وہ لفظ کُنْ سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں نوری مخلوق ملائکہ (فرشتوں) کے متعلق ہے: کَمَنْ قُلْتُ لَہٗ کُنْ فَکَانَ۔ (مشکوٰۃ ص:۵۱۰) انسان اور بشر کا خاندان ہوتا ہے نور کا خاندان نہیں ہوتا۔ انسان و بشر کے ماں باپ، ننھیال، ددھیال ہوتے ہیں۔ بشر کے سسرال و داماد ہوتے ہیں، جبکہ نور کا نہ خاندان، نہ ماں باپ، نہ ننھیال و ددھیال یعنی نہ چچا نہ ماموں نہ دادا نہ نانا۔ بشر کھاتا ہے مگر نور نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے، بشر نیند کرتا ہے نور نیند نہیں کرتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک و پیاس لگتی تھی جس بنا پر آپ کھاتے پیتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے پلاتے تھے مثلاً صحابہ کرام، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاتے تھے دودھ پلاتے تھے، ستو گھول کر پلاتے تھے کیونکہ آپ بشر ذات تھے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کسی جگہ ثابت نہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو جو نور ذات تھے کبھی ناشتہ کرایا ہو اور ان کیلئے طعام، پانی، دودھ کا انتظام فرمایا ہو ہاں ذات بشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہما صحابہ کرام کے گھر تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کھانے کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ (احادیث)

اگر کوئی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے بشر تھے اندر سے نور تھے اس لئے ظاہر کے حساب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے پیتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نور ذات جب بھی بظاہر شکل انسانی میں آتی تھی وہ تب بھی نہ کھاتی تھی اور نہ پیتی تھی۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب نوری ذات (فرشتے) جو اندر سے نوری ذات تھے اور باہر سے شکل انسانی و بشری بن کر تشریف لائے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان (نوریوں) انسانی و بشری شکلوں والے فرشتوں کیلئے بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا تو نوری مخلوق نے انسانی شکل میں ہونے کے باوجود بھنے بچھڑے کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور بچھڑا ادھر کا ادھر رہ گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب دیکھا کہ یہ انسان میری مہمانی نہیں کھا رہے تو دل میں ڈر گئے کہ یہ میرے دشمن تو نہیں کہ میرے گھر کا پکا ہوا طعام نہیں کھا رہے تو ان انسانی شکل والوں نے کہا: لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ۔ (ھود آیت: ۷۰، پ: ۱۲) بولے ڈریئے نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (ترجمہ احمد رضا) احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کے آخر میں مضامین قرآن۔ بعنوان فہرست القرآن دی گئی ہے اس کے ص: ۸۸۷ طبع تختی خورد میں ایک عنوان یوں لکھا ہے (فرشتے) انسانی شکل میں آتے ہیں اس میں اس واقعہ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

تو اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ چونکہ یہ ذات نور تھے اور فرشتے تھے جو کھانا نہیں کھاتے اس لیے انہوں نے شکل انسانی اور بشری ہونے کے باوجود طعام نہیں کھایا۔

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی دفعہ کئی انسانی شکلوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے اور روزانہ کا آنا جانا ہوتا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بھی کھانے پینے اور دودھ وغیرہ کے ساتھ خاطر تواضع نہیں فرمائی۔ تو اس کا واضح مطلب ہے کہ نور ذات نہ کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے چاہے وہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر آئے، لہٰذا فرق واضح ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور ذات نہیں تھے اس لئے آپ کھاتے پیتے تھے اور جبرئیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے نور ذات تھے بشریت کا لبادہ بھی اگر اوڑھ کر آتے تھے تب بھی نہیں کھاتے تھے۔

الحاصل اگر سعیدی صاحب تم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانے کا شوق ہے تو پہلے تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نور ذات کا عقیدہ اور مسلک ختم کرنا پڑے گا اور اگر نور ذات کا عقیدہ بدستور رکھنا چاہتے ہو تو پھر میلاد کا نظریہ ختم کرنا پڑے گا کیونکہ نور ذات اور اس کے میلاد کا نظریہ ایک ساتھ نہیں چل سکتا، ہاں! بشر ذات کا نظریہ اور اس کا میلاد یہ دونوں لازم ملزوم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید سے محفل میلاد کے سعیدی دلائل اور ان کے جوابات

سعیدی: قرآنِ مجید اور محفل میلاد: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے محفل میلاد منعقد فرمائی تھی۔ثبوت کیلئے یہ آیت ملاحظہ ہو۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ۔ (آل عمران آیت:۸۱) ترجمہ "اور اے محبوب یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں گا پھر تمہارے پاس (عظمت والا) رسول تشریف لائے گا"۔ علماء اسلام فرماتے ہیں یہ جلسہ میلاد عالم بالا میں منعقد ہوا جس میں تمام انبیاء مرسلین جلوہ فرما تھے۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۳)

محمدی: **جواب اول:**

اگر اس آیت سے بقول سعیدی بریلوی جلسہ میلاد عالم بالا میں منعقد ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر آیت مذکورہ کے جملہ: لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ۔ سے محفل، جلسہ اور کانفرنس کتاب وسنت بھی منعقد کرنا عالم بالا میں ثابت ہوتی ہے حالانکہ آج تک کسی میلادی نے کتاب وسنت کانفرنس منعقد نہیں کی چونکہ کتاب وسنت کانفرنس منعقد کرنے سے اہل بدعات کو گزند پہنچتی تھی اور میٹھی میٹھی بدعات کے مقابلہ میں یہ کانفرنس کڑوی تھی اس لئے بدعتیوں نے کتاب وسنت کانفرنس کبھی بھی منعقد نہیں کی۔

جواب دوم:

بالفرض اگر اس آیت سے بقول سعیدی میلاد نبوی ثابت ہوتا ہے تو پھر اس آیت سے دیگر انبیاء کرام کا میلاد بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب یہ دنیا میں آئیں گے تو پہلے ان کا بھی میلاد ہوگا پھر ان کو کتاب و حکمت ملے گی تو گویا بیچوں بیچ ان کا میلاد منانا بھی ثابت ہوگیا۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم بالا میں میلاد نبوی منانے سے تم میلاد مناتے ہو تو پھر عالم بالا میں میلاد انبیاء منائے جانے کی وجہ سے تمہیں بھی میلاد انبیاء کرام دنیا میں منانا چاہئے کیونکہ دونوں میلاد اللہ تعالیٰ نے منائے ہیں تو تم بھی دنیا میں دونوں میلاد مناؤ یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا میلاد اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا میلاد۔

جواب سوم:

بالفرض اگر ''جاءکم'' کے جملہ سے کوئی چیز ثابت ہوتی ہے تو وہ بعثت نبوی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کسی کیلئے ولادت کا لفظ نہیں بولا بلکہ کتاب وحکمت (سنت) کے ملنے کے وقت کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ''اے میرے نبیو! رسولو! جب میں تمہیں کتاب وسنت اور حکمت عطا فرمادوں (اور یہ وقت بعثت کا ہے) اسی وقت (آخری) رسول آجائے جو تمہاری رسالتوں اور نبوتوں کی تصدیق کرے اور اپنی رسالت کا اعلان کرے (اور یہ بھی اس آخری رسول کی بعثت کا وقت ہے) تو تم نے اس رسول کی رسالت پر ایمان لانا ہے'' یہ ایمان لانا بعثت کے بعد کا وقت ہے، میلاد کے وقت ایمان لانا کسی مفسر محدث اور فقیہ نے نہیں سمجھا تو پھر میلاد کی محفل کے انعقاد کی کشید صرف میلادیوں کی ہوئی۔

جواب چہارم: اگر بالفرض آیت کریمہ سے مروجہ جلسہ میلاد کا ثبوت مل رہا ہے تو سوال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جلسہ میلاد منعقد کیوں نہیں کیا؟ جس کا معنی تو یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے یہ بات نہیں سمجھی، کیوں کہ اگر سمجھی ہوتی تو لازماً عمل کرتے تو جس آیت سے خود صاحب قرآن اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے محفل میلاد منانا نہیں سمجھا چودھویں صدی والے کو کس نے الہام کیا اور اس کو کیسے سمجھ آ گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منزل من اللہ آیات کی تفسیر کرنے کیلئے مقرر فرمایا ہے اور فرمایا: لتبین للناس ما نزل الیھم (پ: ۱۴، نحل: ۴۴) کہ ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر منزل آیات کی تفسیر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح بیان فرمائیں۔

تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی کی تبیین وتفسیر بیان کرنے کی اتھارٹی عطا فرمائی ہے انہوں نے تو اس آیت سے محفل میلاد منعقد کرنے کو نہ سمجھا اور نہ آگے بتایا تو پھر تم چودھویں صدی والے کون ہو جو اپنی طرف سے تفسیر بالرائے کر کے محفل میلاد کو ثابت کرو اور کون تمہاری اس تفسیر کو سنتا ہے۔

جواب پنجم: اگر اس آیت سے محفل میلاد کا ثبوت ہوتا تو سب سے پہلے خود صاحب میلاد اس کو مناتے اور اپنے صحابہ کرام کو اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس آیت پر عمل کرنے کیلئے حکم دیتے اور خلفاء راشدین اپنی اپنی خلافت کے وقتوں میں اس محفل کو روایتی انداز میں منعقد کرتے۔

جواب ششم: کون سے علماء اسلام فرماتے ہیں کہ جلسہ میلاد عالم بالا میں منعقد ہوا؟ ذرا ان علماء اسلام کا نام تو لو کس صحابی نے کس تابعی' کس تبع تابعی' کس امام، کس محدث، کس مفسر نے ایسا لکھا ہے اور یہ فرمایا ہے؟ حالانکہ ان میں سے کسی نے اس آیت کی یہ توضیح نہیں فرمائی۔ باقی رہے تمہارے نام نہاد علماء اسلام جن کا کام ہی ہر بدعت کو جواز فراہم کرنا ہے، تو ان کی رائے کی حیثیت ہی کیا ہے؟۔

جواب ہفتم:

بقول سعیدی میلادی' اگر اس آیت سے محفل میلاد عالم بالا میں منعقد ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر دوسری آیت میں جلسہ توحید رب العالمین بھی عالم بالا میں منعقد ہونا ثابت ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى ○ الخ (الاعراف آیت: ۱۷۲' پ:۹) اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے الخ (ترجمہ احمد رضا بریلوی) اس محفل میں بشمول انبیاء ورُسل علیہم السلام سب بنی آدم شامل وشریک ہوئے اور یہ محفل بھی عالم ارواح میں اور عالم بالا میں منعقد ہوئی اور یہ محفل بھی اللہ تعالیٰ نے منعقد فرمائی اگر عالم ارواح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تذکرہ کا نام جلسہ میلاد ہے اور اسی بناء پر تم آج جلسہ میلاد منعقد کرتے ہو تو عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے تذکرہ کا نام جلسہ توحید رب العالمین رکھ کر آج جلسہ توحید رب العالمین منعقد کیوں نہیں کرتے ؟؟؟ جیسے وہاں ''واذ اخذ'' ہے یہاں بھی واذ اخذ ہے۔ مفتی نعیم الدین بریلوی اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے: اور ان کیلئے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان۔ اعراف آیت: ۱۷۱، حاشیہ: ۵ ۲۳)

جواب ہشتم: اگر کسی کے تذکرہ سے اس کا میلاد منانا کشید کیا جا سکتا ہے تو پھر اس آیت اعراف سے اللہ تعالیٰ کا عالم بالا میں ذریۃ آدم اور بنی آدم کا بھی میلاد کرنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس آیت میں بھی تذکرہ ذریت آدم موجود ہے اور ذریت اولاد کو کہتے ہیں اور اولاد میلاد ایک چیز ہے مگر تم نے اسے میلاد یو آج تک میلادِ ذرّیت آدم نہیں منایا۔ عالم بالا میں جب دونوں محفلیں منعقد ہوئیں تو دوسری محفل کو تم نے منعقد کیوں نہیں کیا اور اس محفل کا نام آج تک کیوں نہیں لیا آخر کیوں؟؟ جبکہ اس میں بالوضاحت ان کی پیدائش کا ذکر موجود ہے۔ اور جبکہ حضرت آدم علیہ السلام نے معراج کے موقعہ پر عالم بالا میں اپنی ذریت کا تذکرہ فرمایا جس کا بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا:

فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَّ عَلَى يَسَارِهِ أُسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ . هٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَنِيهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ مِنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارُ فَاِذَا اَنْظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى اَلْحَدِيْث .(متفق علیہ مشکوٰۃ ص:529)

کہ جب دروازہ کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے دائیں بائیں بہت ساری روحیں تھیں جب دائیں طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو رو پڑتا۔ اس نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے کو مرحبا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ یہ دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی جب یہ دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے۔

اس حدیث سے تین باتیں واضح ہوئیں۔ اول یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہ تھا کہ یہ آدمی کون بیٹھا ہے؟ معلوم کرنے کیلئے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ دوم یہ معلوم ہوا کہ اس وقت آدم علیہ السلام اپنی دوزخی اولاد کا میلاد (بطرز کشید سعیدی) منارہے تھے اور اپنی بہشتی اولاد کا بھی۔ سوم اس میلاد بنی آدم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سنا لہٰذا دوزخیوں کا میلاد منانا بھی سنت انبیاء اور سننا بھی سنت مصطفیٰ (یہ بطرز سعیدی میلادی) ہے اگر کسی کے تذکرہ سے میلاد منانا ثابت ہوتا ہے تو یہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تذکرہ آدم علیہ السلام فرمایا اور ان کی جنتی و دوزخی اولاد کا بھی تذکرہ فرمایا تو گویا بقول سعیدی بریلوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا میلاد منایا اور خود آدم علیہ السلام سے اولاد آدم کا میلاد سنا۔ لہٰذا میلادیوں کو چاہیئے کہ روزانہ دوزخیوں کا میلاد، جنتیوں کا میلاد منایا کریں۔ اور رجب کی ۲۷ تاریخ کو ضرور ان کا میلاد منایا کریں کہ اس تاریخ کو معراج ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہے اور اسی تاریخ میں آدم علیہ السلام سے یہ سنا تھا تا کہ سنت آدم علیہ السلام اور سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہو جائے۔

نیز آیت فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ (اعراف: آیت ۱۹۰) سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بقول نعیم الدین بریلوی، عبدمناف عبدالعزی عبدقصی اور عبدالدار کا بھی میلاد منایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے صالح اولاد کا ذکر کیا ہے اور ذکر کرنے سے اس کا میلاد ہوتا ہے اور اس صالح اولاد سے مراد یہ چاروں ہیں جیسا کہ تفسیر نعیمی مع ترجمہ احمد رضا میں ہے۔ ف ۳۷۳۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد ہیں ان سے فرمایا کہ تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا جب تندرست بچہ عنایت کیا تو انہوں نے دوسروں کو شریک بنا لیا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبدمناف، عبدالعزی، عبدقصی اور عبدالدار رکھا۔

میلاد کے اثبات میں دیگر قرآنی دلائل اور ان کا جواب

سعیدی:

قرآنِ مجید میں متعدد انبیاء کرام کا ذکر میلاد موجود ہے مگر ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد کیلئے بیشمار آیات نازل ہوئیں۔ چند آیات بطور گواہی ملاحظہ ہوں۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ. لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا. هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ۔ ان آیات میں سرکار کی آمد اور تشریف آوری یعنی آپ کی میلاد کا ذکر ہے لہٰذا آپ کے میلاد کا ذکر کرنا سننا قرآنِ مجید سے ثابت ہے الخ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۳)

محمدی: جواب اول: ذکر میلاد اور چیز ہے اور میلاد منانا اور چیز ہے (جبکہ ان آیات میں میلاد کا سرے سے ذکر بھی نہیں ہے) جیسے ذکر وفات اور چیز ہے مگر وفات کا دن منانا اور چیز ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے: اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ. اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفَاۡئِنۡ مِّتَّ فَهُمُ الۡخٰلِدُوۡنَ. وغیرہ آیات۔ان آیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر ہے مگر اس سے وفات النبی منانا کسی نے نہیں سمجھا تو جن آیات میں بقول سعیدی ذکر میلاد ہے، ان سے میلاد منانا مراد لینا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

جواب دوم:

اس مجیئت (آنا) سے نبوت ورسالت والی حیثیت کی مجیئت مراد ہے کیونکہ ان سب آیات میں رسالت کی حیثیت میں آنا مذکور ہے۔مولوی احمد رضا آیت لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ الخ کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔ بیشک اللہ کا بڑا احسان ہے مسلمانوں پر کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا الخ۔مولوی نعیم الدین اس پر لکھتے ہیں ص:۱۱ ۳ منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بیشک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش، جہل اور عدم ہدایت وقلت فہم ونقصان عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی الخ۔(تفسیر خزائن العرفان تختی خورد ص:۱۰۳) دیکھو ان دونوں بریلوی مولویوں نے بعثت اور رسالت کا ترجمہ اور تفسیر کی ہے ولادت کا ترجمہ اور تفسیر کسی نے نہیں کی۔

جواب سوم: اگر لفظ ’’جاء کم ......‘‘ سے میلاد منانا مراد ہے تو پھر قرآنِ مجید میں رسول کے علاوہ کیلئے بھی جاء کا لفظ موجود ہے۔ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۔(یونس ص:۵۷ ‘ پ:۱۱) بھی آیا ہے تفسیر جلالین والے نے اس موعظة سے مراد قرآنِ مجید لیا ہے اور مفتی نعیم الدین بریلوی نے بھی اپنی تفسیر خزائن العرفان میں موعظة سے قرآنِ مجید مراد لیا ہے لکھتے ہیں: ف: ۱۴۱ اس آیت میں قرآنِ کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفاو ہدایت ہونے کا بیان ہے الخ (خزائن العرفان ص:۳۰۹، تختی خورد) تو پھر سعیدی صاحب تم میلاد کی طرح سالانہ محفل قرآن بطور موعظة، شفاو ہدایت بھی مناؤ اِذۡ جَآءَتۡكُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا الخ. خندق کی جنگ میں کافروں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر کی آمد کا ذکر ہے تو ان کی آمد کا دن بھی مناؤ۔ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ۔ (پ:۷' انعام آیت:۱۰۴) تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے (ترجمہ احمد رضا) اس آیت میں دلائل کی آمد کا بیان ہے لہٰذا سعیدی صاحب اپنے فکر کے مطابق یوم دلائل القرآن بھی مناؤ۔ اور اگر سعیدی صاحب تمہارا استدلال برائے میلاد لفظ بعث سے ہے تو یہ لفظ دوسروں کیلئے بھی آیا ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے: فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ الخ (پ:۲' بقرہ آیت:۲۱۳) پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے (ترجمہ احمد رضا) لہٰذا سعیدی صاحب تم تمام نبیوں رسولوں کی میلاد بھی مناؤ۔ بعث کا لفظ نبیوں کے علاوہ دیگر چیزوں کیلئے قرآنِ مجید میں بولا گیا ہے۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ الخ (مائدہ آیت:۳۱' پ:۶) تو اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا (ترجمہ احمد رضا) تفسیر نعیمی میں ہے ف:۸۶ مروی ہے کہ دو کوے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اور اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا (جلالین مدارک وغیرہ) (خزائن العرفان ص:۱۶۲ تختی خورد) تو پھر سعیدی صاحب تم اس کوے کا بھی میلاد مناؤ کیونکہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی مبعوث (روانہ) کیا تھا اور اس نے انسانیت کو ایک بہترین طریقہ سکھایا تھا اور روانہ ہونے سے پہلے آخر یہ بھی پیدا ہوا ہوگا۔

اور بعث کا لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی استعمال کیا ہے: لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث الله فيه رجلاً من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي الخ (مشکوٰۃ ص:۴۷۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے میری نسل سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی (امام مہدی) کو مبعوث فرمائے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور نبی ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی بعث کا لفظ بولا ہے۔ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ (مشکوۃ ص: ۴۸۱) کہ پس اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مبعوث (روانہ) فرمائے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہے (شکل میں) پس آپ دجال لعین کو تلاش کریں گے اور اس کو قتل اور ہلاک کریں گے۔

لہٰذا سعیدی صاحب اب تم حضرت عیسیٰ اور حضرت امام مھدی کا میلاد بھی منایا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یاجوج وماجوج کیلئے بھی بعث کا لفظ بولا ہے یبعث اللہ یاجوج و ماجوج وھم من کل حدب ینسلون (مشکوۃ ص: ۴۷۴) کہ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو مبعوث (روانہ) فرمائے گا اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑ رہے ہوں گے۔ تو بعث کے لفظ کے حساب سے یاجوج وماجوج کی بھی میلاد مناؤ کیونکہ بعثت سے پہلے آخر یہ بھی پیدا ہوں گے۔

اور اگر تمہارا استدلال ارسل کے لفظ سے ہے تو پھر یہی لفظ دوسروں کیلئے بھی قرآنِ مجید میں بولا گیا ہے: وَهُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا (فرقان ص: ۴۸، پ: ۱۹) اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی (ترجمہ احمد رضا) اور اس رحمت سے مراد بارش ہے (خزائن العرفان تفسیر نعیم الدین مراد آبادی بریلوی) تو پھر ان ہواؤں اور بارشوں کی آمد کی محفل بھی مناؤ۔ اور اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ (الفیل) کے حساب سے ابابیلوں کا بھی میلاد مناؤ۔

جواب چہارم:

تمہاری یہ تفسیر، تفسیر بالرائے ہے جو صرف بریلوی کشید ہے جو نامقبول ہے ورنہ پھر ان مذکورہ بالا لوگوں، حیوانوں، پرندوں، ہواؤں وغیرہ کی بھی میلاد مناؤ کیونکہ جو الفاظ آپ کی نقل کردہ آیات میں موجود ہیں بعینہٖ وہی الفاظ ہماری نقل کردہ آیات اور احادیث میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور موجود ہیں۔

احادیث سے محفل میلاد کے سعیدی دلائل اور ان کے جوابات

سعیدی: حدیث شریف اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین میں بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف کی بہت سی حدیثیں صحابہ کرام سے مروی ہیں کہ آپ نے اپنے حسب ونسب کے فضائل اور اپنی شان کریمی اور مقام ومرتبہ اور اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے سامنے ذکر میلاد کیا اور محفل سجائی (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۳، ۴)

محمدی: **جواب اول:** یہاں بھی وہی بات ہے کہ تذکرہ ولادت اور چیز ہے اور میلاد منانا اور شے ہے۔ دلیل: دعویٰ کے مطابق نہیں۔ دعویٰ ہے میلاد منانے کا اور دلیل ہے میلاد کے تذکرہ کی۔

یوم وفات کیوں نہیں مناتے؟

جواب دوم: اگر کسی چیز کے تذکرہ سے اس کے منانے کا اثبات ہوتا ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی ولادت کا تذکرہ نہیں فرمایا بلکہ اپنی وفات مبارک کا بھی تذکرہ فرمایا ہے تو پھر تمہارے نظریہ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات مبارک کو بھی منایا ہے تو پھر تم میلاد کے ساتھ وفات بھی مناؤ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور ایک ساتھ فرمایا ہے۔

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبُوْبَکْرٍ قَالَ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمُنَا (بخاری ومسلم،مشکوٰۃ ص:۵۴۶)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے درمیان اس بات کے کہ دنیا کی آرائش اس کو عطا فرمائے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو قبول کرے تو اس بندے نے اس کو قبول کیا جو اللہ کے پاس ہے تو حضرت ابوبکر صدیق (یہ نبوی گفتگو) سن کر رونے لگ گئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ پر اپنے ماں و باپ قربان کریں تو جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا تھا وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کنایہ و اشارہ والی گفتگو سمجھ لی تھی) کیونکہ وہ ہم سب صحابہ کرام سے زیادہ رمز شناس رسول تھے۔

تو واضح ہے کہ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کا تذکرہ فرمایا ہے اور وہ بھی منبر پر چڑھ کر اور وہ بھی اپنے صحابہ کرام کی محفل میں تو گویا سعیدی فکر کے مطابق (جو اس نے تذکرہ میلاد کے معاملہ میں رکھی ہوئی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات خود منائی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کا تذکرہ سن کر آپ کی وفات کو منایا اور رونے لگ گئے۔ صاحب مشکوٰۃ نے اس روایت کو باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نقل کیا ہے۔

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰه عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ الخ۔ (بخاری مشکوٰۃ ص:۵۴۷)

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوئے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر، میری باری کے دن،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میرے سینہ اور ٹھوڑی کے درمیان (سر مبارک رکھنے کی حالت میں) وفات پائی اور بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی موت کے وقت میری لب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لب مبارک (تھوک) کو یکجا فرمایا۔

سعیدی فکر کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تذکرہ وفات نبوی کر کے گویا وفات نبوی منایا۔

۳۔ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِي شِكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عليهم من النبيين و الصديقين و الشهدآء و الصالحين فعلمت انه خير (بخاری و مسلم مشکوۃ ص: ۵۴۷)

کہ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، فرمارہے تھے کہ ہر نبی کو بوقت بیماری اختیار دیا جاتا ہے کہ یا تو وہ دنیا کو قبول کرے یا آخرت کو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں جس میں وفات ہوئی، سخت تکلیف ہوئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جو فرمارہے تھے مع الذین انعمت علیهم الخ کہ میں ان کا ساتھ چاہتا ہوں جن پر تو نے انعام فرمایا نبیوں، صدیقوں، شہداء، صالحین میں تو میں نے جان لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے (اور آپ نبیوں، صدیقوں، شہداء صالحین کی معیت کو اختیار فرمارہے ہیں اور دنیا کو چھوڑے جانے کا اعلان فرمارہے ہیں)۔

سعیدی فکر کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے انبیاء کرام کی مرض وفات کا تذکرہ فرما کر ان کی وفات کو منایا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ فرما کر وفات نبوی کو منایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ فلما دفن قالت فاطمة یا انس اطابت انفسکم ان تحثو علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب (بخاری مشکوۃ ص:۵۴۷)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابا جی! آپ تو اپنے رب کے بلاوے کو قبول فرما کر چلے گئے...... پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دفن کر دیئے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس (خادم رسول) رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے انس کیا تمہارے نفسوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (دفن کے وقت) مٹی ڈالنے کو پسند کیا۔

سعیدی فکر کے مطابق یہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد ماجد کی وفات اور دفن کا تذکرہ کر کے گویا آپ کی وفات مبارک کو منایا اور حضرت انس نے وفات کو سنا۔

۵۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال؟ وما رأیت یومًا کان افضح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. (دارمی مشکوۃ ص:۵۴۷)

کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......اور نہیں دیکھا میں نے کوئی دن جو زیادہ برا ہو اور زیادہ اندھیرے والا ہو اس دن سے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

اس روایت میں بھی سعیدی فکر کے مطابق حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وفات نبوی کا تذکرہ فرما کر گویا وفات نبوی کا دن منایا۔

۶۔ عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشة ما ازال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوانٌ وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم۔ (بخاری، مشکوۃ ص:۵۴۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی فرمایا کرتے تھے کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا میں اس زہریلے طعام کا دکھ درد ہمیشہ سے پا رہا ہوں جو خیبر کے دن کھایا تھا اور اب تو گویا یوں محسوس کرتا ہوں کہ رگ جان کٹ رہی ہے اس زہر سے۔

اس روایت سے بھی سعیدی فکر کے مطابق معلوم ہوا کہ زہر آلود بکری کے گوشت کھانے اور اس زہر کی تکلیف شدید کا خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم تذکرہ فرما کر گویا اپنی بیماری اور تکلیف شدید کا دن منایا (یعنی مرض الموت)

۷۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال ابوبکر لعمر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن فنزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا فلما انتھینا الیھا بکت ..... و لکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فھیجتھما علی البکاء فجعلا یبکیان معھا۔ (مسلم مشکوۃ ص:۵۴۸)

کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا کہ ہم چلیں حضرت ام ایمن کی زیارت کریں۔ جیسے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کیا کرتے تھے، پس جب ہم وہاں پہنچے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں، رونے کا سبب پوچھا تو کہا کہ میں اس لئے روتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے جو آسمان سے وحی آ رہی تھی ام ایمن نے ان دونوں کو رونے پر ابھارا تو وہ بھی رونے لگ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ..... دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکت

(دارمی مشکوۃ ص ۵۴۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورت اذا جاء نصر اللہ و الفتح اُتری تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا کہ اس سورت میں مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں۔

اس روایت سے بھی سعیدی فکر کے مطابق خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات پاک منائی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات نبوی کا تذکرہ سن کر وفات نبوی مناتے ہوئے رونے لگ گئیں۔ اگر تذکرہ ولادت نبوی سے میلاد نبوی منانا ثابت ہوتا ہے تو پھر وفات نبوی منانا بطریق اولی ثابت ہوا کہ وفات کا تذکرہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور خصوصا حضرت عائشہ، حضرت ام ایمن اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا گویا ان سب نے وفات نبوی منایا اور محفل وفات نبوی سجائی۔

تنبیہ جس انداز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ان صحیح احادیث میں وفات نبوی کا واضح الفاظ میں تذکرہ فرمایا ہے ایسا تذکرہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ولادت نبوی نہیں فرمایا تو سعیدی فکر کے مطابق میلاد منانے کے مقابلہ میں وفات نبوی کو بطریق اولی منایا جانا چاہے۔

جناب عبدالمطلب کا کھانا کھلانا

سعیدی: (دلیل نمبر ۲) حضرت عبدالمطلب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر لوگوں کو کھانا کھلا کر آپ کا میلاد منایا تھا (دلیل نمبر ۳) آپ نے بھی اپنے دادا پاک کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے لوگوں کو کھانا کھلا کر اپنا میلاد منایا تھا (الحاوی للفتاوی) (ہم میلاد کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناتے ہیں ص: ۴)

محمدی: جواب اول: بچے کی ولادت کے موقعہ پر خوش ہونا خوشی میں کھانا کھلانا پلانا، خیرات کرنا تقریباً سبھی اقوام میں دستور تھا اور ہے اور اسلام میں بھی اس موقع پر عقیقہ کا طریق موجود ہے اور وہ بھی بچے کی پیدائش کے بعد اور صرف ایک دفعہ۔ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: مع الغلام عقيقةٌ فاهر يقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى (بخاری مشکوٰۃ ص: ۳۶۳) کہ بچہ کی ولادت پر عقیقہ ہے۔ اس عقیقہ پر جانور کو ذبح کرو۔ اور اس کے سر کے بال اتارو۔ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ لڑکے کیلئے عقیقہ میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ہے۔ (ابوداؤد ترمذی، نسائی، مشکوٰۃ ص: ۳۶۲) اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ ایک ایک بکری سے یا دو دو بکریوں سے فرمایا (ابوداؤد نسائی، مشکوٰۃ ص: ۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں (اسلام سے قبل) جب ہمارا کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ایک ایک بکری ذبح کی جاتی اور اس کے سر کو اس بکری کے خون سے لت پت رنگ دیا جاتا جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کے بال مونڈتے اور اس کے سر پر زعفران کا رنگ لگا دیتے (رزین مشکوٰۃ ص: ۳۶۳)

تو اس قومی و خاندانی دستور کے مطابق جناب عبدالمطلب نے بھی اپنے پوتے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں لوگوں کو کھانا کھلایا اور شرعی دستور کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کے موقعہ پر بطور عقیقہ بکریاں ذبح کر کے گوشت کھلا دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سوال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ دوسرے تیسرے...... سال یعنی ہر سال کیا تھا۔ اگر یہ ثابت نہیں بلکہ صرف ایک دفعہ صرف پیدائش کے موقع پر عقیقہ کیا تھا تو پھر ولادت نبوی کی سال بہ سال یاد منانا اس کے برخلاف تم کیوں کرتے ہو نیز عقیقہ تو ہوتا ہے ولادت کے ساتویں دن مگر تم ولادت کی یاد منانے لگ جاتے ہو ولادت کے بارہ دن پہلے۔ نیز ولادت کی خوشی تو ہوتی ہے ولادت کے بعد، مگر تمہارا میلاد منانا یوم پیدائش کے بعد ختم ہو جاتا ہے یعنی ۱۲ ربیع الاول کے بعد یہ الٹی گنگا کیوں ہے۔

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی ولادت کی مناسبت سے کھانا کھلانے سے میلاد منانا ثابت ہوتا ہے تو حضرت حسن و حسین کی پیدائش پر عقیقہ کرنے سے ان کا میلاد منانا کیوں ثابت نہیں ہوتا۔ پھر تم نے آج تک میلاد حسن و حسین کیوں نہیں منانا۔

جواب دوم: بفرض صحت دلیل جناب عبدالمطلب اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دنیاوی زندگی میں ولادت نبی پر جو لوگوں کو کھانا کھلایا تھا وہ تو صرف ایک بار تھا، کیا ولادت محمدی کے بعد بقیہ زندگی میں جناب عبدالمطلب ہر سال ولادت محمدی کے موقعہ پر کھانا کھلاتے تھے؟ اور کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت کے موقع پر چالیس سال قبل از بعثت اور تیئس سال بعد از بعثت ہر سال لگاتار لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے؟ اگر یہ ثابت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ تمہاری دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ انہوں نے تو صرف ایک ایک بار دعوت عقیقہ کھلائی اور تم اس سے ہر سال ولادت کے موقعہ پر دعوت کا اثبات کرتے ہو لہٰذا دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔

جواب سوم: بفرض صحت دلیل اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے تو بطور عقیقہ کیا ہے اور اپنے دادا کا کیا ہوا عقیقہ غیر معتبر سمجھا اور اپنا عقیقہ خود کیا وہ بھی صرف ایک دفعہ۔ آپ نے اپنا عقیقہ بار بار سال بسال نہیں کیا کیونکہ دادا کا کیا ہوا عقیقہ دور جاہلیت کا عقیقہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب چہارم: ان دونوں روایتوں کی سندی حیثیت کیا ہے اس کے متعلق کسی باسند کتاب کا حوالہ نہیں دیا صرف امام سیوطی کی حاوی للفتاوی کا حوالہ نقل کیا ہے جو خود حاطب اللیل مشہور ہیں (یعنی رات کو لکڑیاں اکٹھے کرنے والے کہ ہوسکتا ہے کہ سانپ بھی ہاتھ میں آ جائے) اس لئے کسی معتبر اور باسند کتاب کا حوالہ ہونا چاہیئے اور سند بھی صحیح ہو، حدیث کی صحت کے اثبات کے بغیر اتنے اہم مسئلہ میں اس سے دلیل پکڑنا غوثوی صاحب کے ہی دل گردے کا کام ہے۔ ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عقیقہ نبوت کے بعد کرنا ثابت نہیں ہے (لا یثبت) (فتح الباری ج ۹ ص ۷۳۶ کتاب العقیقہ باب اماطۃ الاذی)

جواب پنجم: بفرض صحت دلیل ان دونوں دلیلوں پر عید میلاد کے طور پر کسی تابعی کسی امام اور محدث نے عمل کیا؟ نہیں اور یقیناً نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ مطلبی اور نبوی عمل عقیقہ محمدی تھا نہ کہ روایتی میلاد۔

جواب ششم: البدایہ والنہایہ ج: ۲، ص: ۲۶۶ میں جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

فلما كان يوم السابع ذبح عنه ودعا له قريشا فلما اكلوه الخ کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات دن کے ہوئے تو (دادا جناب عبدالمطلب) نے جانور ذبح کیا اور اس کھانے پر قریش کو بلایا جب انہوں نے کھانا کھا لیا تو عبدالمطلب کو کہنے لگے کہ اے عبد المطلب اس اپنے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو اس نے کہا کہ محمد نام رکھا ہے الخ۔

جس سے واضح ہے کہ یہ ۱۲ ربیع الاول میلاد محمدی کے موقعہ پر دعوت کا انتظام نہیں تھا بلکہ پیدائش کے ساتویں دن یعنی ۱۹ ربیع الاول کو یہ کھانا کھلایا تھا جو میلاد منانے کے حساب سے نہیں تھا بلکہ اس رواج پر عمل تھا جو عمومی طور پر ہر قوم میں بچے کی پیدائش کی خوشی میں ہوتا تھا جو مسلمانوں میں بنام عقیقہ موجود ہے جو ساتویں دن ہوتا ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔

کیا پیر کے دن روزہ رکھنے سے عید میلاد کا اثبات ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعیدی: (دلیل ۴) آپ نے ہر پیر کے دن اپنا میلاد خود منایا اور اس کی خوشی میں روزہ رکھا (مسلم شریف مشکوۃ) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۴)

محمدی جواب اول: جب ہم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دو عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ منانے کا فرمایا ہے تو بریلوی لوگ کہتے ہیں کہ تیسری عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے تو ہم ان کو کہتے ہیں کہ اگر یہ عید ہے تو پھر عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ لا صوم فی یومین الفطر والاضحیٰ (بخاری ومسلم مشکوۃ ص:۱۷۹) تو اگر سوموار کا دن میلاد نبوی کا دن ہے اور میلاد نبوی کے دن کو عید میلاد کہتے ہو تو پھر یا تو تم سوموار کے دن کو عید میلاد نہ کہو اور اگر عید میلاد کا دن تصور کرتے ہو تو اس دن روزہ نہ رکھو کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے تو معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوموار کو روزہ رکھ کر سعیدی بناوٹی عید کا خاتمہ کر دیا۔

اگر میلاد کا دن عید کا دن ہے تو جس طرح عیدین (بڑی عیدین) اور جمعہ (چھوٹی عید) کا تذکرہ اور ان کے احکامات حدیث وفقہ میں موجود ہیں عید میلاد کا تذکرہ اور اس کے احکامات حدیث وفقہ میں موجود ہونے چاہیئے اگر ہیں تو حوالہ دو اگر نہیں تو ماننا پڑے گا کہ یہ عید بعد کی پیداوار ہے۔

عید میلاد کے احکام حدیث وفقہ میں کیوں نہیں؟

سوال یہ ہے کہ یہ عید میلاد بڑی عیدوں سے ہے یا چھوٹی عید میں سے، اگر سب عیدوں میں سے ہے تو پھر اس کا ادا کرنا تو حنفیوں بریلویوں کے نزدیک صرف بڑے بڑے شہروں میں ہونا چاہئے کیونکہ فقہ حنفی کے نزدیک چھوٹے قصبوں اور بستیوں میں عیدین اور جمعہ ناجائز ہے تو پھر تم چھوٹی بستیوں میں عید میلاد کیوں مناتے ہو؟

نیز جس طرح بڑی عیدین کے دن روزہ رکھنا منع ہے، اسی طرح چھوٹی عید (جمعہ) کے دن اکیلا روزہ رکھنا بھی منع ہے۔ لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلہ او بعدہ (بخاری و مسلم مشکوۃ ص: ۱۷۹) تو پھر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن روزہ رکھنا بھی منع ہونا چاہئے جبکہ تمہاری اس پیش کردہ روایت سے روزہ رکھنا ثابت ہے تو معلوم ہوا کہ یہ عید کا دن نہیں۔ نیز جمعہ (چھوٹی عید) کے واسطے محدثین نے یوں باب باندھا ہے باب الدھن للجمعۃ (بخاری کتاب الجمعۃ) کہ جمعہ کے دن تیل لگانا، اور بڑی عیدوں کے متعلق یوں باب باندھا ہے: باب فی العیدین و التجمل فیہ (بخاری کتاب العیدین) یعنی عیدین کے موقع پر زیب و زینت اختیار کرنا تو کیا محدثین نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی اسی طرح کا کوئی باب باندھا ہے اگر نہیں باندھا اور یقیناً نہیں باندھا تو کیوں؟ کیا یہ وجہ تو نہیں کہ یہ عید زمانہ خیر القرون میں نہ تھی بعد کی پیداوار ہے۔

اور عید الفطر کے متعلق محدثین نے یوں باب باندھا ہے۔ باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج (بخاری کتاب العیدین) یعنی عید الفطر کے دن نماز عید کے لئے جانے سے قبل کچھ کھا لینا اور عید الاضحیٰ کیلئے علیحدہ حکم ہے کیا عید میلاد النبی کیلئے بھی ایسا کوئی باب ہے کہ عید میلاد عید الفطر کی طرح ہے یا عید الاضحیٰ کی طرح۔

نیز محدثین نے عیدین کیلئے یوں باب باندھا ہے باب خروج النساء و الحیض الی المصلی (بخاری کتاب العیدین) یعنی عورتوں اور حیض والی عورتوں کا عیدگاہ کی طرف جانا اور یوں باب باندھا ہے: خروج العواتق وذات الخدور فی العیدین (نسائی کتاب العیدین) یعنی کنواری اور پردہ والی عورتوں کا عیدین کے موقعہ پر عیدگاہ کی طرف نکلنا تو اگر عید میلاد بھی عید ہے تو محدثین نے اس عید کیلئے کوئی ایسا باب باندھا ہے، اگر نہیں باندھا تو کیوں؟ کیا یہ وجہ تو نہیں کہ ان کے زمانہ میں یہ عید ہی نہیں تھی۔ اور اگر عید میلاد چھوٹی عید (جمعہ) کی طرح ہے تو جیسے محدثین نے جمعہ کیلئے یہ باب باندھا ہے۔ باب التبکیر الی الجمعۃ (نسائی کتاب العیدین بخاری باب فضل الجمعۃ کتاب الجمعۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جمعہ کے لئے جلدی جانا تو عید میلاد کیلئے بھی کوئی ایسا باب باندھا ہے اگر نہیں باندھا تو کیوں نہیں باندھا۔

نیز محدثین نے عیدین کیلئے یہ باب باندھا ہے باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید یعنی عیدین سے واپس پر راستہ بدل کر آنا (بخاری کتاب العیدین) تو عید میلاد کیلئے بھی کوئی ایسا باب باندھا ہے؟ نہیں باندھا اور یقیناً نہیں باندھا، تو کیوں نہیں باندھا۔ چھوٹی عید کیلئے یہ باب موجود ہے؟ عدد صلاۃ الجمعۃ یعنی نماز جمعہ کی رکعات کا بیان (نسائی کتاب الجمعۃ) تو عید میلاد کے لئے بھی ایسا کوئی باب کتب احادیث میں موجود ہے؟ عیدین اور جمعہ کیلئے دوگانہ ہوتا ہے جس کو نمازِ عید الفطر یا نماز عید الاضحیٰ، نماز جمعہ کہا جاتا ہے تو اگر عید میلاد بھی عید ہے تو پھر اس کیلئے دوگانہ ہونا چاہئے تھا۔ جب دوگانہ نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ یہ عید، خیر والقرون میں نہیں تھی، اس لئے نہ یہ عید ہے اور نہ اس میں دوگانہ۔

نیز عید الفطر، عید الاضحیٰ، جمعۃ المبارک (تینوں عیدوں) کی ادائیگی عیدگاہ یا جامع مسجد، میں ہوتی ہے مگر عید میلاد کا انعقاد عیدگاہ یا جامع مسجد، میں کیوں نہیں؟ تم نے اس عید کی ادائیگی کیلئے بازار، گلی، کوچے کیوں مقرر کر رکھے ہیں۔ اگر میلاد کیلئے شرعی طور پر یہ جگہیں مقرر ہیں تو حوالہ پیش کرو جبکہ حدیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ بازاریں شر کی جگہ ہیں اور مسجدیں خیر کی جگہ ہیں شر البقاع اسواقھا وخیر البقاع مساجدھا (ابن حبان عن ابن عمر، مشکوٰۃ ص:۷۱) نیز بڑی عیدیں اور چھوٹی عید (جمعہ) کی ادائیگی میں قبلہ رخ ہونا پڑتا ہے مگر عید میلاد مناتے وقت قبلہ رخ نہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔

کیا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ عید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور میں استعمال کیا گیا تھا یا نہیں۔ اگر نہیں استعمال کیا اور یقیناً نہیں تھا تو تم نے اس پر لفظ عید کیوں استعمال کیا ہے اور اگر استعمال کیا جاتا تھا تو پھر اس حدیث پر عمل کرو کہ: کنا نؤمر ان نخرج یوم العید حتی تخرج البکر۔ (بخاری کتاب العیدین) کہ ہم حکم دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی تھیں کہ عید کے دن خود نکلیں حتی کہ نوجوان لڑکیاں بھی۔ تو پھر اپنی اس عید میلاد پر اپنی نوجوان لڑکیوں کو بھی شامل کیا کرو۔

حضرت عباس کا میلاد نبوی پڑھنا اور تینتیس ہزار صحابہ کرام کا سننا

سعیدی: صحابہ کرام اور محفل میلاد: حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی اور ازواج مطہرات، وسیدہ فاطمہ و حسنین کریمین و جملہ صحابہ و صحابیات جن کی تعداد تینتیس ہزار سے بھی زائد تھی اور آل اطہار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صدارت میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا اور آپ کے گرامی قدر چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس محفل سے خطاب کیا اور میلاد پاک بیان کیا، آپ کی نورانیت وتشریف آوری اور اس کے برکات پر خوب ایمان افروز روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کا ذکر وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں، تھانوی نے نشر الطیب میں اور غیر مقلد نے شمامہ عنبریہ میں کیا ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۳۰)

محمدی جواب اول: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ ص: ۲۵۸ ج: ۲، اور تھانوی نے نشر الطیب ص: ۹، ۱۰ میں اور غیر مقلد نے شمامہ عنبریہ میں اس جلسہ کے شرکاء مشمول ابوبکر، وعمر، وعثمان وعلی ازواج مطہرات سیدہ فاطمہ حسن وحسین اور جملہ صحابہ کرام اور جملہ صحابیات کی تعداد اور یہ تفصیل ہرگز ہرگز بیان نہیں کی بلکہ یہ سعیدی کی غلط بیانی ہے، جھوٹ ہے، ان پر افتراء ہے۔

جواب دوم: حافظ ابن کثیر نے فقط اتنا نقل کیا ہے:

قال ابو السكين زكريا بن يحي الطائى فى الجزء المنسوب اليه المشهور حدثنى عمرو بن ابى زجر بن حصين عن جده حميد بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منھب قال قال جدی خریم بن اوس ھاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمت علیہ منصرفاً من تبوک فاسلمت فسمعت العباس بن عبد المطلب یقول یا رسول اللہ انی ارید ان امتدحك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لا یفضض اللہ فاك فانشا یقول الخ۔ (البدایہ والنھایہ ص:۲۵۸،ج:۲)

کہ ابوسکین زکریا بن یحییٰ طائی اپنے مشہور جزء میں جوان کی طرف منسوب ہے میں کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن ابی زجر بن حصین نے بیان کیا وہ اپنے دادا حمید بن منھب سے وہ کہتے ہیں کہ میرے دادا خریم بن اوس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میں آپ کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ جنگ تبوک سے واپس ہی ہوئے تھے، میں مسلمان ہوا تو میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کی مدح بیان کروں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کر اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو سالم رکھے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہنا شروع کیا (آگے پھر شعر کہے) اس روایت میں کسی ایک صحابی کی موجودگی کا ذکر نہیں چہ جائیکہ اس مجلس میں تیس ہزار بمع ابوبکر وعمر وعثمان وعلی، ازواج مطہرات، ودیگر صحابہ وصحابیات کا مجمع ہو۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ جنگ تبوک ۹ ہجری رجب کے مہینہ میں ہوئی۔ اوجز السیر فی سیرۃ سید البشر مصنفہ مفتی عمیم الاحسان مجددی برکتی ملحقہ بمشکوٰۃ ص:۵۸۸،۵۸۷ میں ہے۔ وفی السنۃ التاسعۃ فی محرم ثم فی صفر ثم فی ربیع الاول ثم فی رجب۔ غزوۃ تبوك و ھی غزوۃ العسرۃ الخ کہ سنہ ۹ رجب میں جنگ تبوک ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک سنہ ۱۱ ماہِ ربیع الاول میں ہوئی۔ رجب سنہ ۹ تا ربیع الاول سنہ ۱۱ کل بیس ماہ جنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبوک اور وفات مبارک کے درمیان بنتے ہیں یعنی وفات سے بیس ماہ قبل یہ محفل میلاد منعقد ہوئی۔ اگر بقول سعیدی اس مجلس میں ازواج مطہرات، صحابیات سید فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہوسکتی ہیں تو آج کا میلادی اپنی مستورات کو جمعہ اور عیدین کے اجتماع میں شرکت سے کیوں روکتا ہے۔

جواب سوم اس محفل میلاد کے ناقلین یہ ہیں۔ ابوسکین زکریا بن یحییٰ طائی، عمرو بن زحر، حمید بن منھب، خریم بن اوس، مگر سوائے ابوسکین زکریا کے مجھے کسی کا ترجمہ نہیں ملا۔ ابوسکین کا ترجمہ، تقریب التھذیب ص: ۱۰۸ میں اس کے متعلق ہے: صدوقٌ له اوهام لينه بسببها الدارقطني الخ۔ کہ یہ صدوق وہمی لین ہے۔ جبکہ عمرو بن زحر اور حمید بن منھب، دونوں کا ذکر تہذیب التھذیب، عقیلی، ابن عدی اور ثقات عجلی میں بھی نہیں ہے لہٰذا یہ مجہول سند ہے جو غیر معتبر ہے۔

تابعین وائمہ اسلام اور میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

سعیدی: مواھب لدنیہ اور ما ثبت بالسنۃ میں ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے میلاد شریف منعقد کرتے چلے آئے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت امام اعظم تابعی، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور تمام تابعین اور تبع تابعین، میلاد شریف مناتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد منا کر ایمان کو جلا بخشتے تھے۔ محدثین کرام مثلاً امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی احادیث کو مجمع کثیر میں اپنے اساتذہ سے سنا اور پھر ان احادیث کو اپنے شاگردوں اور سامعین کے بڑے جلسوں میں بیان کیا اور اسی طرح سلف صالحین اور اولیاء اللہ اور مفسرین اسلام، میلاد پاک کی روایات کو سننے لکھنے اور پڑھنے اور امت رسول تک پہنچانے کا طریقہ اور فریضہ انجام دے کر آپ کا میلاد منایا ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۴، ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی جواب اول: ذکر میلاد اور چیز ہے اور میلاد کو منانا اور چیز ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

جواب دوم: اگر محدثین کرام کے تذکرہ احادیث ولادت نبوی سے میلاد نبوی منانا سمجھا جا سکتا ہے تو انہوں نے صرف احادیث ولادت نبوی کو بیان نہیں کیا، انہوں نے احادیث وفات نبوی کا تذکرہ بھی کیا ہے، بقول سعیدی بریلوی وہ بھی اسی طرح مجمع کثیر میں اپنے اساتذہ سے سنا اور ان احادیث کو اپنے شاگردوں اور سامعین کے بڑے بڑے جلسوں میں بیان کیا اور اسی طرح سلف صالحین اور اولیاء اللہ اور مفسرین اسلام نے وفات نبوی کی روایات کو سنا، پڑھا اور امت رسول تک پہنچانے کا طریقہ اور فریضہ انجام دیا، چنانچہ کتب احادیث میں بشمول مشکوۃ دونوں قسم کی احادیث (ولادت و وفات) موجود مذکور اور مسطور ہیں۔ جیسا کہ اسی کتاب ص ۱۵ تا ص ۱۹ میں آٹھ روایتیں میں نے بخاری۔ مسلم۔ دارمی سے نقل کی ہیں۔

تو پھر سعیدی فکر کے مطابق ان محدثین، سلف صالحین، اولیاء کرام مفسرین اسلام نے وفات نبوی کی احادیث کو ذکر کر کے وفات نبوی کو منایا حالانکہ سعیدی صاحب اور ان کے ہمنوا اس کے قائل نہیں ہیں تف ہے ایسے طریق استدلال پر اور ایسے اجتہاد پر۔

جواب سوم: باقی رہے مواھب لدنیہ سے منقول یہ الفاظ کہ مسلمان ہمیشہ سے میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں تو اس سے مراد امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل تابعین اور اتباع تابعین، ہرگز ہرگز نہیں اور نہ اس جملہ سے مراد محدثین صحاح ستہ ہیں بلکہ اس جملہ کی وضاحت علامہ زرقانی نے اس کتاب کی شرح میں یوں فرمائی ہے:

بعد القرون الثلاثة التي شهد صلى الله عليه وسلم بخيريتها فهو بدعةٌ (شرح زرقانی ج:۱ص:۱۶۳)

یعنی اہل اسلام سے مراد قرون ثلاثہ کے بعد والے مسلمان مراد ہیں جن تین زمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی ہے۔ (یعنی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔ کہ بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ۔ محمدی)۔ پس یہ میلاد منانا بدعت ہے انتھی۔ چونکہ میلاد منانے کا رواج ان تین زمانوں میں نہیں تھا بلکہ ان تین زمانوں کے بعد شروع ہوا ہے اس لئے یہ بدعت ہے امام زرقانی آگے مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اول من احدث فعل ذلك الملك المظفر ابو سعید صاحب اربل الخ (شرح زرقانی ص: ۱۶۴) کہ سب سے پہلے جس نے محفل میلاد منانے کی بدعت سجائی اور محفل لگائی وہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابوسعید کوکبری ہے۔

صحاح ستہ والے محدثین کی سن وفات

اور یہ ملک مظفر ۶۳۰ میں فوت ہوا۔ گویا یہ ایجاد زمانہ نبوی، زمانہ صحابہ کرام، زمانہ تابعین، زمانہ تبع تابعین، زمانہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، زمانہ امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور امام ابن ماجہ، زمانہ امام داری، امام بیہقی، امام دارقطنی وغیرہم کے بعد کی ہے کیونکہ امام مالک ۱۹۹ھ میں فوت ہوئے (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص: ۶۲۸) اور امام ابوحنیفہ ۱۵۰ میں فوت ہوئے (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص: ۶۲۸) اور امام شافعی: ۲۰۴ میں فوت ہوئے (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص: ۲۳۰) اور امام احمد بن حنبل :۲۴۱ میں فوت ہوئے۔ (اسماء الرجال ص ۶۳۰) اور امام بخاری ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے (اسماء الرجال ص: ۶۳۰)۔ امام مسلم: ۲۶۱ میں فوت ہوئے اور امام ترمذی: ۲۷۹ میں فوت ہوئے (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص: ۶۳۱) امام ابوداؤد: ۲۷۵ میں فوت ہوئے اور امام نسائی ص: ۳۰۳ میں فوت ہوئے (حاشیہ مقدمہ مشکوٰۃ عبدالحق ص: ۹ مفتی عمیم الاحسان) اور امام ابن ماجہ: ۲۷۳ (اسماء الرجال ص: ۶۳۱) میں فوت ہوئے (اسماء الرجال ص: ۶۳۱) اور امام دارمی ص: ۲۵۵ میں فوت ہوئے اور امام دارقطنی ص: ۳۸۵ میں فوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور امام بیہقی: ۴۵۸ھ میں فوت ہوئے (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص: ۶۲۴/۲)

ان مذکورہ محدثین کا آخری زمانہ: ۴۵۸ھ ہے تو گویا ان محدثین کے زمانہ مبارک میں یہ میلاد کی بدعت ابھی شروع نہیں ہوئی تھی بلکہ کم ازکم پوری ایک صدی سوا صدی بعد ۶۰۰ میں شروع ہوئی۔ تو جب یہ بات واضح ہوگئی اور حقیقت کھل کر سامنے آ گئی تو سعیدی کا اس فقرہ سے کہ (مسلمان ہمیشہ سے میلاد منعقد کرتے چلے آئے) ہیں، ان پاک باز ہستیوں ،سنت کے پروانوں اور قاطعین بدعت کے ذمہ بدعت میلاد منانے کا طومار کھڑا کرنا صرف عوام کالانعام کو دھوکا دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتا کیونکہ امام زرقانی نے ان سے مراد ملک مظفر اور ابن دحیہ اور ان کے ہمنوا جو بعد میں ہوئے، مراد لیا ہے اسی لئے تو اس محفل کے انعقاد کو بدعت کا نام دیا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ فتح الباری شرح بخاری میں:

واتفقوا ان الآخر من كان من اتباع التابعين ممن يقبل قوله من عاش الى حدود العشرين و مأتين وفى هذا الوقت ظهرت البدع ظهورا فاحشا (الی قولہ) وتغيرت الاحوال تغير شديدا (فتح الباری باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۷ ص ۸ دارالسلام) کہ تبع تابعین دو سو بیس سال تک زندہ رہے اور اسی وقت سے بدعتیں پھیلنے لگیں اور دین میں بہت کچھ تغیر و تبدل واقع ہوگیا۔

جواب چہارم: بات ہو رہی ہے میلاد منانے کی اسی لئے تو سعیدی صاحب نے اپنے رسالہ کا نام بھی یہی لکھا ہے کہ۔ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟۔ تو سعیدی صاحب کو چاہئے تھا کہ دلائل بھی میلاد منانے کے دیتے حالانکہ سعیدی بریلوی میلادی نے جو دلائل دیئے ہیں وہ ولادت نبوی کے ہیں جو دعویٰ کے مطابق نہیں۔

جواب پنجم: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت اور پیدائش کا تذکرہ اپنی ولادت کے دن ہی میں کیا تھا؟ اور محدثین احادیث ولادت نبوی کو صرف ولادت کے دن ہی محفل قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے بیان کرتے تھے؟ اور کیا یہ سب حضرات ایسا جلسہ اور ایسی محفل ۱۲ ربیع الاول میں منعقد کرتے تھے؟ تاکہ تمہاری دلیل بنے۔ اگر ایسا نہیں اور لازماً ایسا نہیں تو آپ کا استدلال کیسے درست ہوسکتا ہے۔

پوری ملت بریلوت جمع ہوکر بھی کوئی ایک باسند صحیح حوالہ پیش نہیں کرسکتی کہ صحابہ، تابعین اور محدثین نے احادیث ولادت نبوی کو ولادت کے دن وہی محفل قائم کر کے پڑھا ہو، سنا ہو اور بیان کیا ہو۔

محدثین کے تذکرہ ولادت نبوی سے زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوگا کہ جیسے محدثین کرام بغیر کسی تاریخ مقررہ کے اپنے شاگردوں کو احادیث ولادت بمع احادیث وفات اور دیگر ابواب ومسائل بیان کیا کرتے تھے اسی طرح آج بھی بغیر کسی وقت کی تعیین کے جب چاہو، تذکرہ ولادت مع تذکرہ وفات، تذکرہ شان محمدی، تذکرہ شفاعت محمدی، تذکرہ معراج محمدی، تذکرہ صلاۃ محمدی، تذکرہ قیام محمدی، تذکرہ رکوع وسجود محمدی، تذکرہ اطمینان در رکوع وسجود محمدی، تذکرہ انصاف محمدی، تذکرہ تجارت محمدی، تذکرہ خیرات محمدی، تذکرہ حج محمدی، تذکرہ زکوٰۃ محمدی، تذکرہ روزہ محمدی، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک محمدی وغیرہ وغیرہ کرسکتے ہو۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کا کلام آ گے آتا ہے۔

تو جس چیز کا التزام شریعت نے نہیں کیا، اسے لازمی ٹھہرانا اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ تم دین میں زیادتی کررہے ہو اسی کو بدعت کہا جاتا ہے۔ اسی لئے علامہ امام فاکہانی مالکی اور دیگر علماء کرام علماء اسلام جو محفل میلاد کے التزام کو بدعت قرار دیتے ہیں وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح بات کہتے ہیں۔ اسی بناء پر علامہ زرقانی شارح مواہب لدنیہ نے اس محفل میلاد کو بدعت قرار دیا ہے کما مر۔

علامہ فاکھانی کی طرح دوسرے علماء نے بھی میلاد کو بدعت کہا

اور فتاویٰ رشیدیہ ص: ۲۳۱، ۲۳۲ میں ہے کہ مولانا عبدالرحمن المغربی حنفی رحمہ اللہ علیہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

ان العمل المولود بدعةٌ لم يقل به ولم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم والخلفاء والائمة انتهى. كذافى الشريعة الالهية.

بیشک میلاد منانا بدعت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء وائمہ کرام نے نہ تو منانے کا فرمایا اور نہ خود منایا (اسی طرح کتاب شریعت الٰھیہ میں ہے محمدی) اور

مولانا نصیر الدین الادوی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

بجواب سائل:

لا يفعل لانه لم ينقل عن السلف الصالح وانما حدث بعد القرون الثلاثة فى الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فى ما اهمله السلف لانه يكفى بهم الاتباع فاى حاجة الى الابتداع انتهى.

(ایک سائل کے جواب میں کہ نہ کیا جائے اس لئے کہ سلف صالحین سے ایسا منقول نہیں۔ بیشک عمل میلاد تو تین (بہترین) زمانوں کے بعد خراب زمانہ میں ایجاد ہوا ہے اور جس کام کو سلف صالحین نے مہمل چھوڑ دیا ہے یعنی اس کو نہیں کیا اس معاملہ میں ہم خلف (ان کے بعد آنے والوں) کی اتباع نہیں کرتے ہمیں سلف کی اتباع کافی ہے تو پھر بدعت کا کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ انتھی اور۔

شیخ الحنابلہ شرف الدین رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان ما يعمل بعض الامراء فى كل سنة احتفالاً لمولده صلى الله عليه وسلم فمع اشتماله على التكلفات الشنيعة. بنفسه بدعةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احدثه من يتبع هواه ولا يعلم ما امره صلى الله عليه وسلم صاحب الشريعة ونهاه كذا فى القول المعتمد.

(تحقیق ہر سال جو بعض امراء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی محفل جماتے ہیں، یہ تکلفات شنیعہ کے ساتھ ساتھ بذات خود عملِ بدعت ہے۔ اس کو انہوں نے ایجاد کیا جو اپنی خواہشات کے متبع ہیں اور نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم دیا اور کس سے روکا ہے۔ اور

قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے فتاویٰ تحفۃ القضاۃ میں فرماتے ہیں

سئل القاضي عن مجلس المولد الشريف. قال: المولد لا ينعقد لانه محدثٌ وكل محدثٍ ضلالةٌ وكل ضلالة فى النار. وما يفعلون من الجهال على راس كل حولٍ فى شهر ربيع الاول ليس بشيءٍ ويقومون عند ذكر مولده صلى الله عليه وسلم ويزعمون ان روحه صلى الله عليه وسلم يجيئى و حاضرٌ فزعمهم باطل بل هذا الاعتقاد شركٌ وقد منع الائمة عن مثل هذا. انتهى.

(مجلس میلاد شریف کے متعلق قاضی صاحب سے سوال ہوا تو جواب میں فرمایا) کہ ایسی مجلس منعقد نہ کی جائے اس لئے کہ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی اور جو کچھ جہال کرتے ہیں ہر سال کی ابتدا میں ماہ ربیع الاول کے اندر اس کی کوئی حقیقت اور حیثیت نہیں ہے اور لوگ ذکر ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی ہے اور حاضر ہو گئی ہے تو ان کا یہ گمان باطل ہے بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے اور اس جیسے عقیدے سے ائمہ کرام نے روکا ہے انتہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد اسماعیل رحمہ اللہ

سبیل الرشاد فی محفل المیلاد ص: ۲ میں شریعۃ الٰہیہ سے نقل کرتے ہیں

اذا علمت معنی البدعة فاعلم ان من البدع المذمومة فی البلاد و الامصار مجلس مولد النبی صلی اللہ علیه وسلم وعلی آله و اصحابه الامجاد لانه لم یثبت من الادلة الشرعیة. اما عدم ثبوتها من الکتاب و السنة فظاهرٌ واما القیاس فلان المعتبر فیه قیاس المجتهدین بالشرائط المقررة فی الاصول ولم یذهب مجتهدٌ الی تجویزه واما الاجماع فلان المعتبر هو اجماع المجتهدین ولما لم یثبت ذهاب واحد من المجتهدین الی اباحته فکیف یتصور اجماعهم علی اباحته واستحسانه علی ان الاجماع لابدله من سند. وخلاف واحدٍ مانعٌ لها کخلاف الاکثر والسند منتف ههنا وکثیرٌ من العلماء قد بالغوا فی تقبیحه.

(کہ جب تو نے بدعت کا معنی جان اور سمجھ لیا تو پس جان لے کہ بدعت مذمومہ سے ہے مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ملکوں اور شہروں میں منعقد کی جاتی ہے اس لئے کہ یہ ادلہ شرعیہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کا عدم ثبوت کتاب وسنت سے تو ظاہر ہے اور قیاس میں مجتہدین کا قیاس معتبر ہوتا ہے اپنے شرائط کے ساتھ جو اصول کی کتابوں میں مقرر ہیں اور کوئی ایک مجتہد بھی اس کے جواز کی طرف نہیں گیا۔ باقی رہا اجماع تو اجماع مجتہدین کا ہی معتبر ہوتا ہے تو جب ایک مجتہد بھی اس کی اباحت کی طرف نہیں گیا تو سب مجتہدین کا اجماع میلاد کے مباح اور مستحسن ہونے پر کس طرح تصور کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ اجماع کیلئے سند ضروری ہے اور ایک کا خلاف اسی طرح اجماع کیلئے مانع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس طرح اکثر کا اختلاف اجماع کیلئے مانع ہے اور سند اس جگہ نہیں ہے اور بہت سے علماء کرام نے اس میلاد منانے کو زوردار انداز میں قبیح قرار دیا ہے)۔ اور

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

نے بھی مجلس و محفل میلاد کے متعلق یوں لکھا ہے کہ اگر حضرت ایشاں فرضا دریں زمانہ موجود بوندو در دنیا زندہ می بودند وایں مجالس واجتماع منعقد میشوند۔ آیا بایں راضی میشوند و دریں اجتماع رامی پسندیدند یانہ۔ یقین فقیر آنست کہ ہرگز ایں معنی را تجویز نمی فرمودند بلکہ انکاری نمودند الخ۔ مکتوبات مجدد الف ثانی بحوالہ سبیل الرشاد ص: ۳ مصنفہ مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کہ بالفرض اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں موجود ہوتے اور اس دنیا میں زندہ ہوتے اور یہ مجالس و اجتماع منعقد ہوتے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجالس و محافل میلاد پر راضی ہوتے اور ایسی محافل کو پسند فرماتے یا نہ تو یقین فقیر (مجدد الف ثانی) یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز ایسی مجالس و محافل کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار فرما دیتے۔

تنبیہ: سعیدی بریلوی میلادی نے امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل کو تابعین سے شمار کر کے غلط بیانی کی ہے بلکہ یہ تبع تابعین وغیرہ ہیں، انہوں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا اور نہ کسی صحابی سے روایت حدیث کی ہے اور امام ابوحنیفہ نے بھی کسی صحابی سے حدیث نبوی نہیں سنی نہ ان سے کچھ پڑھا ہے بلکہ اتنا ہے کہ ایک دو صحابہ کرام کو دیکھا ہے۔

سعیدی: اس کے باوجود یہ کہنا کہ انہوں نے میلاد نہیں منایا، ان عاشقان رسول پر بہت بڑا افتراء اور بہتان ہے اور جھوٹ پر جتنی لعنت برسائی جائے کم ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۵)۔

محمدی: کسی حوالہ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ ان عاشقان رسول نے میلاد کی محفل سجائی ہو لہٰذا ان کے متعلق بلا دلیل و ثبوت بات کرنا اور جھوٹ پر جھوٹ ان کو تابعین میں شمار کرنا الشاان عاشقان سنت رسول پر بڑا افترا اور بہتان ہے جیسا کہ علماء اسلام نے بالوضاحت ان سلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحین کے متعلق میلادی بدعت کی محفل سجانے منانے انعقاد کرنے کا انکار کیا ہے کما مر آنفا تو ان کی طرف اس جھوٹ اور بہتان کی نسبت پر جتنی لعنت برسائی جائے کم ہے کیونکہ علامہ زرقانی وغیرہ کے نزدیک اول اول جس نے یہ بدعی محفل منعقد کی وہ ملک مظفر کوبری اربل کا بادشاہ ہے جو چھٹی صدی کا آدمی ہے۔

سلف صالحین میلاد نہیں مناتے تھے

سعیدی: مندرجہ بالا عاشقان رسول کریم اور جمہور مسلمان سلف صالحین ربیع الاول کے سالم مہینے کو عید کا مہینہ قرار دیتے تھے اور خوشی و مسرت کے اظہار میں ذرا بخل نہ کرتے تھے بلکہ جلنے والوں کا منہ کالا کرتے تھے چنانچہ مسلمانوں کے دو بڑے امام لکھتے ہیں: فرحم الله امرأ اتخذ ليالي مولده المبارك اعياداً ليكون اشد علةً على من في قلبه مرضٌ وعنادٌ ۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں پر رحمت برسائی ہے جنہوں نے آپ کے میلاد کے مہینے کی ساری راتوں کو عید بنالیا تاکہ یہ عید منافقوں اور دشمنوں مریضان قلب پر سخت مصیبت بن جائے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۵)

محمدی: سلف صالحین تو صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین اور ائمہ اربعہ و محدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین ہیں۔ ان سے تو یہ مجالس و محافل میلاد اور محافل منعقد ہونا ثابت نہیں ہے۔ سعیدی لکھت اور دعویٰ بلادلیل صرف لفاظی اور ریت کا محل ہے اور کچھ نہیں۔ ان سلف صالحین کے مقابلہ میں پتہ نہیں سعیدی میلادی کے اور کون عاشقان رسول ہیں اور کون جمہور مسلمان ہیں جو ربیع الاول کے مہینہ کو عید قرار دیتے ہیں بلکہ فتاویٰ رشیدیہ سے علامہ نصیر الدین اودی شافعی کا حوالہ ابھی نقل ہو آیا ہے وہ فرماتے ہیں: لانه لم ينقل عن السلف الصالح الخ کہ یہ میلاد منانا سلف صالحین سے منقول نہیں ہے یہ تو قرون ثلاثہ کے بعد والے خراب ادوار کی پیداوار ہے۔ اور علامہ زرقانی کا حوالہ بھی نقل ہو آیا ہے کہ وہ اسے بدعت قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ عمل ان عاشقان رسول کا تھا تو پھر بدعت تو نہ ہوا۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ رشیدیہ سے یہ ابھی نقل ہو آیا کہ ایسا بعض امراء قسم کے لوگ کیا کرتے تھے اور یہ بھی ذکر ہو آیا ہے کہ جاہل قسم کے لوگ جن کو قرآن وسنت کی اتباع ملحوظ نہیں تھی وہ ایسی محافل منعقد کیا کرتے تھے اور یہ بھی گزرا کہ میلاد منانا محدث و بدعت ہے نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منایا اور نہ منانے کا حکم دیا اور نہ خلفاء وائمہ مسلمین نے ایسا کیا اور کہا۔ ان فقہاء وعلماء کی تصریحات کے مقابلہ میں جن دو مسلمانوں کے بڑے اماموں کا قول نقل کیا ہے پتہ نہیں وہ کون ہیں ان کا نہ نام لکھا اور نہ کتاب کا حوالہ ان مستوران کا کیا اعتبار اور عید میلاد کے متعلق بہترین بحث سعیدی دلیل: ۴ کی تحقیق میں لکھی گئی ہے وہاں دیکھ لیں۔

سعیدی: سلطان ابوسعید کوکبری اور محفل میلاد۔ ائمہ اسلام فرماتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ سے یعنی زمانہ رسالتمآب سے لے کر آج تک میلاد پاک مناتے چلے آ رہے ہیں (مواھب۔ ماثبت بالسنۃ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۵)

محمدی: اس مواھب اور ماثبت بالسنہ کے حوالہ کی حقیقت پہلے بیان ہو چکی ہے کہ یہ اہل اسلام کس زمانہ والے اور کون ہیں یعنی ۶۰۰ ہجری کے بعد والے لوگ مراد ہیں جیسا کہ علامہ زرقانی شارح مواھب سے نقل کر آیا ہوں کہ یہ لوگ زمانہ خیر القرون (زمانہ نبوی زمانہ صحابہ کرام زمانہ تابعین نہایت تبع تابعین) کے بعد والے لوگ ہیں جنہوں نے ان کے برخلاف اپنے طور پر اس بدعت کو شروع کیا اور اول اول جس نے اس بدعت کو ایجاد کیا وہ شاہ اربل ملک مظفر کوکبری تھا۔ انتھی اور یہ ملک مظفر چھٹی صدی کا آدمی ہے۔

سعیدی فراڈ: سعیدی میلادی نے یہی حوالہ ص: ۴ پر مواھب اور ماثبت بالسنہ کا نقل کیا تو اس سے مراد امام اعظم تابعی، امام مالک، امام شافعی امام احمد بن حنبل اور ان کے اتباع مراد لئے مگر اب ص: ۵ پر وہی الفاظ بحوالہ مواھب لدنیہ، ماثبت بالسنہ نقل کئے تو اس سے زمانہ نبوی سے لے کر آج تک کے لوگ مراد ہونا لکھا ہے یہ ایک واضح تضاد ہے کہ ایک جگہ میلاد کی ابتدا ائمہ اربعہ کے زمانہ سے لکھی دوسری جگہ میلاد کی ابتدا زمانہ نبوی سے قرار دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اس تضاد واختلاف کے باوجود دونوں مرادیں غلط اور جھوٹ ہیں اس سے نہ زمانہ نبوی اور نہ زمانہ صحابہ وتابعین مراد ہے اور نہ زمانہ ائمہ اربعہ والے مراد ہیں بلکہ اس سے زمانہ شاہی مظفری کوکبری اور اس کے بعد والے مراد ہیں جو چھٹی صدی والے ہیں۔

میلاد منانے والوں میں ایک بادشاہ کا واقعہ:

سعیدی: وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر دمشقی کی زبانی سنئے وہ لکھتے ہیں کہ ملک مظفر کوکبری نے جس انداز سے محفل میلاد کا انعقاد کیا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ چنانچہ ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

احد الاجواد والسادات الکبراء والملوك الامجاد له آثارٌ حسنةٌ وکان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل احتفالاً ھائلاً وکان مع ذلك شھمًا شجاعًا فاتکًا بطلاً عالمًا عادلاً رحمه الله واکرم مثواہ۔

ترجمہ: بہت بڑا سخی بہت بڑا سردار بزرگ بادشاہ، اس کے سب کام اچھے تھے...... وہ ربیع الاول میں میلاد شریف کی حیران کن محفل کا انتظام کرتا تھا، وہ بہترین حاکم بہادر تھا دلیر تھا نڈر تھا دانا تھا، عالم عادل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت کے پھول برسائے اور اس نے اس کو بڑی عزت والی قبر عطا فرمائی ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج: ۱۳، ص: ۱۳۶)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ الشیخ ابوالخطاب ابن دحیۃ رحمہ اللہ نے اس کیلئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا التنویر فی مولد البشیر النذیر بادشاہ نے اس کو ایک ہزار انعام عطا کیا تھا (ایضا) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۶)

محمدی: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اول سلطان مظفر کی تعریف کی جیسا کہ سعیدی صاحب نے ترجمہ لکھا ہے پھر اس کے اچھے کاموں کی طرف اشارہ کیا جو اس نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت میں کیئے۔اس کے بعد اس کے ایک خصوصی عمل کو بیان کیا کہ وہ میلاد کی حیران کن مجلس جماتا تھا۔وہ حیران کن اس لئے تھی کہ وہ فضول خرچی سے میلاد مناتا تھا جیسا کہ علامہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان ص:۵۵۵ میں ذکر کیا ہے اور شریعت میں فضول خرچی ممنوع ہے گویا وہ: ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ۔ (فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں) کے حساب سے شریعت کے خلاف عمل پیرا تھا اور راگ گانے کا بھی رسیا تھا یہ کام بھی شریعت کے خلاف کیا کرتا تھا، ان کاموں پر بے انتہا ملکی خزانہ برباد کرتا تھا بادشاہ فضول خرچ ہوتے ہیں۔اور بادشاہوں کے ایسے بے جا خرچ اور بیت المال کے بے دریغ استعمال کے متعلق علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ابن عقیل نے فرمایا کہ ہم کو خبر پہنچی کہ حماد نے ولید بن یزید الاموی خلیفہ کی مدح میں کچھ اشعار سنائے تو اس نے خوش ہو کر بیت المال میں سے پچاس ہزار روپیہ اور دو لونڈیاں انعام کے طور پر دیں اور فرمایا ابن عقیل نے کہ عجیب بات یہ ہے کہ عوام الناس یہ بات اس کی تعریف میں بیان کرتے ہیں حالانکہ یہ اس کے حق میں انتہاء کی ملامت ہے کیونکہ اس نے مسلمانوں کے بیت المال میں اس طرح بے جا تصرف سے اسراف کیا گویا اخوان الشیاطین سے بھی بڑھ گیا (تلبیس ابلیس اُردو ص: ۱۸۳، ۱۸۴) اور یہی علامہ ابن جوزی ص: ۱۸۳ پر لکھتا ہے (وجہ ششم) ابلیس ان لوگوں کو لبھاتا ہے کہ اموال سلطنت میں جس طرح چاہو اپنے حکم سے خرچ کرو کیونکہ یہ تمہارے حکم میں داخل ہے یہ تلبیس اس طرح کھل جاتی ہے کہ جو شخص اپنے مال میں مسرف (فضول خرچ) ہو اس پر شرع کے حکم میں حجر ہے یعنی قاضی حکم دے کہ اس کے سب تصرفات مالی نافذ نہ ہوں۔تو جب ذاتی مال میں یہ حکم ہے تو خیال کرو کہ سلطان تو جمیع مسلمانوں کے اموال خزانہ کا محافظ ہے تو وہ غیروں کے مال میں کس طرح خودمختاری سے بے جا خرچ کر سکتا ہے ان اموال خزانہ سلطنت میں سے سلطان کا حق فقط اس کے کام کی اجرت کے اندازہ پر ہے۔(تلبیس ابلیس ص: ۱۸۳، اُردو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اس فضول خرچی، راگ گانے کی مجلس برپا کرنے اور بدعت کے عمل کے انعقاد کرنے کے باوجود، وہ بہترین حاکم بہادر دلیر نڈر، دانا بینا عادل بادشاہ تھا۔

جس سے واضح ہوا کہ حافظ ابن کثیر نے اس کو میلاد کی محفل جمانے پر خراج تحسین پیش نہیں کیا بلکہ دیگر اچھے کاموں پر اس کو خراج تحسین پیش کیا ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کا یہ جملہ: وکان مع ذلك شهماً فاتكاً الخ سے واضح ہے یعنی اس فضول خرچی راگ گانہ کی مجلسیں برپا کرنے، بدعی مجلس میلاد کے انعقاد کے باوجود وہ بہادر دلیر بادشاہ تھا، اور یہ الفاظ بھی واضح ہیں: وکان یصرف علی المولد کل سنةٍ ثلاثمأة الف دینار کہ وہ میلاد پر ہر سال تین لاکھ دینار کا خرچ کیا کرتا تھا۔ (البدایہ والنھایہ ص: ۱۳۷ ج: ۱۲)

باقی رہ گئی یہ بات کہ حافظ ابن کثیر نے ابن دحیہ کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب لکھنے اور اس پر بادشاہ کی طرف سے انعام حاصل کرنے والا لکھا ہے تو یہ اس کی تعریف نہیں بلکہ ایک حقیقت کا اظہار ہے کہ وہ بدعت کے کاموں میں سہارا دینے والا لالچی اور درباری مولوی تھا جو بادشاہ کو خوش کر کے اور اس کی ہاں میں ہاں ملا کر درباری لالچی مولوی کا پارٹ ادا کیا تھا اور ایک ہزار اشرفی لے کر اپنے من کو راضی کر لیا تھا جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ علامہ ابن خلکان کا حوالہ نقل کر کے آخر میں لکھتے ہیں: ومحبة الدنيا تفعل اكثر من هذا۔ (دلیل الطالب ص: ۴۰۸) کہ بادشاہ نے اس کو اس تالیف پر ایک ہزار دینار حق المحنت کے طور پر دیا جیسا کہ ابن خلکان نے ذکر کیا ہے اور دنیا کی محبت اس سے زیادہ کام کروالیتی ہے۔ ابن خلکان کے الفاظ اس طرح ہیں:

وقدم مدينة اربل فى سنة اربع وستماءة وهو متوجه الى خراسان فراى صاحبها الملك مظفر الدين بن زين الدين رحمه الله مولعًا بعمل مولد النبى صلى الله عليه وسلم عظيم الاحتفال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

به كما هو مذكور في ترجمته في حرف الكاف من هذا الكتاب فعمل له كتابا سماه كتاب التنوير في مولد السراج المنير ولما عمل هذا الكتاب دفع له الملك المعظم المذكور الف دينار

(وفیات الاعیان ص:۳۸۲، ج:اول)

کہ ابن دحیہ شہر اربل میں ۶۰۴ میں آیا اور وہ خراسان جانے کا ارادہ رکھتا تھا جب ابن دحیہ نے دیکھا کہ اربل شہر کا حاکم ملک مظفر عمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا بڑا شوقین ہے اور اس سے محبت کرنے والا ہے جیسا کہ اس کے ترجمہ میں اس کتاب کے حرف کاف میں مذکور ہے تو اس نے بادشاہ کیلئے ایک کتاب لکھی اس کا نام اس نے کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر رکھا...... جب یہ کتاب اس نے لکھ کر بادشاہ کو پیش کی تو بادشاہ نے ایک ہزار دینار انعام دیا۔

سعیدی: محفل میلا کے دشمن کاذبوں مفتریوں اور بہتان طرازوں نے ملک مظفر ابوسعید اور علامہ ابن دحیہ پر کیچڑ اچھال کر اپنا منہ کالا کیا، ان کے کذب افترا و بہتان پر بزبان قرآن یہ کہنا مناسب ہے۔(لعنة الله على الكاذبين)(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۶)

محمدی: ملک مظفر ابوسعید کو کبری صاحب اربل کے متعلق تاریخ ابن خلکان ص:۴۳۷ طبع دوم ص:۵۵۲ میں ہے۔

فاذا كان اول يوم صفر زين تلك القباب بانواع الزينة الفاخرة التجملة وقعد في كل قبة جوقٌ من ارباب الخيال ومن اصحاب الملاهي (وايضا) فكان مظفر الدين ينزل كل يوم بعد صلوة العصر ويقف على قبة الى آخرها ويسمع غناهم ويتفرج على خيالاتهم (وايضا) فاذا كان قبل المولد بيومين اخرج من الابل والبقر والغنم شيئا كثيرا زائدا عن الوصف وزفها بجميع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما عنده من الطبول و المغاني و الملاهي حتى ياتيها الى الميدان ثم يشرعون في نحرها وينصبون القدور ويطبخون الالوان المختلفة فاذا كان ليلة المولد عمل السماعات بعد ان يصلي المغرب في القلعة ۔(فتاوی رشیدیہ ص:۱۳۲، تاریخ ابن خلکان ص:۴۳۷ دوسری طبع ص:۵۵۲)۔

یعنی ملک مظفر مجلس مولود کے اہتمام میں بیس قبے لکڑی کے بڑے عالیشان بنواتا اور ہر قبہ میں پانچ پانچ طبقے ہوتے ابتداء صفر سے ان کو مزین کرتا ہر طبقہ میں ایک ایک جماعت راگ گانے والوں پٹہ خیال گانے والوں اور کھیل تماشے ناچ کود کرنے والوں کی بٹھائی جاتی اور بادشاہ مظفر خود مع اراکین و ہزار ہا مخلوق قرب وجوار کے ہر روز بعد عصر ان قبوں اور طبقوں میں جا کر ناچ رنگ وغیرہ سن کر خوش ہوتا اور خود ناچتا پھر اپنے قبے میں تمام رات راگ رنگ لہو ولعب میں مشغول رہتا اور میلاد سے دو روز قبل اونٹ گائے بکریاں بیشمار طبلوں اور آلات گانے اور لہو ولعب کے ساتھ جتنے ان کے یہاں تھے نکال کر میدان میں ان کو ذبح کرا کر ہر قسم کے کھانے تیار کرا کر اہل مجالس لہو کو کھلاتا اور شب مولد مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد کثرت سے راگ قلعہ میں گواتا۔

اسی لئے فتاویٰ ص:۱۳۲ میں ہے: وقد صرح اهل التاريخ بانه يجمع اصحاب الملاهي والمزامير في هذا العمل ويسمع الغنا واصوات اللهو ويرقص بنفسه ومن هو كذالك فلا شك في فسقه وضلالته فكيف يستند بعض مثله ويعتمد على قوله۔ یعنی اہل تاریخ نے صراحت کی ہے کہ یہ بادشاہ بھانڈوں اور گانے والوں کو جمع کرتا اور گانے کے آلات سے گانا سنتا اور خود ناچتا۔ ایسے شخص کے فسق اور گمراہی میں کوئی شک نہیں پس اس جیسے کے فعل کو کیسے روا اور اس کے قول پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اب ذرا سعیدی صاحب کے علامہ ابن دحیہ کے متعلق سنئے جو اس ملک مظفر کا خوشامدی تھا۔

لسان المیزان میں ہے قاضی واصل فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ حدیث بیان کرنے میں بے تکی اور اٹکل پچو سے کام لیتا تھا (ص: ۲۹۲، ج: ۴) ابن نقطہ فرماتے ہیں: انه كان يدعي اشياء لاحقيقة لها۔ (لسان المیزان ج: ۴، ص: ۲۹۳) کہ ابن دحیہ ایسی چیزوں کا دعویٰ دار تھا جس کی کوئی حقیقت نہ تھی اور حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ حدیث نبوی بیان کرنے میں کذب بیانی اور بے اصل بات کہنے میں بے باک تھا (لسان المیزان ج: ۴، ص: ۲۹۷) اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ امام علی بن حسن اصبھانی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن دحیہ کا ہمارے شہر سے گزر ہوا اس نے اپنے آپ کو بڑا محدث فقیہ ادیب مفسر اور متقی پرہیزگار ظاہر کیا اور میرے والد صاحب نے اس کی خوب تواضع کی۔ اتنے میں ایک مصلی (جائے نماز) نکالا اور چوم کر کہا کہ حضرت! خدا کی قسم! میں اس مصلی پر بیت اللہ شریف میں ہزار سے زائد نفل نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ چکا ہوں اور بارہا اس مصلی پر بیٹھ کر قرآن مجید ختم کیا ہے۔

میرے والد صاحب نے وہ مصلی ابن دحیہ سے خرید لیا اسی دن اصبھان سے عصر کے بعد ایک شخص والد صاحب کے پاس آیا، اتفاق سے ابن دحیہ کا ذکر بھی چل پڑا، تو اس شخص نے کہا کہ کل ابن دحیہ نے بڑا قیمتی مصلی خریدا ہے۔ والد صاحب نے وہی مصلی پیش کر دیا جس کے متعلق ابن دحیہ نے حلفاً کہا تھا کہ میں نے اس مصلی پر ایک ہزار رکعت اور بارہا ختم قرآنِ مجید بیت اللہ شریف میں بیٹھ کر ختم کیا ہے۔ اس شخص نے مصلی کو دیکھتے ہی کہا کہ قسم بخدا یہ وہی مصلی ہے۔ والد صاحب یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس کی چالاکی اور کذب بیانی دیکھ کر حیران رہ گئے اور اس ابن دحیہ کو اپنی نظروں سے گرا دیا (لسان المیزان ج: ۴، ص: ۲۹۶) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ نہایت متکبر، گستاخ ائمہ دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین پر سب وشتم کرنے اور ان کی عیب جوئی میں بڑا بے باک تھا (لسان المیزان ج:۴،ص:۲۹۲) اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ جناب ابوجعفر صیدلانی، ابوالفتح فراوی اور حافظ ابوالفرج ابن الجوزی سے استفادہ کرنے کے بعد مصر چلا گیا۔ ابار کہتے ہیں کہ وہاں (مصر میں) ملک کامل کو علم ادب پڑھایا اور بے حد دولت کمائی۔ نیز تصنیف وتالیف اور تعلیم وتدریس میں مصروف رہا...... فرماتے ہیں کہ اس نے مصر میں بوصیری اور اسی طبقہ کے دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا...... ابن دحیہ دعویٰ کیا کرتا تھا کہ انہوں نے پوری صحیح مسلم شریف زبانی اپنے کسی استاد کو سنائی مگر کان اس دعویٰ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں کیونکہ وہ کثیر العلم اور مجموعہ فضائل ہونے کے باوجود اٹکل پچو بات کہنے اور لمبے چوڑے دعوے کرنے کا عادی تھا۔ حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ شہر اصفہان میں میری ان سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے ان سے سماع حدیث نہیں کیا کیونکہ مجھے اس کا طرز عمل پسند نہیں آیا وہ ائمہ دین کے بارے میں اکثر نازیبا کلمات استعمال کیا کرتا تھا مجھے ابراہیم سنہوری نے بتایا کہ میں ملک مغرب میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں کے مشائخ نے اس کی تضعیف کی ہے اور اس کو مجروح قرار دیا ہے۔ حافظ ضیاء لکھتے ہیں کہ میں نے اس (ابن دحیہ) سے اکثر ایسی چیزیں دیکھی ہیں جن سے علماء مغرب کی تصدیق ہوتی ہے۔ قاضی ابن واصل کہتے ہیں کہ ابوالخطاب (ابن دحیہ) وسعت علم اور قوت حافظہ کے باوجود نقل عبارت میں قابل اعتماد نہیں تھا۔ اہل علم ان پر مجازفت اور اٹکل پچو بات کہنے کی تہمت لگاتے تھے۔ ملک کامل کو اس کا پتہ چلا تو اس نے اس کو شہاب کی کتاب پر حاشیہ لکھنے کا حکم دیا۔ فرمان شاہی کی تعمیل میں اس نے کتاب مذکور پر حاشیہ لکھ دیا، جس میں اس کی اسانید پر بحث کی اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دیا، کچھ عرصہ بعد ملک کامل نے کہا کہ مجھ سے وہ کتاب مع حاشیہ گم ہوگئی ہے مجھے اس جیسا حاشیہ دوبارہ لکھ کر دو، چنانچہ اس نے دوبارہ حاشیہ لکھ کر پیش کر دیا جس میں پہلے سے متضاد باتیں بیان کیں، بادشاہ نے معلوم کیا کہ اس کے متعلق اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کا جو نظریہ ہے وہ صحیح ہے اس لئے دار الحدیث سے اس کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی امام ابو عمر لغوی کو متعین کر دیا۔

ابن نقطہ کہتے ہیں کہ ابو الخطاب سے میری ملاقات نہیں ہوئی وہ علم و فضل میں مشہور تھے مگر ایسی باتوں کا دعویٰ کرتے تھے جن کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ مجھے ایک قابل اعتماد عالم ابو القاسم بن عبد السلام نے بتایا کہ ایک دفعہ ابن دحیہ میرے مہمان بنے تو کہنے لگے کہ مجھے صحیح مسلم اور جامع ترمذی دونوں یاد ہیں، یہ سن کر میں نے ترمذی کی پانچ اور مسند احمد کی پانچ اور موضوعات میں سے پانچ حدیثیں لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیں تو وہ ان میں سے ایک حدیث بھی معلوم نہ کر سکا۔ قاضی ابن خلکان لکھتے ہیں کہ ابو الخطاب ایک دفعہ اربل آیا تو شاہ اربل کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے کتاب المولد لکھی اس میں بادشاہ کی مدح میں ایک قصیدہ درج کیا جس کا پہلا شعر یوں تھا۔ لولا الوشاۃ وھم اعداء نا وھموا۔ الخ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ پورا قصیدہ دیوانِ اسعد بن مماتی میں موجود مذکور ہے۔

(تذکرہ الحفاظ اردو مترجم ج:۴،ص:۹۶۵،۹۶۶ طبعہ:۱۸)

اور لسان المیزان ج:۴،ص:۲۹۲ میں ہے☐

قال ابو النجار رأیت الناس مجتمعین علی کذبه وضعفه وادعائه سماع مالم یسمعه ولقاء من لم یلقه الخ.

کہ ابن نجار کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کا اس بات پر اجماع واتفاق دیکھا کہ ابن دحیہ جھوٹا اور ضعیف آدمی ہے اور یہ کہ وہ ایسے لوگوں سے سماع کا دعویٰ کرتا ہے جس سے اس نے سنا نہیں اور ایسے لوگوں سے ملاقات کا دعویٰ بھی کرتا ہے جن سے اس نے ملاقات نہیں کی۔

اور لسان المیزان میں یہ بھی ہے کہ حافظ ابو الحسن بن مفضل جو ائمہ دین میں سے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مجلس عام میں سلطان کے پاس بیٹھے تھے وہاں ابن دحیہ بھی موجود تھا۔ سلطان نے مجھ سے ایک حدیث کی سند کے بارے میں پوچھا میں نے اس کو بیان کر دیا بادشاہ نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو کس نے بیان کیا تو مجھے اس کی سند فی الوقت یاد نہ تھی چپ ہو گیا، پھر ہم اٹھ کر چلے گئے تو ابن دحیہ نے مجھے راستہ میں کہا کہ تجھے کیا ڈر تھا کہ جب بادشاہ نے تجھ سے اس حدیث کی سند کا سوال کیا تو اس کے سامنے کوئی بھی سند جو مرضی آتی پڑھ دیتے تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ یہ تو بادشاہ اور بھری مجلس کے سامنے بڑی بات (لاعلمی) محسوس ہوئی ہے، امام ابوالحسن فرماتے ہیں کہ میں نے جانا کہ ابن دحیہ متھاون اور جھوٹ بولنے کا عادی ہے (دوسروں کو بھی جھوٹ بولنے کا شوق دلانے والا ہے)۔

ان حوالہ جات، عبارات، بیانات اور شہادات سے واضح ہے کہ سعیدی صاحب کا علامہ ابن دحیہ جس نے میلاد کے جواز کا اول اول فتویٰ دیتے ہوئے کتاب لکھ کر بادشاہ کے سامنے پیش کی اور ایک ہزار دینار نذرانہ وصول کیا اور درباری ملا بن کر بادشاہ کی فضول خرچیوں کیلئے سند جواز پیش کر دی وہ غضب کا پیٹ پرست خوشامدی، درباری، لالچی، فریبی، کذاب وضاع، خبیث اللسان اور محدثین عظام کا دشمن اور گستاخ تھا۔

تو کیا ان محدثین نے تمہارے علامہ وغیرہ پر کیچڑ اچھال کر اپنا منہ کالا کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔ یا ایک فریبی اور مکار وعیار کی مکاری اور فریب کاری ظاہر کر کے سعیدی صاحب جیسے مداح کے منہ پر تھپڑ رسید کیا ہے۔

نیز مجھے سعیدی صاحب کی زبانی کہنے دیجئے کہ جب ابن دحیہ جھوٹ پر جھوٹ بنا کر مصلی بیچ کر ایک جلیل القدر محدث سے دھوکا کر گیا تھا اور پھر دست بدست اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تھا اور جھوٹی روایات بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا عادی تھا اور دوسرے پاکباز صدق لسان لوگوں کو اپنی طرح کذب بیانی پر ابھارتا تھا تو جو آیت آپ نے پیش کی ہے اس کے مطابق تمہارا علامہ کیسا ہوگا؟ بتایئے شرمایئے نہیں اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خلکان کی ساٹھ سال تک محفل میں شرکت

سعیدی: علامہ ابن خلکان کہتے تھے کہ میں خود متواتر ساٹھ سال اس محفل میں شریک ہو کر برکات حاصل کرتا رہا (الحاوی للفتاوی ص:)(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:٦)۔

محمدی جواب: برکات حقیقی تو ملے ہوں کہ نہ ملے ہوں مگر وہ واقعی اس کوکبری محفل میں ساٹھ سال متواتر شریک ہوتا رہا تو کھانے پینے پہننے اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کر کے شاہی برکات ضرور حاصل کیے ہوں گے جیسا کہ خود علامہ ابن خلکان نے کوکبری بادشاہ کی نوازشات کا تذکرہ کیا ہے۔ آج بھی سعیدی وغیرہ میلادی لوگ بقول سعیدی علامہ ابن خلکان کی طرح محفل میلاد میں شریک ہو کر میلادی برکات از قسم تبرکات، دعوات خورد نوش سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

سلفی غیر مقلد سے اس کے والد کے متعلق سوال

سعیدی لطیفہ: ایک غیر مقلد سلفی وہابی کہنے لگا کہ صحابہ نے میلاد نہیں منایا کیا وہ عاشق رسول نہیں تھے، تابعین نے نہیں منایا چاروں اماموں نے نہیں منایا محدثین نے نہیں منایا...... پھر ہم کیوں منائیں...... اس...... پر ایک غیرت مند مسلمان بول اٹھا اور کہنے لگا او سلفی ملاں۔ پہلے مجھے یہ بتا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے کہنے لگا ثناء اللہ۔ اس نے پوچھا تجھے یہ کس نے بتایا ہے کہنے لگا میری ماں نے اس نے پوچھا تیری ماں مقلدہ ہے یا غیر مقلدہ ہے کہنے لگا غیر مقلدہ۔ اس نے کہا جو ماں باوجود اپنے خاوند کے غیر مقلد رہے اس کی بات کا کیا اعتبار ہے۔ اگر تمہارا باپ ثناء اللہ ہے تو کسی صحابی سے ثابت کرو یا کسی تابعی سے یا چاروں اماموں سے ورنہ جس طرح تم میلاد کو نہیں مانتے اسی طرح میں بھی نہیں جانتا کہ تم ثناء اللہ کے بیٹے ہو، ملاں کے منہ پر بارہ بج گئے (ہم کیوں میلاد مناتے ہیں ص:٦)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میلاد کے بے ثبوت ہونے کا سعیدی اقرار

محمدی: اس لطیفہ کے اندر میلاد کے بے ثبوت ہونے کا سعیدی اقرار: سعیدی میلادی اور اس کے ہم نوا میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز زمانہ نبوی، زمانہ صحابہ کرام، زمانہ تابعین اور زمانہ ائمہ اربعہ میں گردانتے ہیں جیسا کہ سعیدی صاحب نے اپنی اس کتاب میں تسلیم کیا ہے۔ اور سلفی محمدی کی ولادت کی تاریخ تو سلفی نے زمانہ نبوی، زمانہ صحابہ کرام، زمانہ تابعین عظام زمانہ ائمہ اربعہ نہیں بتائی بلکہ خود سلفی اور سلفی کی ماں اور اس کا باپ ثناء اللہ تو چودھویں صدی کے ہیں لہٰذا سلفی کے باپ کا پتہ تو سلفی کی ماں ہی نے بتانا ہے جو اس نے بتا دیا۔ البتہ اپنے بیان کردہ لطیفہ میں سعیدی میلادی اور اس کے جاہل معاون نے تسلیم کر لیا اور مان لیا کہ میلاد کا آغاز زمانہ نبوی، زمانہ تابعین، اور زمانہ ائمہ اربعہ میں نہیں ہوا، ورنہ سعیدی میلادی اس غیر مقلد سلفی کے سامنے بے بس نہ ہوتا بلکہ اس غیر مقلد سلفی کے مطالبہ پر کتابوں کے حوالے پیش کر دیتا کہ دیکھو صحابہ نے میلاد منایا، تابعین نے منایا، چاروں ائمہ نے منایا۔ جب وہابی غیر مقلد سلفی کے سوال پر سعیدی میلادی بے بس اور لاجواب ہو گیا اور کسی کتاب کا حوالہ پیش نہ کر سکا تو اپنے جاہل معاون کی طرف نظر اٹھائی اور زبان حال سے اپنے اس معاون کو کہنے لگا کہ میرے تو بارہ بج گئے ہیں کسی طرح مجھے اس گرفت سے چھوڑائیے۔ تو جاہل معاون نے جب سعیدی میلادی کی یہ حالت دیکھی تو اس کی مدد یوں کی کہ سوال گندم جواب باجرا کے حساب سے بے تکی بے وزنی غیر متعلق گفتگو کر کے اپنے سعیدی میلادی ملاں کو اصل مسئلہ سے توجہ ہٹا کر درمیان سے ہٹا دیا۔ مگر اس چالبازی سے دونوں نے تسلیم کر لیا کہ جیسے غیر مقلد سلفی کے باپ کا پتہ کوئی صحابی تابعی امام محدث فقیہ نہیں دے سکتا کیونکہ یہ غیر مقلد سلفی پہلی دوسری تیسری صدی کا نہیں ہے بلکہ چودھویں صدی کا ہے بلکہ اس کے والد کی خبر تو اس کی ماں ہی دے سکتی ہے جو سلفی کی ماں ہونے کے ناطے سلفی کے زمانے کی ہے کہ اس سلفی کا والد ثناء اللہ میرا خاوند ہے۔ اسی طرح سعیدی میلادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے معاون کو چاہئے تھا کہ وہ بھی میلاد کی رپورٹ زمانہ نبوی، زمانہ صحابہ، زمانہ تابعین، اور زمانہ ائمہ اربعہ کے افراد سے پیش کرتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فلاں صحابی، فلاں تابعی، فلاں امام نے میلاد منایا۔ مگر تم نے دیکھ لیا کہ وہ میلاد کی ایسی رپورٹ نہیں پیش کر سکا گویا مان لیا کہ میلادیوں کے پاس میلاد منانے کا ثبوت نہ نبی سے ہے نہ صحابی سے نہ کسی تابعی سے نہ کسی امام سے۔

امام ابوحنیفہ اور آپ کے والدین غیر مقلد تھے

تنبیہ: امام ابوحنیفہ غیر مقلد تھا اس کا باپ ثابت بھی غیر مقلد تھا، اس کی ماں بھی غیر مقلدہ تھی۔ امام ابوحنیفہ کو کس نے بتایا کہ تیرا باپ ثابت ہے اگر اس کو ماں نے بتایا کہ تیرا باپ ثابت ہے مگر جب وہ ماں غیر مقلدہ ہے تو بقول معاون سعیدی میلادی کے، اس کی غیر مقلدہ ماں کا کیا اعتبار ہے۔ ورنہ ثابت کرو کہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت مقلد تھا اور تھا تو کس کا۔ امام ابوحنیفہ کا باپ مقلد تھا اور مقلد تھا تو کس کا۔ امام ابوحنیفہ کی ماں مقلدہ تھی تو کس کی؟ اور جبکہ امام صاحب کی والدہ امام صاحب کی مقلدہ نہیں تھی کیونکہ امام صاحب کی والدہ نے ایک مسئلہ پیش کیا اور امام صاحب نے جواب دیا مگر آپ کی والدہ نے اس کو قبول نہیں کیا فافتاها ابو حنیفه فلم تقبل (خطیب بغدادی تاریخ ص: ۷۴)۔

نوٹ: آگے ص: سے لے کر ص: تک حوالے نمبر: ۱ سے نمبر: ۱۶ تک جو سعیدی میلادی نے بعنوان علماء دیوبند اور محفل میلاد لکھے ہیں چونکہ اس ساری گفتگو کا تعلق ہمارے ساتھ نہیں ہے سعیدی میلادی جانیں اور دیوبندی جانیں۔

اس کے بعد سعیدی میلادی نے یوں عنوان باندھا ہے: غیر مقلد اور محفل میلاد۔ اس کے تحت سعیدی میلادی بریلوی لکھتا ہے:

سید احمد نے میلاد شریف منایا

سعیدی: سلفی۔ ثنائی۔ غزنوی۔ نذیری۔ روپڑی۔ بدیعی۔ جماعت المسلمین۔ الدعوۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا ارشاد۔ اہلحدیث وہابیوں کے امام سید احمد نے میلاد شریف منایا اس کے اختتام پر حلوہ شریف تقسیم کیا (مخزن احمدی فارسی ص:۸۵) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۱)۔

محمدی: جب ہمیں غیر مقلد کے عنوان سے تعبیر کیا ہے، جب ہم کسی کے مقلد نہیں اور اسی وجہ سے امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد کی تقلید نہیں کرتے تو پھر بارھویں، تیرھویں صدی کے بزرگ کے عمل کا حوالہ دے کر ہم کو الزام کیسے دے سکتے ہو۔ کیونکہ جب مقلدین حنفیہ دیوبندیہ کے نزدیک بھی حجت قول و فعل مشائخ سے نہیں ہوتی بلکہ قول و فعل شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور اقوال مجتہدین رحمہم اللہ سے ہوتی ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص:۲۳۱) تو پھر غیر مقلد کیلئے تو بات واضح ہوگئی کہ ان کے نزدیک قول و فعل مشائخ بالاولیٰ حجت نہیں ہوتے۔

غیر مقلدوں کے امام اسماعیل دہلوی اور محفل میلاد

سعیدی: (دلیل نمبر ۲) غیر مقلدوں کے امام اسماعیل دہلوی...... محفل میلاد پاک کو مستحب و مستحسن و جائز تسلیم کرتے ہیں (انوار ساطعہ ص: ۱۴۳، مطبوعہ مراد آباد) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۱)۔

محمدی: جب ہم کو غیر مقلد سمجھتے ہو تو ہم پر ایسا الزام کس لئے ہے؟ جب مقلدین کے نزدیک بھی فعل مشائخ حجت نباشد (فتاویٰ رشیدیہ ص: ۲۳۲) تو ہمارے غیر مقلدین کیلئے تو بطریق اولیٰ فعل مشائخ حجت نہ ہوگا۔

نواب صدیق خان کے حوالہ کی حقیقت

سعیدی: (دلیل نمبر ۳) نواب صدیق حسن غیر مقلد (اہلحدیث) لکھتے ہیں: اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع ہفتے یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کریں پھر ایام ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شمامہ عنبریہ ص:۵) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۱)

محمدی: سعیدی صاحب نے نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ مکمل عبارت یہ ہے ''اس محبت کا نشان اتباع سنت وقرآن ہے پس بس۔ سو اگر یہ ہے تو سلمان محب رحمان ہے ورنہ متبع خطوات شیطان۔ مجھے سخت قلق ہے اس بات کا کہ جو لوگ میلاد بادعاء محبت خیر، مولود پڑھتے ہیں وہ اس عمل کو کس لئے صورت جائز شرعی کے مطابق کر کے بجا نہیں لاتے اور خواہی نہ خواہی اختلاف فقہاء میں پڑ کر معرض حساب وعتاب میں آتے ہیں اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت...... وہدی وولادت وفات کریں پھر ایام ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات واخبار وآثار کو پڑھیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ رطب ویابس سے اپنا دل خوش کریں۔ احادیث صحیحہ وآیات واضحہ فضائل سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کیا کم ہیں کہ ہم مبالغات شعریہ زید وعمرو کو داخل ذکر نبوی کرکے اور مضامین ماثورہ سے غیر ماثورہ خلط دیگر محل اعتراض وانکار بنیں'' الخ (شمامہ عنبریہ ص:۶)

نواب صاحب گویا بریلویوں میلادیوں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ محبت نبوی کا نشان فقط اتباع سنت وقرآن ہے تو جو ایسا ہے وہ مسلمان بھی ہے اور محب رحمان بھی ہے، اگر تم نے اتباع قرآن وسنت چھوڑ دی اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو یہ اتباع کتاب و سنت نہیں ہوگی اور نہ محبت رسول بلکہ یہ سراسر شیطان کے قدموں کی اتباع اور پیروی ہوگی لہٰذا اتباع کتاب وسنت اور محبت رسول کا تقاضا ہے کہ تم لوگ بدعات کے پیچھے نہ پڑو۔ اگر بالفرض تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم میلادی لوگ میلاد کو اس دعویٰ کی بنا پر مناتے ہیں کہ یہ خیر ہے اور نیکی کے ساتھ محبت ہے تو پھر مجھے تم پر افسوس ہے کہ جائز حساب سے آپ کی پیدائش کے واقعات کو کیوں نہیں بیان کرتے اور خواہ مخواہ اختلاف میں پڑ کر عتاب میں آتے ہو۔ تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک خاص ماہ اور پھر اس کا ہفتہ مقرر کر کے ذکر ولادت کو پیش کرنا شروع کر دیا ہے، روزانہ کیوں نہیں کرتے، روزانہ اگر نہیں کر سکتے تو ہفتہ، ہر ماہ التزام کر لیں وہ اس طور پر کہ کسی دن بیٹھ کر ذکر۔ وعظ سیرت وسمت نبوی، ہدی نبوی، ولادت نبوی وفات نبوی سے سارے مضامین بیان کیا کریں۔ ربیع الاول کے مہینہ میں بھی ذکر و وعظ کر لیا کریں کسی ماہ کی خصوصیت اور ممانعت نہیں، اس میں کیا خرابی ہے کہ وہ روایات اخبار، آثار پڑھیں پڑھائیں سنیں سنائیں جو صحیح ثابت ہیں اور اس کی کیا ضرورت ہے کہ رطب و یابس (صحیح و ضعیف) روایات سے اپنا دل بہلائیں اور خدا اور رسول کو ناراض کریں، کیا احادیث صحیحہ اور آیات واضحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کچھ کم ہے کہ لوگوں کے مبالغانہ بیانات واشعار کو اس بیان میں شامل کریں اور مضامین ماثورہ منقولہ میں مضامین غیر ماثورہ خلط ملط کر کے اعتراض کا موقعہ دیں الخ۔

گویا نواب صاحب تذکرہ ولادت نبوی، تذکرہ، وفات نبوی، تذکرہ سیرت نبوی، تذکرہ صورت نبوی تذکرہ عادات محمدی کو بیان کرنے کا فرما رہے ہیں نہ کہ فقط میلاد منانے کا، کیونکہ نواب صاحب رسمی میلاد منانے کو غلط بے ثبوت مانتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

”تا ایں دم دلیل بر ثبوت ایں عمل کہ مولدش خوانند از کتاب وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم واجماع وقیاس واستدلال نیافتہ ایم بلکہ ہمگی مسلمین مجمع اند بر آنکہ ایں عمل از عصور خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یافتہ نشدہ واجماع کردہ اند بر آنکہ مخترع او سلطان مظفر ابوسعید کوکبری...... است کہ در ماۃ رسابقہ بود واحدی از مسلمین منکر نہ شد کہ ایں بدعت نیست (دلیل الطالب علی ارجح المطالب ص:۴۰۶) ترجمہ اب تک محفل میلاد کا ثبوت کتاب وسنت اجماع، قیاس اور استدلال سے ہمیں نہیں ملا بلکہ مسلمانوں کا اتفاق واجماع ہے اس بات پر کہ یہ عمل خیر القرون کے تینوں زمانوں میں نہیں پایا گیا اور اس بات پر بھی اتفاق واجماع ہے کہ اس عمل میلاد کو سب سے پہلے شروع کرنے

www.KitaboSunnat.com

والا سلطان مظفر کو کبریٰ ہے جو ۶۰۰ کا ہے اور کوئی مسلمان بھی اس کے بدعت ہونے کا منکر نہیں ہے۔

آگے مزید لکھتے ہیں۔ ''وچوں متبین شد کہ احدی از اہل بیت واتباع عترت قائل بجواز ایں مولد نیست...... بہر بدعت بودن ایں مولد اجماع جمیع مسلمین است لکن ملوک را تاثیری باشد در تقویم بدع وہدم آں ومبتدع ایں بدعت ملک مظفر بود ابن دحیہ مساعدت او کرد۔ ودریں باب مجلدی مسمی بتنویر فی مولد البشیر والنذیر تالیف ساخت وھو مع توسعہ فی علم الروایۃ لم یات فی ذلک الکتاب بحجۃ نیرۃ لا جرم ملک او برایں تالیف ھزار دینار جائزہ داد کما ذکرہ ابن خلکان ومحبت الدنیا تفعل اکثر من ھذا'' (دلیل الطالب ص:۴۰۸، ۴۰۹) کہ جب واضح ہو گیا کہ اہل بیت اور اتباع اہل بیت وعترت میں سے کوئی ایک بھی اس مولد کے جواز کا قائل نہیں...... اور اس کے بدعت ہونے پر سبھی مسلمانوں کا اجماع ہے، لیکن بادشاہوں میں بدعت کو قائم رکھنے اور اس کے ختم کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ میلادی بدعت کا بانی مبانی ملک مظفر ہے اور اس کو سند جواز دینے والا ابن دحیہ ہے اس نے اس باب میں ایک کتاب لکھ ماری جس کا نام تنویر فی مولد البشیر والنذیر ہے۔ علم روایت میں وسعت رکھنے کے باوجود اس کتاب میں ابن دحیہ کوئی واضح دلیل پیش نہیں کر سکا۔ بادشاہ نے اس کو اس تالیف پر بطور انعام ایک ہزار دینار عطا کیا جیسا کہ ابن خلکان نے ذکر کیا ہے اور دنیا کی محبت اس سے بھی زیادہ کام کرا لیتی ہے۔

آخر میں لکھتے ہیں:

والحاصل ان المجوزین وھم شذوذٌ بالنسبۃ الی المانعین وقد اتفقوا علی انہ لا یجوز الا بشرط ان یکون لمجرد الطعام والذکر وقد عرفناك انہ قد صار من ذرائع المنکرات ولا یخالف احدٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھذا الاعتبار واما المولد الذی یقع الآن من ھذا الجنس فھو ممنوعٌ منہ بالاتفاق (دلیل الطالب ص:۴۰۹)

حاصل وخلاصہ یہ ہے کہ میلاد کو جائز کہنے والے بنسبت ناجائز کہنے والوں کے بہت قلیل (تھوڑے) ہیں وہ بھی اس شرط پر جائز کہتے ہیں کہ فقط کھانا پلانا اور ذکر ولادت ہو اور ہم نے (نواب صاحب) تمہیں بتادیا ہے کہ اب یہ میلاد منکرات کا ذریعہ بن چکا ہے، اس اعتبار سے اس کے عدم جواز پر کوئی مخالف نہیں ہے اور جو میلاد کا طریقہ اب رائج ہو گیا ہے وہ اسی جنس سے ہے اور بالاتفاق ممنوع ہے۔

جس کو میلاد کا حال سن کر فرحت نہ ہو۔ اس بارے میں نواب صدیق حسن کا فتوی

سعیدی: نواب صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں جس کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور اس نعمت کے حصول پر وہ خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں (شمامہ عنبریہ ص:۱۲) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۲)۔

محمدی: آمنا وصدقنا۔ ہم آپ کی ولادت بیان کرتے ہیں اور سن سنا کر خوش ہوتے ہیں مگر صحیح احادیث سے، ایسی روایات جو گھڑی گئی ہوں جس کو سرائیکی میں ''تلی واٹویں'' کہتے ہیں ایسی روایات بیان کرنے کو ہم گناہ سمجھتے ہیں اور ماثورہ روایات میں غیر ماثورہ کو گڈمڈ نہیں کرتے۔ خالص صحیح بات پیش کرتے ہیں جیسا کہ نواب صدیق خاں نے بیان کیا ہے بلکہ ہم برملا کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی کیلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور آپ کو ہمارے لئے اسوہ حسنہ مقرر فرمایا ہے اور ہم اطاعت رسول کو اپنے لئے لازم سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان، عمل، سنت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کی بات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرنے اور عمل کرنے کو گستاخانہ چال سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم دین میں بدعت کو گمراہی کا کام سمجھتے ہیں اور زیر بحث مسئلہ میلاد منانے کو ہم بدعت اور گمراہی کا کام سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمیں دین کے طریقے دے گئے ہیں ان میں سعیدی پارٹی کے ہاں مروج میلاد سننے سنانے اور منانے کا طریقہ شامل نہیں ہے۔ لیکن سعیدی پارٹی کی حالت یہ ہے کہ جب بھی سنت نبوی کی بات ہوتی ہے، طریقہ نبوی کا تذکرہ ہوتا ہے اور بدعت سے بیزاری کی گفتگو ہوتی ہے تو ان کے چہرے پر دن کے بارہ بج جاتے ہیں، ان میں اور ہم میں یہی فرق ہے، ہم ہر کام میں سنت نبوی، طریقہ نبوی، عمل نبوی، حکم نبوی کی بات کرتے ہیں مگر یہ لوگوں کے رسم ورواج کی طرف بلاتے ہیں اور لوگوں کے عملوں پر چل کر خوش ہوتے ہیں۔

غیر مقلدوں کے امام مولوی وحید الزمان لکھتے ہیں

سعیدی: (دلیل نمبر ۲) غیر مقلدوں کے امام مولوی وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں: مجلس میلاد منعقد کرنا جائز ہے اور ابوشامہ، امام ابن جوزی، امام نووی، امام ابن حجر، امام سخاوی، امام سیوطی اور امام قسطلانی رحمہم اللہ نے میلاد منانے کی اصل کو پیر کے دن روزہ رکھنے والی حدیث اور ۱۰ محرم کے دن روزہ رکھنے والی حدیث سے ثابت کیا ہے (ہدیۃ المھدی ج:۱، ص:۴۶) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں)۔

محمدی جواب اول: اگر روزہ رکھنے کو میلاد منانا کہتے ہیں تو تم نے آج تک ان بزرگان کی تلاش شدہ اصل دلیل پر عمل کیوں نہیں کیا، اور نہ تم ایسا "میلاد" کبھی منا سکتے ہو، ایسا میلاد (روزہ والا) تمہارے لئے تو مصیبت سے کم نہیں کیونکہ اس صورت میلاد میں تمہارا پیٹ تو بھرے گا نہیں بلکہ الٹا سارا دن بھوکا پیاسا رہنا پڑے گا ایسے میلاد منانے پر سعیدیوں میلادیوں کے منہ پر بارہ بج جائیں گے جبکہ مروجہ میلاد کی اصل غرض وغایت تو کھانا پینا پیٹ بھرنا مزے اڑانا ہے جیسا کہ میلاد کے موجد اعلیٰ اور تمہارے مقتدا مظفر شاہ کوکبری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے میلاد منانے والوں کے پیٹ بھرنے کیلیے دعوتوں رنگ برنگے کھانوں کا انتظام کیا تھا اور آج تک تم تبرکات کا نام دے کر کھانے پلانے کا انتظام کرتے ہو۔

جواب دوم: نواب صاحب کی یہ کتاب ہماری کتاب نہیں ہے کیونکہ جب اس نے یہ کتاب لکھی تو اس وقت کے علماء اہلحدیث اس کتاب کے لکھنے کی وجہ سے نواب صاحب کے خلاف ہو گئے تھے تفصیل دیکھنے کیلیے دیکھئے میری کتاب ''حنفیوں کے ۳۵۰ سوالات کے مدلل جوابات ص:۴۰۷)

جواب سوم: نوابی کتاب کے جلد اول ص:۴۶ میں کسی جگہ بھی نواب وحید الزمان کی یہ محولہ عبارت موجود نہیں ہے لہذا یہ سعیدی دلیل غلط ہے۔

جشن میلاد شریف کا فائدہ

سعیدی: (دلیل: ۷) امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ جشن میلاد شریف کا فائدہ یہ ہے کہ سارا سال امن امان میں گزرتا ہے (ہدیۃ المھدی ص:۴۶ حاشیہ وحید الزمان) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۱)

محمدی جواب: کہ میلاد کے خواص میں جو یہ فائدہ بتایا گیا ہے کہ سارا سال امن امان سے گزر جاتا ہے کم از کم ہمارے دور میں تو اس کی تائید نہیں ہوتی، پاکستان کے حکمرانوں نے جب سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی سرپرستی کی ہے اور سرکاری طور پر اس کو منانے لگے ہیں اس وقت سے پاکستان میں امن وامان کا مسئلہ بگڑ گیا ہے اور مزید بگڑتا جا رہا ہے اور حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے ہیں اور دہشت گردی خون ریزی عصمت دری ڈاکہ زنی عام معمول بن گیا ہے۔ خصوصاً رات ہوتے ہی آدمی گھر سے باہر جانے کو مصیبت کے منہ میں خود کو ڈالنا سمجھتا ہے۔ رات ہوتے ہی ہر سڑک اور ہر موڑ پر ڈاکوؤں کا راج دکھائی دیتا ہے آدمی گیا نہیں اور پھنسا نہیں نیز نواب صاحب کی یہ محولہ عبارت اس کتاب کے جلد اول کے کسی صفحہ پر موجود نہیں ہے لہذا یہ دلیل بھی غلط ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر مکی اور حافظ سیوطی نے فرمایا

سعیدی: غیر مقلدوں کے امام لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر مکی اور حافظ سیوطی نے فرمایا: میلاد شریف منانا اصل سنت سے ثابت ہے اور ان دونوں بزرگوں نے منکرین میلاد خصوصاً فاکھانی مالکی کا خوب رد کیا ہے (حاشیہ ھدیۃ المھدی ج:۱، ص:۴۶) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۱، ۱۲)۔

محمدی اول: یہ کتاب ہماری نہیں ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا کیونکہ اس کتاب کو لکھتے وقت ان پر شیعیت کا اثر آ گیا تھا جس کی وجہ سے علماء اہلحدیث ان کے مخالف ہو گئے تھے۔

دوم: نواب صاحب کی اس کتاب کے ص:۴۶ ج:اول میں یہ عبارت بھی موجود نہیں ہے۔

سوم: حافظ سیوطی وغیرہ نے میلاد شریف منانے پر کوئی خاص نص اور اصل سنت سے پیش نہیں کی اور امام فاکھانی نے جو کچھ میلاد کی تردید میں لکھا ہے سیوطی اس کی تردید کسی واضح دلیل سے نہیں کر سکا۔

میلاد کے متعلق امام فاکھانی کے فتوی کی عبارت

امام فاکھانی مالکی لکھتے ہیں: امابعد! دین حق پر عمل کرنے والوں کی ایک جماعت نے کئی بار اس اجتماع کے بارے میں **سوال** کیا جو بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں میلاد کے نام سے کرتے ہیں کہ کیا شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے یا یہ بدعت اور دین میں نئی ایجاد ہے؟ اوران لوگوں نے اس کا واضح اور متعین جواب طلب کیا ہے۔

جواب: میں عرض کرتا ہوں اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے کہ مجھے اس میلاد کی کوئی اصل کتاب وسنت سے نہیں ملی اور علماء امت میں سے کسی کا اس پر عمل بھی منقول نہیں ہے جو دین کے راہنما اور سلف متقدمین کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں بلکہ یہ بدعت ہے جس کو اہل باطل نے نکالا ہے اور نفس کی شہوت ہے جس کی طرف پیٹ کے پجاریوں نے توجہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ہم اس (میلاد) کے اوپر اسلام کے پانچوں احکام کو منطبق کریں گے تو کہیں گے کہ یا تو یہ واجب ہے یا مندوب ہے یا مباح ہے یا مکروہ ہے یا حرام ہے۔ واجب تو بالا جماع نہیں ہے اور نہ مندوب ہے اس لئے کہ مندوب کی حقیقت یہ ہے کہ شریعت اس کو طلب کرے اور اس کے ترک پر مذمت نہ ہو اور اس کی نہ شارع صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو کیا اور نہ تابعین رحمہم اللہ نے اور نہ علماء متقدمین نے جیسا کہ تجھے معلوم ہے اگر مجھ سے سوال کیا جائے تو یہی جواب ہے کیونکہ دین میں نئی بات پیدا کرنا با جماع مباح نہیں ہے تو اب مکروہ یا حرام ہونے کے علاوہ کوئی اور صورت باقی نہ رہی اور اب کلام دو ہی حالتوں میں ہوگا اور دونوں حالتوں میں فرق واضح ہو جائے گا۔ **اول** یہ کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال اور دوستوں کیلئے یہ کرے اور اس اجتماع میں وہ لوگ کھانا کھانے سے زیادہ اور کچھ نہ کریں اور کسی گناہ کے مرتکب بھی نہ ہوں، یہ وہ صورت ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ یہ بدعت مکروہ وشنیعہ ہے اس لئے کہ متقدمین اہل اطاعت میں سے کسی نے یہ فعل نہیں کیا۔

دوم یہ کہ اس میں جرم وظلم شامل ہو جائے، ایک آدمی کوئی چیز دیتا ہے اور اس کا نفس اس چیز کے پیچھے لگا رہتا ہے اور اس کا دل اس کو رنج وتکلیف پہنچاتا رہتا ہے کیونکہ وہ ظلم کا درد محسوس کرتا رہتا ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آج کل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر میلاد کے نام پر لوگوں سے چندہ میلاد وصول کرتے وقت زبردستی خود بخود چندہ لکھ دیتے ہیں مثلاً ۱۰۰۔ ۵۰۰۔ ۱۰۰۰ اور پھر زبردستی اس کی وصولی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اگر وہ نہ دے تو بھری مجلس بھری بازار میں اس کو گندا اور بدنام کرتے ہیں، آخر وہ شرمندگی سے ڈرتے ہوئے لوگوں کے طعنوں سے بچتے ہوئے زبردستی کا لکھا لکھایا چندہ دے تو دیتا ہے مگر دل اس کا نہیں چاہ رہا ہوتا۔ یہ ظلم ہے تکلیف ہے گویا علامہ فاکھانی کے زمانہ میں میلادی لوگ بھی ایسے ہی طریق پر چندے وصول کیا کرتے تھے، اس حقیقت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے رکھ کر علامہ فاکھانی نے مسئلہ واضح کیا۔محمدی)۔علماء فرماتے ہیں کہ اخذ المال بالحیا کاخذہ بالسیف (کہ شرم دلا کر مال لینا ایسا ہی ظلم ہے جیسے تلوار دکھا کر لینا) اور بالخصوص اس وقت جبکہ اس میں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ نغمے اور طرب و مستی کے آلات اور بے ریش نوجوان لڑکوں اور فتنہ سامان عورتوں کے ساتھ مردوں کے اجتماع اور اختلاط میں بھی اضافہ ہو جائے اور جھک جھک کر اور مڑ مڑ کر رقص بھی ہوتا ہو اور لہو ولعب میں بالکل استغراق ہو اور حساب و کتاب کے دن کو بالکل بھلا دیا گیا ہو اور اسی طرح عورتیں جب تنہا جمع ہوں اور خوب بلند آواز سے عالم طرب میں گا رہی ہوں اور غیر مشروع طریقہ سے ذکر و تلاوت کر رہی ہوں اور ارشادِ ربانی (اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴿١٤﴾ (الفجر) بیشک تیرا رب گھات میں ہے) سے غافل ہوں۔

تو یہ ایسی صورت ہے کہ جس کی حرمت میں کسی دو انسانوں کا بھی اختلاف نہیں اور جسے مہذب لوگ بھی اچھا نہیں سمجھتے بلکہ یہ انہی لوگوں کو لذیذ معلوم ہوتا ہے جن کے دل مردہ ہو چکے ہوں اور جو لوگ گناہوں سے نفرت نہیں رکھتے۔

مزید یہ بھی بتا دوں کہ یہ لوگ ان سب خرافات کو عبادت سمجھتے ہیں منکر اور حرام نہیں سمجھتے۔ انا لله وانا الیه راجعون. بدا الاسلام غریباً وسیعود کما بدا۔ (اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور بعد میں پھر ابتدا کی طرح اجنبی ہو جائے گا)۔امام ابوعمر بن العلاء کیا خوب فرماتے ہیں کہ جب تک لوگ تعجب خیز بات پر تعجب کرتے رہیں گے تو خیر پر رہیں گے۔

نیز یہ بھی ہے کہ جس ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی ٹھیک اسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی ہوئی، اس لئے اس میں خوشی منانا غم منانے سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ وھذا ما علینا ان نقول ومن الله نرجو حسن القبول. انتھت رسالة تاج الدین الفاکھانی المسمی۔ المورد فی الکلام علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المولد۔ (الحاوی للسیوطی بحوالہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی نظر میں ص:۵۹ تالیف شیخ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ)۔

میں عبد الغفار محمدی کہتا ہوں کہ علامہ سیوطی نے علامہ فاکھانی کے ان حقائق کے جوابات دینے کی کوشش کی ہے مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور جو دلائل علامہ سیوطی نے اثبات میلاد میں پیش کئے ہیں اور جو شبہات فاکھانی کے دلائل پر وارد کئے ہیں ان کی حقیقت علامہ جزائری نے اپنے اس رسالہ میں مفصل انداز میں بیان کر دی ہے، میں مختصر انداز میں ان کو بیان کر دیتا ہوں۔ علامہ جزائری لکھتے ہیں: محفل میلاد کو جائز کہنے والوں کے چند کمزور شبہات۔

برادران اسلام آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب ساتویں صدی کے آغاز میں میلاد کی بدعت ایجاد ہوئی اور لوگوں کے درمیان پھیل گئی کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے اندر روحانی اور جسمانی خلا پیدا ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے جہاد کو ترک کر دیا تھا اور فتنوں کی اس آگ بجھانے میں مشغول ہو گئے تھے جو اسلام کے دشمن یہودیوں عیسائیوں اور مجوسیوں نے بھڑکا رکھی تھی اور یہ بدعت میلاد نفوس میں جڑ پکڑ گئی اور بہت سے جاہلوں کے عقیدے کا جز بن گئی، جس کی وجہ سے بعض اہل علم مثل علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ دیکھا کہ ایسے شبہات تلاش کر کے اس کیلئے جواز نکالا جائے جن سے اس بدعت میلاد کے جواز پر استدلال کیا جا سکے، اور یہ اس لئے تا کہ عوام الناس اور بلکہ خواص بھی راضی ہو جائیں اور دوسری طرف علماء کا اس سے رضامند ہونے اور اس پر حکام اور عوام کے ڈر سے خاموش رہنے کا جواز نکل آئے۔

اب ہم یہاں ان شبہات کو بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان کا ضعف و بطلان بھی تا کہ اس مسئلہ میں مزید بصیرت حاصل ہو...... ان شبہات کا مدار ایک تاریخی نقل اور تین احادیث نبویہ پر ہے ان شبہات کے ابھارنے والے اور اجاگر کرنے والے علامہ سیوطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غفر اللہ لہ ہیں حالانکہ وہ اس طرح کی چیزوں سے مستغنی ہو سکتے تھے وہ دسویں صدی کے علماء میں سے ہیں جو فتنوں اور آزمائشوں کا زمانہ تھا، تعجب یہ ہے کہ ان شبہات پر وہ مسرور ہیں اور ان پر وہ فخر کررہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مجھے شریعت میں میلاد کی اصل مل گئی ہے اور میں نے اس کی تخریج کر لی ہے (الحاوی فی الفتاوی للسیوطی)۔

لیکن سیوطی سے اس طرح کی باتوں کا کچھ تعجب نہیں کہ اس کے متعلق جب کہا جاتا ہے کہ وہ حاطب لیل (رات کے اندھیروں میں لکڑی جمع کرنے والے) کی طرح ہیں (ایسے آدمی کے ہاتھ میں لکڑی بھی آسکتی ہے اور سانپ بھی۔ محمدی) شیئ اور ضد شیئ دونوں ہی جمع کردیتے ہیں۔

ابولہب کا خواب والا واقعہ

پہلا شبہ: ابولہب کا خواب والا واقعہ نقل کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے تو کہا کہ حال برا ہے مگر ہر سوموار کے دن عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے کہ دو انگلیوں سے پانی چوس لیتا ہوں کہ ثویبہ لونڈی نے جب مجھے میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ کی پیدائش کی اطلاع دی تو میں نے اس کو آزاد کردیا تھا۔ لیکن یہ شبہ باطل ہے۔

اول: شریعت سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور کسی کے خواب سے ثابت نہیں ہوتی۔

دوم: یہ روایت مرسل ہے اور مرسل روایت ناقابل استدلال ہوتی ہے (جیسا کہ اس کتاب کے آخر میں اس پر مکمل تحقیق لکھی ہے۔ محمدی) یہ بھی احتمال ہے کہ یہ خواب حضرت عباس کا اس وقت کا ہو جب خود حضرت عباس ابھی مسلمان بھی نہ ہوئے ہوں اور کافر کا خواب بحالت کفر قابل استدلال نہیں ہے۔

سوم: کافر اگر کفر کی حالت میں مرجائے تو اس کے نیک اعمال ضائع ہوتے ہیں اس کے نیک عملوں کا اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ (الفرقان:□) اور اسی طرح سورت کہف میں بھی کافروں کے اعمال کیلئے فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا (کہف:۱۰۵) موجود ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن جدعان کے بارے میں پوچھا جو ہر سال حج کے موسم میں ایک ہزار اونٹ ذبح کیا کرتا تھا اور ایک ہزار جوڑے پہناتا تھا اور جس نے حلف الفضول کیلئے اپنے گھر دعوت دی تھی کہ کیا اس کو ان اعمال کا فائدہ ہوگا تو رسول اللہ نے فرمایا نہیں الخ۔ اس جواب نبوی سے، خواب ابولہبی کی عدم صحت یقینی ہوگئی۔

چہارم: یہ گارنٹی صرف نبوت کیلئے ہے کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت میں شیطان نہیں آ سکتا، دوسرے آدمی کی شکل وصورت میں شیطان آ سکتا ہے کیونکہ حدیث بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی (مشکوۃ ص:۳۹۴) کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے سچ مچ حقیقت میں مجھے دیکھا ہے کیونکہ شیطان خواب میں میری شکل وصورت میں نہیں آ سکتا انتہی (نبوت کے علاوہ خواب میں شیطان ہر کسی کی شکل وصورت میں آ سکتا ہے بلکہ شیطان جاگتے میں بھی کسی دوسرے انسان کی شکل میں آ سکتا ہے جیسا کہ جنگ بدر میں سراقہ کی شکل میں آیا تھا۔ چنانچہ نعیم الدین بریلوی مرادآبادی لکھتا ہے جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آ ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب نہیں آئے گا الخ (تفسیر خزائن العرفان سورۃ...... ص:۲۶۳ تختی خورد) (محمدی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہو سکتا ہے کہ جس کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بشکل ابولہب دیکھا ہو وہ حقیقت میں ابولہب نہ ہو، شیطان ابولہب کی شکل میں آ گیا ہو اور شیطان ہی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کہا ہو چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں:

قال بعضهم خص الله سبحانه النبی صلی الله علیه وسلم بان رویة الناس اياه صحيحة وكلها صدق ومنع الشيطان ان يتصور فی خلقته لئلا يكذبه علی لسانه فی النوم كما استحال ان يتصور الشيطان فی صورته فی اليقظة الخ.

(حاشیہ مشکوۃ ص: ۳۹۴) کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات میں خاص فرمالیا ہے کہ جو کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتے ہیں وہ صحیح ہے اور سب سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو روک رکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت میں انسانوں کے سامنے نیند اور خواب میں آئے......پس جیسے یہ محال ہے کہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت میں جیتے جاگتے آئے اور اگر یہ ہوتا تو حق وباطل سے مشابہ ہو جاتا اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے وہ پکی بات نہ ہوتی تو جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان اور اس کے نزغہ اور اس کے وسوسہ اور اس کے اغوا اور اس کے مکروفریب سے محفوظ رکھا اسی طرح آپ کو لوگوں کی نیند کے وقت دیکھنے کے شیطانی مکر سے محفوظ رکھا الخ۔ محمدی۔

آپ کے دادا عبدالمطلب نے ولادت پر دعوت کھلائی

دوسرا شبہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے آپ کی ولادت پر دعوت کھلائی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر عمل کیا (اس کے متعلق ہم نے مکمل تحقیق پہلے لکھ دی ہے ملاحظہ فرمالیں۔ محمدی)۔

تیسرا شبہ: کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا......اور فرمایا کہ یہ اچھا دن ہے اللہ تعالیٰ اس دن موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو نجات دی۔

جواب گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرعون کے ظلم سے ان کو نجات کے شکریہ میں روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو روزے کا دن بنا کر سنت نبوی پر عمل کریں نہ کہ کھانے پینے کا دن کس قدر عجیب ہے یہ الٹی کھوپڑی کہ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم روزہ رکھتے جس طرح آپ نے روزہ رکھا نہ کہ دستر خواں لگائیں۔دلیل کے مطابق تمہارا عمل نہیں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے

چوتھا شبہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور خمیس کو روزہ رکھا کرتے تھے،علت یہ بیان فرمائی کہ سوموار کا دن تو وہ ہے جس دن میں پیدا ہوا اور خمیس کا دن وہ ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے رب کے سامنے میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ سے ہوؤں (ابن ماجہ)۔

جواب اول: جب محفل میلاد کے منعقد کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت ولادت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا ہے تو اس صورت میں عقل ونقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ شکریہ اسی نوع وصورت کا ہو جس نوع وصورت کا شکریہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یعنی روزہ رکھا تو ہمیں بھی اس دن آپ کی طرح روزہ رکھنا چاہئے نہ کہ روزہ خور۔

ہاں یہ اور بات ہے کہ یہ میلادی لوگ جو صرف چوری کے مجنوں ہیں اس دن کے روزے رکھنے کو میلاد کے ثبوت کیلئے بطور دلیل پیش تو کرتے ہیں مگر روزہ اس دن ہرگز نہیں رکھیں گے کیونکہ روزے میں نفس کو بھوکا رکھ کر نفس کی اصلاح کی جاتی ہے اور ان میلادیوں کا مقصد تو کھانا پینا ہے اس لئے غرض متعارض ہوگئی چنانچہ میلادیوں نے اپنی پسند کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند پر ترجیح دی ہے جو ایک بڑی بات ہے گویا ان لوگوں پر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت یہ کہاوت صادق آ رہی ہوتی ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

دوم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کی تاریخ کے دن روزہ نہیں رکھا جو کہ بارھویں ربیع الاول ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوموار کا روزہ رکھا ہے جو ہر ماہ میں پانچ چار بار آتا ہے اس بنا پر بارھویں ربیع الاول کو کسی عمل کیلئے مخصوص کرنا اور ہر ہفتہ میں آنے والے سوموار کو چھوڑ دینا شارع علیہ السلام کے عمل کے خلاف اور زیادتی سمجھا جائے گا جو غلط ہے۔

سوم: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت باسعادت اور اپنے بشیر ونذیر ہو کر مبعوث ہونے کے شکریہ میں سوموار کا روزہ رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے ساتھ کوئی محفل اور تقریب بھی سجائی تھی جیسا کہ میلادی لوگ کیا کرتے ہیں اور کھانا پینا ہوتا ہے اور جلسے جلوس ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جب جواب یہ ہے کہ نہیں بلکہ صرف روزہ رکھا۔ تو کیا امت کیلئے یہ کافی نہیں ہے جو امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کافی ہے حالانکہ قرآنِ مجید میں تو ہے: وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر) (کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے رسول تم کو روک دے اس سے رک جاؤ) اور قرآنِ مجید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کیلئے اسوہ حسنہ (نمونہ) کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور علماء امت نے میلاد منانے کو بدعت قرار دیا ہے اور سلف صالحین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے جیسا کہ فتاوی رشیدیہ وغیرہ سے پہلے اقوال نقل کر آیا ہوں۔ (محمدی)۔

کیا امام ابن تیمیہ کے نزدیک میلاد منانے پر ثواب ملتا ہے

سعیدی: (دلیل نمبر ۹) مسجد حرام کے مدرس الشیخ محمد بن علوی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ کا قول ہے کہ لوگوں کو میلاد شریف منانے کا ثواب ملتا ہے جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہو کر آپ کی تعظیم کیلئے میلاد مناتے ہیں یقیناً اس محبت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش جمیل کا ثواب پائیں گے۔ ہر سال میلاد شریف منانا مسلمانوں کی نیک نیتی و تعظیم رسول کی وجہ سے بہت بڑے اجر وثواب کا باعث ہے (حول الاحتفال ص:۱۹) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۲)

محمدی: نواب صدیق حسن خاں نے بحوالہ اقتضاء الصراط المستقیم۔ امام صاحب کی عبارت یوں لکھی ہے:

قال شيخ الاسلام فى اقتضاء الصراط المستقيم وكذلك ما يحدثه بعض الناس اما مضاهاة بالنصارى فى ميلاد عيسى عليه السلام واما محبة للنبى صلى الله عليه وسلم وتعظيما له والله يثيبهم على هذه المحبة والاجتهاد لا على البدع من اتخاذ مولد النبى صلى الله عليه وسلم عيدا امع اختلاف الناس فى مولده فان هذا لم يفعله السلف مع قيام المقتضى له وعدم المانع منه ولو كان هذا خيرا اوراجحاً لكان السلف احق به منا فانهم كانوا اشد محبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم و تعظيماً له منا وهم على الخير احرص و انما كمال محبته وتعظيمه فى متابعته واتباع امره واحياء سنته ظاهرًا وباطنًا ونشر ما بعث به والجهاد على ذلك بالقلب واليد واللسان فان هذه طريقة السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان الخ. (دلیل الطالب ص:۴۱۰)

کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب اقتضاء صراط مستقیم میں فرماتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ چیز ہے جس کو بعض لوگوں نے بدعت کے طور پر نکال رکھا ہے یا تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میلاد منانے میں عیسائیوں کی مشابہت میں ایسا کرتے ہیں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت و تعظیم کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ ان کو ثواب دے گا اس محبت اور کوشش پر نہ کہ اس بدعت پر جو انہوں نے محفل میلاد کو عید کی صورت میں بنا رکھا ہے حالانکہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے میں لوگوں کا اختلاف ہے پس تحقیق یہ میلاد منانا ایسا کام ہے جو باوجود تقاضا ء و عدم مانع کے جس کو سلف صالحین نے نہیں کیا اور اگر یہ میلاد منانا خیر ہوتا یا راجح ہوتا تو سلف صالحین اس کے کرنے میں ہم سے زیادہ حق دار تھے بیشک یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سے زیادہ محبت اور تعظیم کرتے تھے اور وہ نیکی کے کام میں ہم سے زیادہ حریص تھے۔ تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت اور ظاہری و باطنی تعظیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں اور جس دین کے ساتھ آپ مبعوث ہوئے ہیں دل و جان کے ساتھ اس کے پھیلانے اور کوشش کرنے میں ہے کیونکہ یہی طریقہ سب سے پہلے سبقت کرنے والوں مہاجرین والانصار والذین اتبعوھم کا ہے (انتھی ما قال شیخ الاسلام) دیکھو اس عبارت میں تو خط کشیدہ واضح الفاظ میں امام صاحب فرمارہے ہیں کہ ان لوگوں کو میلاد منانے کا ثواب نہیں ملے گا جس کو سلف صالحین نے نہیں کیا، اگر ثواب ملے گا تو فقط محبت اور اس کی کوشش کا ملے گا۔ لہذا امام صاحب کی طرف یہ کہنا کہ وہ میلاد شریف منانے کو ثواب کا کام سمجھتے تھے ان کی طرف یہ نسبت غلط اور جھوٹ ہے۔

ملک تلمسان کے سلطان کی محفل کے انعقاد کا ذکر

سعیدی (دلیل نمبر ۱۰) علامہ محمد رضا مصری غیر مقلد نے ملک تلمسان کے سلطان کی محفل کے انعقاد کا ذکر نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۲)۔

محمدی: ملک تلمسان نے جو محفل منعقد کی اس کی منعقدہ محفل ہمارے لئے کوئی حجت تو نہیں بن گئی اور نہ علامہ محمد رضا کے اس محفل میلاد کے ذکر کرنے سے اس کے نزدیک جواز ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔

متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس کا بیان

سعیدی: متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس علامہ عبدالعزیز مبارک فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید کا دن ہے اور تقاریب میں سے ایک تقریب ہے اور وہ چیز جو فرحت وسرور کا باعث ہو، آپ کی ولادت کے دن مباح وجائز ہے...... اور یہ دعویٰ کرنا کہ عید میلاد اہل ایمان کی مشروع تقریبوں میں نہیں، مناسب نہیں اور اس کو نیروز اور مہرجان یعنی یہودیوں وعیسائیوں کی رسموں سے تشبیہ دینا ایک ایسا امر ہے جو سلیم الطبع انسان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے برابر ہے۔ (روزنامہ جنگ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۲)

مفتی محمد حسین نعیمی کا بیان

محمدی اول: ہم اس چیف جسٹس کو نہیں جانتے لیکن مفتی محمد حسین صاحب نعیمی بریلوی کو جانتے ہیں جو بریلویوں کا معروف عالم دین اور جامعہ نعیمیہ لاہور کا مہتمم اور سابق وفاقی مجلس شوریٰ کا رکن رہا ہے۔ اسی کا فتویٰ اور بیان اسی روزنامہ جنگ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں چھپا ہے کہ عاشورہ اور بارہ ربیع الاول کے جلسے اور جلوس یادگاروں کے سلسلے میں نکالے جاتے ہیں اور یہ مذہبی نقطہ نگاہ سے نہ فرض ہیں نہ واجب بلکہ ان کا نکالا جانا مستحسن ہے انہوں نے کہا کہ ہر وہ کام جس سے کسی نقصان کا احتمال ہو اس پر پابندی لگا دینا ضروری ہے انسانیت کو قتل عام سے بچانے کیلئے مستحسن چیزوں کو ترک کیا جا سکتا ہے ایسے جلوس دیگر اسلامی ممالک میں اس لئے نہیں نکالے جاتے کہ یہ دین کا حصہ نہیں ہیں۔ آج کے حالات میں یہ ضروری ہے کہ ایسے جلوسوں پر فوری پابندی عائد کر دی جائے (روزنامہ جنگ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بقول نعیمی صاحب یہ میلاد اور محرم کے جلوس فتنہ وفساد کے باعث ہیں ان کو فوری بند کر دینا چاہیے تاکہ انسانیت کو سکون ملے۔ جادو وہ سر پر چڑھ کر بولے۔ الفضل ما شهدت به الاعداء۔

دوم: چیف جسٹس صاحب نے اپنی بات پر کوئی شرعی دلیل پیش نہیں کی بلکہ یہ ان کی رائے ہے جو دلیل نہیں ہے جیسا کہ خط کشیدہ عبارت سے واضح ہو رہا ہے۔

سوم: اگر چیف جسٹس نے یوں لکھا ہے اور وہ چیز جو فرحت وسرور کا باعث ہو آپ کی ولادت کے دن مباح وجائز ہے تو اس کے مقابلہ میں میلادیوں کے علامہ ومفتی پاکستان کی وفاقی مجلس شوریٰ رکن نعیمی صاحب نے یوں لکھا ہے کہ ہر وہ کام جس سے کسی نقصان کا احتمال ہو اس پر پابندی لگا دینا ضروری ہے تو کیا مفتی صاحب کی اس عبارت سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ میلاد وغیرہ کے جلوس فتنہ وفساد کے باعث ہیں، ان کو بند کر دینا چاہیے۔

حدیث مَن تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ پہ بریلوی یاوا گوئی

سعیدی: (تنبیہ) جشن عید میلاد منانے والوں کو منکرین عیسائی کہتے ہیں اور دلیل میں حدیث لاتے ہیں جسنے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی سے ہے اب سوال یہ ہے کہ جن دیوبندیوں اور غیر مقلدوں نے میلاد شریف منایا ہے یا اس کے اہتمام والتزام کا حکم دیا ہے اور اس کو جائز مستحب ومستحسن کہا ہے اور کافروں کی رسموں سے تشبیہ دینے پر تنقید کی ہے وہ عیسائی بنے یا نہیں الخ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۲)

محمدی: دیوبندیوں نے اگر ایسا کہا ہے یا کیا ہے تو وہ جانیں اور ان کی لکھت۔ باقی رہے غیر مقلدین اہلحدیث تو جو حوالے سید احمد بریلوی اور سید شاہ اسماعیل شہید کے لکھے ہیں اس کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے اور انوار ساطعہ کے حوالہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ نواب صدیق حسن خان کے حوالہ میں میلاد منانے کا ہرگز ذکر نہیں ہے جیسا کہ بالوضاحت پہلے بیان ہوا اور نواب وحید الزمان کے حوالہ کے متعلق بھی پہلے لکھا جا چکا ہے کہ محولہ کتاب میں ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوب عبارتیں موجود نہیں ہیں اور بالفرض ایسی عبارتیں محولہ کتاب میں اگر موجود بھی ہوں تو تب بھی کوئی بات نہیں کہ اس کتاب کے لکھتے وقت وہ اہلحدیث نہیں رہے تھے ان پر شیعیت غالب آ گئی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہوا اور علامہ ابن تیمیہ نے میلاد پر ثواب ہرگز نہیں لکھا جیسا کہ پہلے ان کی عبارت لکھ کر واضح کیا کہ یہ ان پر جھوٹ ہے اور متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس ہمیں پتہ نہیں کہ وہ کون ہیں۔

سعیدی: مشابہت کا چکر دشمن میلاد النبی، میلاد منانے والے مسلمانوں کو عیسائیوں اور ہندوؤں سے مشابھت کا چکر دے کر ان کو میلاد شریف منانے سے روکنے کی ڈنڈی مارتے ہیں ڈنڈی مارنے والوں سے پوچھیے:

پہلی یاوا گوئی کہ یہودی بھی اللہ، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں وغیرہ کو مانتے ہیں

سوال: سعیدی اہل کتاب اللہ تعالیٰ کو اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور حشر ونشر اور جنت ودوزخ کو مانتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں اور تم بھی مندرجہ بالا تمام باتوں کو مانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو لہٰذا تم اہل کتاب کے مشابہ ہو کر یہودی بنے یا عیسائی۔ بولو سرکار۔

محمدی: اول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام، ائمہ اربعہ اور محدثین عظام اللہ تعالیٰ کو اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور حشر ونشر اور جنت ودوزخ کو مانتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں حجر وشجر اور قبر کو سجدہ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی طرح کا شرک نہیں کرتے اور کتاب وسنت پر عمل کرتے ہیں بدعات کے عمل کو برا سمجھتے ہیں اور ہم بھی مندرجہ بالا تمام باتوں کو مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ میلاد نہیں مناتے تھے ہم بھی نہیں مناتے لہٰذا ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پاکباز ہستیوں کے مشابہ ہو کر سچے پکے مسلمان ہوئے۔ نیز جس طرح عیسائی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں، ہم مسلمان اس طرح نہیں مانتے وہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہیں مانتے تثلیث (تین خداؤں کے مجموعہ) کو مانتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ۔ روح القدس اور عیسیٰ علیہ السلام کو۔ عیسائی اور یہودی اللہ تعالیٰ کی اولاد مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کی اولاد تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہم اس کو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿۳﴾ مانتے ہیں۔ اہل کتاب خصوصاً یہود حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں ہم مسلمان جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن تصور نہیں کرتے، آیت قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ الخ کی تفسیر میں نعیم الدین لکھتا ہے: شان نزول، یہودیوں کے عالم عبداللہ بن صوریا نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے؟ فرمایا: جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا کہ وہ ہمارا دشمن ہے۔ عذاب، شدت اور خسف اتارتا ہے، کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے الخ (خزائن العرفان ص: ۲۱ تختی خورد) اہل کتاب جس طرح کتابوں کو مانتے ہیں کہ کتاب کے بعض حصہ کو مانا اور بعض کو نہ مانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ۔ (بقرہ ص: ۵۸، پ: ۱) اور اہل کتاب کتابوں کے اندر ردوبدل کرتے ہیں۔ يَكْتُبُونَ الْكِتَٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ الخ (پ: ۱، بقرہ: ۷۹) خرابی ہے ان کیلئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں کہ یہ خدا کے پاس سے ہے الخ (ترجمہ احمد رضا) اور نعیم الدین۔ اس آیت کے تحت لکھتا ہے شان نزول۔ جب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء تورات و رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ تورات میں حضور کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں۔ جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء و رؤسا کو چھوڑ دیں گے اس اندیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے تورات میں تحریف وتغیر کرڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا (خزائن العرفان ص:۱۷، تختی خورد) ہم مسلمان اس طرح کتاب کو نہیں مانتے بلکہ ہم تحریف کتاب کو کفر سمجھتے ہیں، وہ آسمانی کتابوں کو موقع بموقع تحریف وتبدیل کرتے رہتے تھے اور اسی تحریف شدہ کتاب کو کتاب اللہ سمجھتے تھے ہم مسلمان ان کی تحریف شدہ تورات، انجیل، زبور کو نہیں مانتے، وہ رسولوں کو مانتے بھی تھے اور ان کو قتل بھی کرتے تھے۔ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ (بقرہ:۶۱) قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ (بقرہ:۹۱) ہم مسلمان جملہ رسولوں، نبیوں کو اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں، نبی کا قتل ہمارے نزدیک کفر ہے تو پھر ہماری مشابھت یہود ونصاریٰ سے کیسے ہوئی۔

دوم: ہم سب معاملات میں کتاب وسنت کی سچی تعلیم کو سامنے رکھ کر عمل کرتے ہیں، ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃٌ حسنۃٌ (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں) چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میلاد نہیں منایا، ہم بھی آپ کی اور آپ کے صحابہ کرام تابعین عظام کی مشابھت و متابعت میں میلاد نہیں مناتے، چونکہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی میلاد مناتے ہیں اس لئے ہم نہ میلاد عیسوی مناتے ہیں اور نہ میلاد محمدی تو ہم بھی اگر میلاد النبی منانے لگ جائیں تو ہماری مشابھت صرف عیسائیوں کے ساتھ ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ساتھ مشابھت نہیں ہوگی۔

سوم: ہم اللہ تعالیٰ کو اس کے رسولوں اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور حشر ونشر اور جنت ودوزخ کو اس لئے مانتے ہیں کہ ہمارے راہبر ورہنما، اسوہ حسنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانا ہے اور ماننے کا فرمایا ہے۔ حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم کے حساب سے، ہم محمدی مسلمان ہوئے، اگر یہودی عیسائی ایسے کام کرتے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے؟۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام غیر مسلم کپڑے پہنتے ہیں لہٰذا تم ان کی مشابہت سے بچتے ہوئے کپڑے نہ پہنو۔

سعیدی: سوال نمبر ۲: اہل کتاب بلکہ تمام مشرکین کفار کپڑے پہنتے ہیں اور تم بھی کپڑے استعمال کرتے ہو لہٰذا تم اس مشابہت کی وجہ سے کپڑے اتار پھینکو، ننگ دھڑنگ ہو کر کافروں کی مشابہت سے بچو (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۳)

محمدی: جناب! یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ ایک مسلمان کیلئے نبی و رسول کی واضح تعلیم موجود ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ظاہر و باہر ہو اس کی مطابقت، متابعت، مشابہت کو چھوڑ کر جو آدمی یہود و نصاریٰ اور ہنود کی تعلیم اور ان کے عمل کو اپنے لئے اچھا سمجھے اور مشابہت کرے تو وہ ان جیسا ہوگا۔ لباس پہننا کپڑا استعمال کرنا تو خود خالق کائنات کا عطیہ ہے فرمایا: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔ (اعراف: ۲۶، پ: ۸) کہ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا ہے جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو (ترجمہ احمد رضا) اور صحابہ کرام جب نیا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ایک موقعہ پر نیا لباس خریدا اور اس کو پہنا تو فرمایا: الحمد لله الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل به فی الناس و اواری به عورتی ثم قال هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول (احمد مشکوٰۃ ص: ۳۷۷) (اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی حمد کہ اس نے (نیا لباس مجھے عطا فرمایا تاکہ میں پہن کر لوگوں میں جاؤں اور اس سے اپنے ننگ کو چھپاؤں پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی (جب نیا لباس پہنتے) اسی طرح فرمایا کرتے تھے)۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق حدیث میں ہے: لبس عمر بن الخطاب ثوباً جدیداً فقال الحمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للہ الخ۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ ص: ۳۷۷) (کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نیا لباس پہنتے تو فرماتے سب تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے وہ چیز پہنائی جس سے میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں خوبصورت لباس پہنتا ہوں پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو فرماتے تھے کہ جو نیا لباس پہنے پھر الحمد الذی الخ کہے پھر پرانے لباس کو صدقہ کر دے تو وہ موت و حیات میں اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت اور اس کے پردہ میں آ جاتا ہے)۔ تو واضح ہوا کہ لباس پہننا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طریق ہے آپ خود بھی کپڑے پہنا کرتے تھے اور کپڑے پہننے کی تعلیم دیا کرتے (ابوداؤد ج: ۲، ص: ۲۱ مختلف مقامات) اس لئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت میں اور آپ کی تعلیمات کی متابعت کرتے ہوئے کپڑے پہنتے اور ننگ کو چھپاتے ہیں اور آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں جیسا کہ تم ہمارے متعلق کپڑے پہننے کے اقراری ہو۔ ہمارے بڑے چھوٹے جوان بوڑھے، بزرگ، عامی اہلحدیث کپڑے پہنتے ہیں، لیکن تم میں جو الف ننگا ننگ دھڑنگ پھر رہا ہو، اس کو تم پہنچا ہوا ولی بزرگ سمجھتے ہو۔ ملتان میں ننگ دھڑنگ ننگا بابا بگا مشہور ہے، بریلوی لوگ اس کو ولی مجذوب کہتے رہے اور یہاں تک کہ جاہل مرد و خواتین برکت حاصل کرنے کیلئے اسے پھل فروٹ دیتے اگر وہ لے کر ننگ کو لگا کر پھینک دیتا تو وہ بھاگ کر مبارک چیز سمجھ کر اٹھا لیتے اور کھا لیتے۔

تمام کافر مشرک عیسائی وغیرہ منہ سے کھاتے ہیں ان کی مشابہت سے بچو

سعیدی: سوال نمبر ۳: تمام کافر و مشرک یہودی و عیسائی بلکہ تمام جانور درند و پرند و چرند اور سور کتا منہ سے کھائیں اور تم بھی منہ سے کھاؤ اور پیو، لہٰذا اس مشابہت کی وجہ سے تمہیں کیا کہا جائے؟ میلاد کے دشمنوں کی خدمت میں مؤدبانہ اپیل ہے کہ اس مشابہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچنے کیلئے آپ لوگ کھانے اور پینے کیلئے دوسرا راہ اختیار کرلو۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۳)

محمدی: ہم اپنے نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام تابعین عظام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے منہ سے کھاتے ہیں کیونکہ یہ تمام بزرگان دین، منہ سے کھاتے تھے لہذا ہم ان کی مشابہت اور متابعت ومطابقت کرتے ہوئے منہ سے کھاتے ہیں اور کھانے پینے کے جو جو طریقے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں ان طریقوں سے کھاتے ہیں۔ (ابوداؤد ج: اول ص: ۲۹، ۲۸) ہم اپنے رہبر ورہنما کی تعلیم کو کیوں چھوڑ دیں۔ یہ تو تم ہو کہ نام اس کا لیتے ہو اور طور طریقے دوسروں کے اپناتے ہو، رسم ورواج دوسروں کے پکڑتے ہو لہذا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے مشابہ ہوئے۔

ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقہ کے خلاف جو بھی کھائے اور یہود ونصاریٰ کی دیکھا دیکھی ان کے طریقوں کو اپنائے گا وہ اس حدیث کے مطابق ان جیسا ہوگا۔ ہمارے نبی اور رہبر ورہنما صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے تھے، اور تین سانس لیتے تھے اور بائیں ہاتھ سے استنجا کرتے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرماتے تھے: **اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ و اذا اتی الخلاء فلا یتمسح بیمینہ** (ابوداؤد ص: ۷، ج: اول) جو یہ تعلیم چھوڑے اور یہود ونصاریٰ کے ساتھ ان کے طور طریقہ سے رشتہ جوڑے وہ واقعی ان کے مشابہ ہو کر ان جیسا بنا۔

سکھ داڑھی رکھتے ہیں ان کی مشابہت سے بچو

سعیدی: سوال: ۴: بعض کافر ومشرک بالخصوص سکھ ڈاڑھی رکھتے ہیں اور تمہاری ڈاڑھیاں بھی ہیں لہذا اس مشابہت سے بچنے کیلئے اپنی ڈاڑھیاں صاف کرو ورنہ دنیا تمہیں...... (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۳)

محمدی: ہم ڈاڑھیاں رکھتے ہیں جیسا کہ تم بھی اقراری ہو، اپنے نبی کی سنت سمجھ کر اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کے حکم کو بجالا کر اور سنت الانبیاء سمجھ کر، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ڈاڑھیاں رکھو، ڈاڑھیوں کو کچھ نہ کہو، ڈاڑھی کو معاف کرو، اور مونچھیں منڈاؤ۔

لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و عمل اور سنت کے برخلاف جو ڈاڑھی منڈائے گا وہ مجوس کی مشابہت کرتے ہوئے مجوسیوں جیسا ہوگا کہ وہ ڈاڑھی منڈاتے ہیں، ہم لوگ تو ہو گئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کرنے والے، مگر تم میلاد منا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کرنے والے تو نہیں ہیں، عیسائیوں وغیرہ کے مشابہ ضرور ہوئے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی میلاد مناتے ہیں اور تم لوگ ان کی مشابہت میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہو جبکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد نہیں منایا لہٰذا تم من تشبہ بقوم فھو منہم کے تحت ویسے ہو گئے۔

تمام مشرک اہل کتاب نکاح کرتے ہیں تم ان کی مشابہت سے بچو.

سعیدی: سوال نمبر ۵: کفار و مشرکین اور اہل کتاب اپنے اپنے دستور کے مطابق عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اور تم بھی نکاح کرتے ہو لہٰذا آج کے بعد اپنے خود ساختہ فتویٰ کی لاج رکھتے ہوئے نکاح کرنا ترک کردو اور اس مشابہت سے بچ جاؤ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۳)

محمدی: ہم نکاح قرآن وسنت کے حکم کے مطابق کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ الخ (نساء آیت: ۳، پ: ۴) تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ دو۔ دو۔ اور تین تین اور چار چار (ترجمہ احمد رضا) وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ الخ (نور آیت: ۳۲، پ: ۱۸) اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں (غلاموں) اور کنیزوں کا (ترجمہ احمد رضا) وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاَمْوَالِكُمْ الخ (نساء:۲۴، پ:۵) اوران کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں (حق مہر) کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے الخ (ترجمہ احمد رضا) وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (رعد:۳۸، پ:۱۳) بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اوران کیلئے بی بیاں (بیویاں) اور بچے (اولاد) کئے (ترجمہ احمد رضا) فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا الخ (احزاب:۳۷، پ:۲۲) پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔ (ترجمہ احمد رضا) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ الخ (احزاب:۴۹، پ:۲۲) اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو الخ (ترجمہ احمد رضا) يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ الخ (احزاب:۵۰، پ:۲۲) اے غیب بتانے والے نبی ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں (ترجمہ احمد رضا) ان آیات سے واضح ہے کہ قرآن نے مسلمانوں کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح نبیوں کی سنت قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ترجمہ احمد رضا کے آخر میں فہرست مضامین قرآن میں۔ ایک عنوان یہ بھی لکھا ہے: نکاح سنت انبیاء ہے۔ (فہرست القرآن ص:۸۸۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تزوجوا الولود الودود۔ (مشکوٰۃ ص:۲۶۷) کہ تم بچے جننے والی اور پیار کرنے والیوں سے نکاح کرو۔ دوسری حدیث میں ہے: یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج (مشکوٰۃ ص:۲۶۷) کہ اے جوانو! جو تم میں شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرلے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادیاں اور نکاح کئے ہوئے تھے، آپ کی ازواج مطہرات تھیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ (الاحزاب:۵۹، پ:۲۲) اے نبی اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو الخ (ترجمہ احمد رضا) وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ترجمہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

صحابہ کرام نے شادیاں کیں۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا الخ۔ (پ:۲۸، مجادلہ:۱) بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے (ترجمہ احمد رضا) حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت علی رضوان اللہ علیہم نے شادیاں کیں تھیں۔ ابوبکر وعمر اپنی بیٹیاں نبی کے نکاح میں دے کر سسرال بنے اور عثمان وعلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے نکاح کر کے داماد بنے اور حضرت جعفر بن ابی طالب نے بھی شادی کی ہوئی تھی وہ جب شہید ہو گئے تو بعد عدت حضرت ابوبکر نے اس کی بیوہ سے شادی کی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپ کی اس بیوی نے بعد عدت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کی۔ حضرت ابوسلمہ کے فوت ہونے کے بعد بعد از عدت ان کی بیوہ حضرت ام سلمہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔

لہٰذا ہم ان پاکباز ہستیوں کی مشابہت کرتے ہوئے نکاح کرتے ہیں مگر تم میلاد النبی منا کر کس کی مشابہت کرتے ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام تابعین عظام کی مشابہت تمہاری تو ہو نہیں سکتی کیونکہ انہوں نے میلاد النبی نہیں منایا تو خواہ مخواہ تمہاری مشابہت اہل کتاب سے ہو گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد مناتے ہیں اور تم میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہو۔

تمام کفار مشرکین یہود ونصاری محرمات سے نکاح نہیں کرتے ان کی مشابہت سے بچو

سعیدی: سوال نمبر ۶: کفار ومشرکین یہود ونصاریٰ محرمات سے نکاح نہیں کرتے اور تم بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے نکاح نہیں کرتے لہٰذا مشابھت کے خطرے کے پیش نظر۔اب تم ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو کر اپنے خود ساختہ امام یزید پلید کی طرح ماؤں بہنوں بیٹیوں وغیرہ سے نکاح کر کے دنیا پر ثابت کر دو کہ ہم مشابہت سے بچنے والی حدیث پر عمل کرنے کیلئے ایسا کر رہے ہیں اور اپنا جملہ اپنے گلے میں لٹکا کر اعلان کرتے پھرو۔شرم تم کو نہیں آتی۔(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۳)

محمدی: ہم کتاب وسنت کا حکم مانتے ہوئے محرمات سے نکاح حرام سمجھتے ہیں۔ حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ أُمَّهَٰتُكُمۡ وَبَنَاتُكُمۡ وَأَخَوَٰتُكُمۡ الخ (پ:۵، النساء:۲۳) حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں الخ (ترجمہ احمد رضا) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بعض ایسے رشتے نکاح کیلئے پیش کئے گئے کہ آپ نکاح فرمالیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رشتوں کے ساتھ نکاح نہ کرنے کی علت اور وجہ ان کی حرمت بتائی۔فرمایا: ان اللہ حرم من الرضاعة ما حرم من النسب ۔(مشکوٰۃ ص:۲۶۳ مسلم) بیشک اللہ تعالیٰ نے جو رشتے نسب سے حرام فرمائے ہیں وہی رشتے دودھ سے بھی حرام فرمائے ہیں۔صحابہ کرام نے بھی محرمات سے نکاح کرنا حرام بتایا ہے۔قال ابن عباسؓ حرم من النسب سبعٌ ومن الصهر سبعٌ ثم قرأ حرمت عليكم امهاتكم الخ۔(بخاری۔مشکوٰۃ ص:۲۷۵) ہم اس تعلیم کو سامنے رکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مشابہت کرتے ہوئے ان محرمات سے نکاح نہیں کرتے۔

یزید بن معاویہ ہمارا امام نہیں

یزید نہ ہمارا امام ہے اور نہ ہم اس کو اپنا امام سمجھتے ہیں اور جو شرعی خلاف ورزی ہتک حرمت اس کی طرف منسوب کی ہے اگر یہ نسبت اس کی طرف صحیح ثابت نہ ہو سکے تو قرآنِ مجید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان کی رو سے جھوٹے پر لعنت ہے (لعنت اللہ علی الکاذبین) تو اس سزا کیلئے تیار ہو جاؤ کیونکہ امام محمد بن حنفیہ نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ و رد علیھم ما اتھموہ من شرب الخمر و ترك بعض الصلوات۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۱۸ طبع جدید ج ۸ ص ۲۳۶)۔

مگر تم جس کو اپنا امام مقتدا امام اعظم سمجھتے ہو جس کی تقلید کا دم بھرتے ہو اس کے متعلق تمہاری فقہ شریف میں یوں لکھا ہوا موجود ہے: من تزوج امرأةً لا یحل نکاحھا فوطیھا لا یجب علیه الحد عند ابی حنیفة ۔ (ہدایہ شریف ص: ۵۱۶ ج: ۲ کتاب الحدود باب الوطی الذی یوجب الحد الخ) کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسے آدمی پر حد شرعی لاگو نہیں ہوگی جس نے ایسی عورت سے نکاح و شادی کی اور اس سے ہمبستری کی جس سے نکاح کرنا حرام ہے ہاں اس کو عام سزا دی جائے گی۔ جبکہ ہمارے امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کی گردن اتارنے کا حکم دے کر اپنے صحابی کو روانہ فرمایا: قال بعثنی النبی صلی اللہ علیه وسلم الی رجلٍ تزوج امرأة ابیه براسه ۔ دوسری روایت میں گردن اتارنے کے ساتھ اس کے مال پر قبضہ کرنا بھی مذکور ہے۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۵۴) اب تم سعیدی صاحب! اپنے خود ساختہ امام کے مزے دار فتویٰ پر عمل کرنے کیلئے اس کے اس فتویٰ کو اپنے گلے میں لٹکا کر اپنے مقتدیوں کے سامنے اعلان کرتے پھرو کہ اے مقلدو! اے حنفیو! اے سعیدیو! تم اپنے امام ابو حنیفہ کا احسان مانو کہ اس نے قرآن و حدیث کے خلاف تم کو ایک عیاشی کا راستہ دکھا دیا ہے کہ جس کو حلال رشتے نہ ملتے ہوں تھپڑ جوتے مکے ڈنڈے کی سزا کھا کر اپنی محرمات (ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ وغیرہ) سے نکاح کر کے اپنی خواہش نفسانی کی آگ کو بجھا سکتے ہو۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس فتویٰ میں محرمات سے نکاح کے فسخ ہونے کا بیان بھی نہیں ہے۔

یہ تو گنبد کی صدا ہے جیسی کہو گے ویسی سنو گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تم الزام یوں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

(نوٹ) ہم اہلحدیث اپنے غیر مقلد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف اس فتویٰ کی نسبت کو بہتان عظیم سمجھتے ہیں جو ہدایہ میں مذکور ہے۔ سعیدی صاحب کے ان سوالات کے جوابات تو ہم نے دے دیئے ہیں کہ ہمارے پاس کتاب وسنت کی پاک تعلیم موجود ہے ہم ان سب معاملات میں اپنے مرشد اعظم امام اعظم، ہادی اعظم، راہبر اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور حکموں اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی مشابہت میں آپ کے ماننے والے ہو گئے جیسا کہ ہم نے ہر مسئلہ اور معاملہ میں ثبوت پیش کیا ہے لہٰذا ہم تو سچے پکے مسلمان محمدی بن گئے۔

سعیدی صاحب! اگر تمہارے اندر طاقت ہے تو تم بھی اپنے میلاد کے ثبوت میں ایسا ثابت کرو، اگر یہ تم دکھا دو تو پھر ہم تم کو کم از کم میلاد کے معاملہ کی حد تک عیسائیوں وغیرہ کی مشابہت کا طعنہ نہیں دیں گے اور اگر یہ نہ دکھا سکو اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو پھر تمہاری مشابہت صرف عیسائیوں ہندوؤں سے ہی رہ جائے گی۔ تب تم حدیث **من تشبہ بقوم فھو منھم** کے زمرہ میں ضرور شمار ہوں گے۔

سعیدی چکر کا نتیجہ کہاں تک پہنچے گا

یہ تو واضح ہے کہ حدیث **من تشبہ بقوم الخ** صحیح حدیث ہے اور اس کا مفہوم بھی واضح ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ مسلمان آدمی جو جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی متابعت مشابہت میں کرتا ہے وہ سچا پکا مسلمان ہے اس صورت میں اس کی مشابہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ ہو گی۔ بھلے غیر مسلم بھی وہ عمل کرتے ہوں ایسے مسلمان کی مشابہت غیر مسلموں کے ساتھ نہیں ہو گی اور نہ سمجھی جائے گی۔

جو چکر سعیدی صاحب نے دیا ہے اور جو فکر سعیدی صاحب نے پیش کی ہے اس سے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام بھی نہیں بچ سکتے کیونکہ ان چھ سوالوں میں مذکورہ مسائل میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب بھی اہل کتاب یہود ونصاریٰ کی مشابہت والے بن گئے۔تف ہے ایسے کے تیسے مفتی بریلوی پر۔

سعیدی دعوت فکر: وہابیو، دیوبندیو، اہلحدیثو اور جشن عید میلاد کے دشمنو! اب ضد چھوڑ دو اور اپنے بڑوں کے فتوؤں کی لاج رکھ لو یعنی جشن میلاد شریف کو خوش ہو کر مناؤ اور اس کی دھوم ڈال کر دنیا پر ثابت کر دو کہ ہم حبیب خدا رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام اور ان کے نام پر فدا ہونے والے خدام اور ان کے ناموس کے رکھوالے بے دام ہیں۔ بچوں کی سالگرہ کو جائز کہنے والو، کائنات کے سردار کا یوم پیدائش بھی جائز مانو، بلکہ اسے مناؤ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۴)

محمدی دعوت فکر: بجواب سعیدی دعوت فکر، اے بریلویو، اے غوثویو، اے گولڑویو! اے سعیدیو! اے رضاخانیو، میلادیو، بدعتیو اور سنت کے دشمنو، بدعت کے متوالو اب ضد چھوڑ دو، اپنے بڑوں کی سنتوں، طریقوں، اتباع سنت کے اعلانوں، اقوالوں کی لاج رکھ لو اگر ان کو اپنا بڑا سمجھتے ہو (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام تابعین عظام ائمہ اربعہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو) تو سنتوں پر عمل کرو، بدعتوں کو چھوڑ دو، اور سنت پر عمل کی دھوم مچادو، دنیا والوں کو بتادو کہ ہم پکے سنی بن گئے ہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار بن گئے ہیں اور آپ کے غلام، آپ کے نام پر آپ کے کام پر فدا ہونے والے خدام اور ناموس رسالت کے رکھوالے بے دام ہیں کیونکہ ان سب نے سنت پر عمل کرنے اور بدعت کے ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ گیارھویں کی کھیر کھانے والو، گیارھویں والے کی بات بھی مانو، وہ تو فرماتے ہیں سنت پر عمل کرو، بدعتیں نہ نکالو، ورنہ تم صرف نام کے غوثوی ہوں گے کھیر کھانے والے چوری کھانے والے مجنوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی سالگرہ منانا بھی بدعت ہے

نوٹ: جیسے ہم میلاد کو بدعت جانتے ہیں اور اس کو نہیں مناتے اسی طرح ہم سالگرہ کو بھی نیکی اور ثواب کا کام سمجھ کر منانے کو بدعت اور غلط سمجھتے ہیں نیز ہم سالگرہ نہیں مناتے، اس کے منانے کا ہم پر، سعیدی الزام ہے جو بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

ساری دنیا میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سعیدی: ساری دنیا میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، غیر مقلد وہابیوں اور دیو بندیوں کے باعتماد امام نواب آف غیر مقلد صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں: شب میلاد سیدہ آمنہ نے سفید چڑیاں دیکھیں جن کی چونچ زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔(۲) بی بی نے ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں تھیں۔(۳) بی بی نے زمین کی مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا۔(۴) بی بی نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر لگا ہوا تھا۔(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہونے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔(۶) آپ نے انگلی آسمان کی طرف اٹھائی یعنی یہ بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا ہے۔(۷) آسمان کی طرف سے بادل نے آ کر آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا۔(۸) منادی نے ندا دی کہ آپ کو زمین کی مشرقوں اور مغربوں کی سیر کراؤ۔(۹) آپ کو دریاؤں کی سیر کراؤ، یعنی آپ اپنی سلطنت کو دیکھ لو۔(۱۰) آپ جب دنیا میں آئے تو آپ کے ساتھ ایک نور تھا جس سے مشرق و مغرب جگمگانے لگے۔(۱۱) بی بی نے ملک شام کے محلات بھی دیکھے۔(۱۲) آپ نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کا عبد اور خاتم النبیین تھا کہ ابھی آدم پیدا نہیں ہوئے تھے (شمامہ عنبریہ ص:۹) اور اس کے قریب مواد اشرف علی تھانوی سے نشر الطیب کی مختلف جگہوں سے نقل کیا گیا ہے۔(نشر الطیب ص:۳۵)(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۴، ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی اول: معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کتاب نواب صاحب کی لکھی ہوئی نہیں ہے بلکہ اصل میں یہ کتاب شیخ امام سید شبلنجی معروف مومن کی کتاب کی تلخیص اور اختصار ہے جس کا نام ہے نور الابصار۔ چنانچہ نواب صاحب خود لکھتے ہیں کہ ''کتاب نور الابصار میں بذکر سیرت بنو یہ جو کچھ لکھا ہے اس جگہ اس کی تلخیص مطالب با زیادت حسنہ کر کے بذیل فصول کہ حقیقت میں واسطے علم احوال نبوت کے اصول ہیں، ذکر ولادت مبارک وما یتصل بھا حوالہ قلم صدق رقم ہوتا ہے الخ۔ (شمامہ عنبریہ ص:۷) اور مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں الشمامۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ تصنیف مولوی صدیق حسن خاں قنوجی مرحوم جس کو انہوں نے شیخ امام شبلنجی معروف بمومن کی کتاب نور الابصار سے ملخص کیا ہے (نشر الطیب ص:۴) تو واضح ہوا کہ جو کچھ کتاب میں ایسا مواد ہے وہ سارا کا سارا جناب مومن شبلنجی کا ہے نواب صاحب نے اس بڑی کتاب کو مختصر انداز میں پیش کیا ہے جیسے امام ابن تیمیہ کی منہاج السنہ ہے جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ امام ذھبی نے ایک جلد میں اس کو مختصر کیا ہے جو مختصر منہاج السنہ کے نام سے مطبوع ہے، باقی رہا یہ سوال کہ نواب صاحب ایسی روایات کو کیا درجہ دیتے ہیں تو اس کے متعلق ابھی ان کی اسی کتاب سے سعیدی نمبر ۳ کے تحت ان کی عبارت کو نقل کر آیا ہوں کہ ماثورہ کو غیر ماثورہ سے نہ ملاؤ۔

دوم: ان واقعات کی سندی حیثیت کیا ہے پہلے ان کو ثابت کرو، علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری جلد میں نقد و جرح کی چھلنی سے کام لے کر اس قسم کی سب روایات کی حقیقت کھول کر رکھ دی ہے۔ سید صاحب کے اسی حصہ کو الگ بغرض تقسیم شائع کیا گیا ہے جس کا نام ہے ''غیر ثابت معجزات تحقیق و تنقید کی روشنی میں،، جس کو شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان ایبک روڈ انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے اس کتاب سے ہم بطریق اختصار کچھ نقل کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے متعلق جو جھوٹی اور بے سر و پا روایتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں مشہور ہوگئی ہیں ضرورت نہ تھی کہ اس کتاب (سیرت النبی) میں ان کو کسی حیثیت سے جگہ دی جائے مگر چونکہ عام ناظرین کے دلوں میں ان کو کتاب میں نہ پاکر مختلف قسم کے اعتراضات پیدا ہوں گے اس لئے صرف ان کی تسکین اور کشف حقیقت کی خاطر ان روایات سے بھی اس کتاب میں تعرض کرنا ضروری پڑا۔ یہ روایتیں جو زیادہ تر کتب دلائل میں ہیں یعنی ان کتابوں میں جن کو لوگوں نے عام حدیث کی کتابوں سے الگ کر کے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے ذکر و تفصیل میں لکھا ہے۔ یہی کتابیں ہیں جنہوں نے معجزات کی جھوٹی اور غیر مستند روایتوں کا انبار لگا دیا ہے اور انہیں سے میلاد و فضائل کی تمام کتابوں کو سرمایہ مہیا کیا گیا...... حالانکہ اس تمام ذخیرہ سے کتب صحاح اور خصوصاً بخاری و مسلم یکسر خالی ہیں لیکن تیسری اور چوتھی صدی میں اس موضوع پر جو کتابیں لکھی گئیں وہ اس درجہ بے احتیاطی کے ساتھ لکھی گئیں کہ محدثین ثقات نے ان میں بیشتر کو نا قابل اعتبار قرار دیا ہے۔

کتب دلائل کے مصنفین کا مقصد معجزات کی صحیح روایات کو یکجا کرنا نہیں بلکہ کثرت سے عجیب و حیرت انگیز واقعات کا مواد فراہم کرنا تھا تاکہ خاتم المرسلین کے فضائل و مناقب کے ابواب میں معتد بہ اضافہ ہو سکے بعد کو جو احتیاط پسند محدثین آئے مثلاً زرقانی وغیرہ وہ ان روایات سے نقل کرنے کے بعد ساتھ ساتھ ان کی تردید اور تضعیف بھی کرتے گئے...... اس کیلئے صرف اس قدر کافی نہیں بلکہ مزید تنقید کی محتاج ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ ہمارے ملک میں میلاد کی مجلسوں میں جو بیانات پڑھے جاتے ہیں وہ تمام تر انہیں بے بنیاد روایتوں سے بھرے ہوئے ہیں...... یہ روایات زیادہ تر تیسرے چوتھے درجہ کی کتب حدیث میں پائی جاتی ہیں تیسرے درجے میں بقول شاہ ولی اللہ کے یہ کتابیں ہیں۔ مسند ابویعلی۔ مصنف عبدالرزاق۔ مصنف ابوبکر ابن ابی شیبہ۔ مسند عبد بن حمید۔ مسند طیالسی۔ بیہقی۔ طحاوی اور طبرانی کی تصنیفات۔ ان میں سچی جھوٹی اچھی بری قوی ضعیف ہر قسم کی حدیثیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلو بہ پہلو درج ہیں اور چوتھے درجہ میں وہ کتابیں ہیں جن کے مصنفین صدیوں بعد پیدا ہوئے انہوں نے چاہا کہ اول دوم درجوں میں جو روایتیں داخل نہیں کی گئیں، ان کو ایک جگہ جمع کر دیں، یہ روایتیں ان لوگوں کی زبانوں پر تھیں جن کی روایتوں کو حدیث کے اماموں نے قلم بند کرنا پسند نہیں کیا تھا اور قصہ گو واعظین محض ان سے رونق محفل کا کام لیتے تھے۔ اسرائیلیات، اقوال حکماء، قصص وحکایات اور روایات نامعتبر کو انہوں نے حدیث کا درجہ دے کر کتابوں کے اوراق میں مدون کر دیا۔ کتاب الضعفاء لابن حبان، کامل لابن عدی اور خطیب ابونعیم، جوزقانی، ابن عساکر، ابن نجار، دیلمی کی تصنیفات کا اسی طبقہ میں شمار ہوتا ہے (حجۃ اللہ البالغہ باب طبقات کتب الحدیث)

آگے شاہ صاحب لکھتے ہیں صرف اول اور دوم درجہ کی کتابوں پر یعنی صحاح ستہ پر محدثین کا اعتماد ہے اور انہیں پر ان کا مدار ہے تیسرے طبقہ کی کتابوں سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو فن کے ناقد اور جوہری (شناس رکھنے والے) اور جن کو اسماء الرجال پر عبور ہے اور علل حدیث سے واقفیت ہے۔ غرض جو صحیح اور غلط اور خطا وصواب میں امتیاز کامل رکھتے ہیں۔ انتھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں جو مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے کچھ تیسرے طبقہ میں اور بقیہ تمام تر چوتھے طبقہ کی کتابوں میں داخل ہیں۔

متاخرین نے عام طور سے یہ سرمایہ جن کتابوں سے حاصل کیا ہے وہ طبری، بیہقی، دیلمی، بزار اور ابونعیم اصفہانی کی تصنیفات ہیں۔ حافظ قسطلانی نے انہیں روایات کو تمیز اور نقد کے بغیر مواہب لدنیہ میں داخل کیا اور ملا مسکین خواہی نے ان کو معارج النبوت میں فارسی زبان میں اس آب ورنگ سے بیان کیا کہ یہ روایتیں گھر گھر پھیل گئیں اور عوام نے...... ان کو قبول کیا...... مواہب لدنیہ اور معارج النبوت کا سرمایہ جن کتابوں سے ماخوذ ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ کتاب الطبقات لابن سعد، سیرت ابن اسحاق، دلائل النبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لابن قتیبہ المتوفی ۲۷۶ ہجری۔ دلائل النبوت ابو اسحاق حربی المتوفی ۲۵۵، شرف المصطفیٰ ابو سعید عبد الرحمن بن حسن اصفہانی المتوفی ۳۰۷۔ تفسیر و تاریخ ابو جعفر ابن جریر طبری المتوفی: ۳۱۰۔ مولد یحییٰ بن عائذ۔ دلائل النبوۃ جعفر بن محمد مستنفری المتوفی ۴۳۲ دلائل النبوت ابو القاسم اسماعیل اصفہانی المتوفی ۵۳۵ھ تاریخ دمشق ابن عساکر المتوفی ۵۷۱...... انہوں نے ہر قسم کے راویوں سے ہر قسم کی روایتیں نقد و تمیز کے بغیر اخذ کیں...... اوراق میں مدون کر دیا اور عام لوگوں نے ان مصنفین کی عظمت جلالت شان کو دیکھ کر ان روایتوں کو قبول کر لیا حالانکہ ان میں نہ صرف ضعیف اور کمزور بلکہ موضوع حدیثیں تک موجود ہیں ......ان مصنفین نے یہ سمجھ کر چونکہ ہر قسم کا سلسلہ روایت لکھ دیا گیا ہے لوگ سلسلہ روایات کو دیکھ کر صحیح اور غلط، سچی اور جھوٹی روایت کا فیصلہ خود کر لیں گے...... محدث ابن مندہ نے کتاب الدلائل کے مصنف حافظ ابو نعیم اصفہانی کی نسبت نہایت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ علامہ ذھبی میزان الاعتدال میں ان دونوں کے درمیان محاکمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: لا اعلم لهما ذنبا اكثر من روايتهما الموضوعات ساكتين عنها (ترجمہ ابو نعیم میزان الاعتدال) کہ مجھے ان دونوں کا اس سے زیادہ کوئی گناہ معلوم نہیں کہ وہ موضوع روایتوں کو خاموشی کے ساتھ روایت کر جاتے ہیں...... امام سیوطی کی خصائص کبری جو حیدر آباد میں چھپ گئی ہے۔ طیالسی۔ ابن ابی شیبہ۔ حاکم۔ ابو یعلی۔ بلکہ ان سے فروتر بیہقی۔ ابو نعیم۔ بزار۔ ابن سعد طبرانی۔ دارمی۔ بلکہ غیر محتاط مصنفین مثلاً ابن ابی الدنیا، ابن شاھین، ابن ابی النجار، ابن مندہ، ابن مردویہ، ابن عساکر دیلمی، خرائطی، خطیب وغیرہ کی کتابوں کو اپنا ماخذ بنایا۔ قوی اور ضعیف اور صحیح وغلط ہر قسم کے واقعات کا انبار لگا دیا...... تاہم مصنف کو فخر ہے کہ اس تالیف میں موضوع اور بے سند روایتوں سے اگرچہ احتراز کیا گیا ہے لیکن ضعیف روایتیں جن کی سندیں ہیں وہ داخل کر لی گئی ہیں (دیباچہ)...... پوری کتاب میں شاید دس بیس مقام سے زیادہ نہیں جہاں مصنف نے اپنی روایتوں کا درجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استناد کا پتہ دیا ہو، اس سے زیادہ یہ بعض واقعات کے متعلق باوجود ان کی شدید روایت پرستی کے ان کو بہ تحقیق معلوم تھا کہ یہ صحیح نہیں تاہم وہ چونکہ پہلی کتابوں میں مندرج تھے ان کی نقل سے احتراز نہیں کیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر عام کتب میلاد میں عجیب وغریب واقعات مذکور ہیں۔ ان کو تمامھا دلائل ابونعیم سے نقل کر کے آخر میں امام سیوطی لکھتے ہیں ھذا الاثر والاثران قبلہ فیھا نکارۃ شدیدۃ ولم اورد فی کتابی ھذا اشد نکارۃ منھا ولم تکن نفسی تطیب بایرادھا لکن تبعت الحافظ ابا نعیم فی ذلك (خصائص کبریٰ ج:اول ص:۴۹) کہ اس روایت اور اس سے پہلے دو روایتوں میں سخت نامعتبر (منکر) باتیں تھیں اور میں نے اپنی کتاب میں اس سے زیادہ ناقابل اعتبار روایتیں نہیں لکھیں۔ میرا دل ان کے لکھنے کو نہیں چاہ رہا تھا لیکن حافظ ابونعیم نے جو (اپنی کتاب میں) لکھ دیا تو میں نے ان کی پیروی کر کے لکھ دیا۔

ایک اور جگہ خطیب کی ایک روایت سے وفد نجران کے متعلق ایک واقعہ نقل کرتے ہیں حالانکہ خود اس روایت کو بے اعتبار سمجھتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں: واخرج الخطیب فی المتفق والمفترق بسند فیہ مجاھیل ج:۲، ص:۲۵) اور ایک اور مقام پر ایک گدھے کا واقعہ نقل کرتے ہیں جو گدھے کی صورت میں ایک جن تھا اور آپ کی سواری میں آنے کا مشتاق تھا الخ...... حافظ سیوطی نے ابن عساکر سے یہ واقعہ خصائص میں نقل کیا ہے اور اس پر بے تعرض گزر گئے حالانکہ بعینہ اس واقعہ کے متعلق ابن حبان کے حوالہ سے اپنی دوسری کتاب اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں سیوطی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ سراپا موضوع ہے۔

......معجزات ہوں یا فضائل ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس چیز کی نسبت کی جائے وہ شک وشبہ سے پاک ہو جیسا کہ نووی، حافظ عسقلانی، ابن جماعہ، طیبی بلقینی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عراقی نے اپنی اپنی تصانیفات میں اس کی تصریح کی ہے (موضوعات ملا علی قاری ص: ۹، مجتبائی دہلی)

معجزات کے متعلق غلط اور موضوع روایتوں کے پیدا ہونے کے اسباب

سبب اول: ان روایات کے پیدا ہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ مقبولیت عام کی بنا پر یہ کام واعظوں اور میلاد خوانوں کے حصہ میں آیا، چونکہ یہ فرقہ علم سے عموماً محروم ہوتا ہے اور صحیح روایات تک اس کی دسترس (پہنچ) نہیں ہوتی اور ادھر گرمی محفل اور شور "احسنت،، (سبحان اللہ، جینوین، بھلا ہووی، مرحبا مرحبا وغیرہ۔ محمدی) کیلئے اس کو دلچسپ اور عوام فریب باتوں کے بیان کرنے کی ضرورت پیش آئی اس لئے لامحالہ ان کو اپنی قوت اختراع (قصہ گھڑنے) پر زور دینا پڑا۔ ان میں جو کسی قدر محتاط تھے انہوں نے ان کو لطائف صوفیانہ اور مضامین شاعرانہ میں ادا کیا، سننے والوں نے ان کو روایت کی حیثیت دے دی یا بعد کو انہیں بیانات نے روایت کی حیثیت اختیار کر لی اور جو نڈر اور بے احتیاط تھے۔ انہوں نے یہ پرواہ بھی نہیں رکھی بلکہ ایک سند جوڑ کر انہوں نے براہ راست اس کو حدیث وخبر کا مرتبہ دے دیا۔ خود علامہ حافظ سیوطی، علامہ ابن جوزی کی کتاب الموضوعات کے حوالہ سے لکھتے ہیں: احدھما القصاص ومعظم البلاء منھم یجری لانھم یریدون احادیث تنفق وترقق والصحاح یقل فیہ ھذا ثم ان الحفظ یشق علیھم ویتفق عدم الدین وھم یحضرھم جھال۔ (آخر کتاب اللآلی المصنوعہ ص: ۲۴۹) کہ جھوٹی حدیثیں بنانے والوں میں ایک واعظوں کا گروہ ہے اور سب سے بڑی مصیبت انہیں سے پیش آتی ہے کیونکہ وہ ایسی حدیثیں چاہتے ہیں جو مقبول عام اور مؤثر ہوں اور صحیح احادیثوں میں یہ بات نہیں، اس کے علاوہ صحیح حدیثوں کا یاد رکھنا مشکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کے ساتھ ان میں دینداری نہیں ہوتی اور ان کی محفلوں میں جاہلوں کا ہی مجمع ہوتا ہے...... اور علامہ ابن قتیبہ المتوفی تاویل مختلف الحدیث ص:۲۷۶ میں لکھتے ہیں:

کہ احادیث وروایات میں فساد تین راستوں سے آیا منجملہ ان کے ایک راستہ واعظین ہیں و القصاص فانهم يميلون وجوه العوام اليهم ويستدرون ما عندهم بالمناكير والغرائب والاكاذيب من الاحاديث ومن شان العوام القعود عند القصاص ما كان حديثه عجيباً خارجا من فطر العقول اوكان رقيقاً يحزن القلوب و يستفز العيون الخ (تاویل مختلف الحدیث ص:۲۵٦)

اور واعظین کیونکہ وہ عوام کا رخ اپنی طرف پھیرنا چاہتے ہیں اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کو لغو، منکر اور عجیب وغریب باتیں بیان کر کے داد وصول کرتے ہیں اور عوام کی حالت یہ ہے کہ وہ اسی وقت تک ان واعظین کے پاس بیٹھے رہتے ہیں جب تک وہ خارج از عقل باتیں یا ایسی مؤثر باتیں بیان کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں اثر کریں اور ان کو دلائیں۔

سبب دوم: ان روایات کے پیدا ہونے کا دوسرا سبب یہ ہوا کہ مسلمانوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں۔ آپ کامل ترین شریعت لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ تمام محاسن کے جامع ہیں، یہ اعتقاد بالکل صحیح ہے لیکن اس کو لوگوں نے غلط طور پر وسعت دے دی اور انبیاء ورسل سابقین کے تمام معجزات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جمع کر دیا اور وہ اس اعتقاد کی بدولت تمام مسلمانوں میں پھیل گئے۔ بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل میں اور سیوطی نے خصائص میں علانیہ دوسرے انبیاء کے مقابل میں انہیں کے مثل آپ کے معجزات بھی ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے ہیں اور ثابت کرنا چاہا ہے کہ جس طرح آپ کی تعلیم تمام انبیاء کی تعلیمات کا عطر خلاصہ اور مجموعہ ہے اسی طرح آپ کے معجزات بھی تمام دیگر انبیاء کے معجزات کا مجموعہ ہے اور جو کچھ عام انبیاء سے متفرق طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادر ہوا ظاہر ہے کہ اس کی مماثلت اور مقابلہ کیلئے تمام تر صحیح روایتیں دستیاب نہیں ہو سکتیں، اس لئے لوگوں نے انہی ضعیف اور موضوع روایتوں کے دامن میں پناہ لی..... مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام اسماء کی تعلیم دی، دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی تمام اسماء کی تعلیم دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لکڑی معجزہ دکھاتی تھی تو آپ کے فراق میں چھوہارے کا درخت رویا اور چھوہارے کی خشک ٹہنی تلوار بن گئی۔ حضرت موسیٰ کیلئے بحر احمر شق ہوا تو آپ کیلئے معراج میں آسمان و زمین کے درمیان کا دریا بیچ سے پھٹ گیا۔ یوشع کیلئے آفتاب ٹھہرا دیا گیا تو آپ کے اشارے سے آفتاب ڈوب کر نکلا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارہ میں کلام کیا تھا تو یہ روایت وضع کی گئی کہ آپ نے بھی گہوارے میں کلام کیا اور آپ کی زبان سے پہلے تکبیر و تسبیح کی صدا بلند ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا ہے اور وہ صرف انہیں کے ساتھ مخصوص تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی یہ معجزہ منسوب کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا جب تک آپ میری لڑکی کو زندہ نہ کردیں گے میں ایمان نہ لاؤں گا چنانچہ آپ نے اس کی قبر پر جا کر آواز دی اور وہ زندہ ہو کر باہر آئی اور پھر چلی گئی۔ اسی طرح یہ روایت بھی گھڑی گئی کہ آپ کی والدہ بھی آپ کی دعا سے زندہ ہوئیں اور آپ پر ایمان لائیں۔

سبب سوم : قرآنِ مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ انبیاء کے گزشتہ صحیفوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشن گوئیاں ہیں اور ان کے مطابق یہود و نصاریٰ کو ایک آنے والے پیغمبر کا انتظار تھا۔ اس واقعہ کو دروغ گو راویوں نے یہاں تک وسعت دی کہ یہودیوں کو دن تاریخ، سال، وقت اور مقام سب کچھ معلوم تھا چنانچہ ولادت نبوی سے قبل علماء یہود، ان سب کا پتہ بتایا کرتے تھے اور عیسائی راھبوں کو تو ایک ایک خدوخال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم.....تورات انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض پیشن گوئیاں حقیقت میں موجود تھیں اور آج بھی ہیں لیکن وہ استعارات وکنایات اور مجمل عبارتوں میں ہیں، ان کو ضعیف وموضوع روایتوں میں صاف صاف آپ کے نام ومقام کی تخصیص وتعیین کے ساتھ پھیلا دیا گیا.....مکہ کے لوگ احبار اور راہبوں کی زبانوں سے محمد آپ کا نام سن کر اپنے بچوں کا یہی نام رکھتے تھے کہ شاید یہی پیغمبر ہو جائے۔ مدینہ کے لوگوں کو انہی یہودیوں کی زبانی معلوم ہو چکا تھا کہ یثرب شہر آپ کا دارالہجرت ہوگا اس لئے وہ آپ کے منتظر تھے.....لیکن اس دفتر کا بڑا حصہ موضوع اور جعلی ہے اور باقی نہایت ضعیف اور کمزور اور ان میں جو ایک آدھ صحیح ہے وہ پہلے گزر چکا ہے۔

سبب چہارم ۴: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، عالم (جہان) کی رحمت کا باعث تھی، اس لئے کائنات کا فخر وناز بجا ہو سکتا ہے۔ اگلے واعظوں اور میلاد خوانوں نے اس واقعہ کو شاعرانہ انداز میں اس طرح ادا کیا کہ آمنہ کا کاشانہ نور سے معمور ہو گیا۔ جانور خوشی سے بولنے لگے۔ پرندے تہنیت کے گیت گانے لگے۔ مغرب کے چرندوں اور پرندوں نے مشرق کے چرندوں اور پرندوں کو مبارک باد دی، مکہ کے سوکھے درختوں میں بہار آ گئی، ستارے زمین پر جھک گئے، آسمانوں کے دروازے کھل گئے فرشتوں نے ترانہ مسرت بلند کیا، انبیاء نے روئے روشن کی زیارت کی، فرشتوں نے بچہ کو آسمان وزمین کی سیر کرائی، شیطانوں کی فوج پابہ زنجیر کی گئی، پہاڑ غرور سے اونچے ہو گئے، دریا کی موجیں خوشی سے اچھلنے لگیں، درختوں نے سرسبزی کے نئے جوڑے پہنے، بہشت وجنت کے ایوان نئے سروسامان سے سجائے گئے وغیرہ۔

بعد کے واعظین نے میلاد خوانوں نے اس شاعرانہ انداز بیان کو واقعہ سمجھ لیا اور روایات تیار ہو گئیں۔

سبب پنجم ۵: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں یا بعد کو جو واقعات ظہور پذیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ان کا وقوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے زمانہ میں تسلیم کرلیا گیا اور ان کو بحیثیت معجزہ کے آئندہ واقعات کا پیش خیمہ بنالیا گیا مثلاً آپ کے زمانہ میں بت پرستی کا استیصال ہوگیا، کسریٰ وقیصر سلطنتیں فنا ہوگئیں، ایران کی آتش پرستی کا خاتمہ ہوگیا، شام کا ملک فتح ہوگیا، ان واقعات کو معجزہ اس طرح بنایا گیا کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو کعبہ کے تمام بت سرنگوں ہوگئے، قیصر وکسریٰ کے کنگرے ہل گئے، آتش کدہ فارس بجھ گئے، نہر سادہ خشک ہوگئی، ایک نور چمکا جس سے شام کے محلات نظر آنے لگے۔

دلائل ومعجزات

دلائل ومعجزات کے باب میں موضوع، منکر، ضعیف غرض ہر قسم کی قابل اعتراض روایات کا اتنا بڑا انبار ہے کہ اگر ایک ایک کرکے ان کی جانچ پڑتال کی جائے تو ایک مستقل ضخیم جلد تیار ہوجائے لیکن یہاں اس کا موقع نہیں، اس لئے ہم صرف ان روایتوں کی تنقید پر قناعت کرتے ہیں جو عام طور پر ہمارے ملک میں مشہور ہیں اور میلادوں کی محفلوں میں ان کو بصد شوق پڑھا اور سنایا جاتا ہے۔

۱۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ روایت آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح وقلم، عرش وکرسی جن وانس سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا کیا پھر لوح وقلم، عرش کرسی، آسمان وزمین وارواح وملائکہ سب چیزیں اسی نور سے پیدا ہوئیں۔

اس کے متعلق اول ما خلق اللہ نوری یعنی سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا۔ کی روایت عام طور سے زبانوں پر جاری ہے مگر اس روایت کے موضوع ہونے پر سب محدثین کا اتفاق ہے۔

روایت اول ما خلق اللہ نور نبیك کی حقیقت

البتہ ایک روایت مصنف عبدالرزاق کے حوالہ سے پیش کی جاتی ہے: یا جابر اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما خلق اللہ نور نبیك من نورہ۔ اے جابر سب پہلے خدا نے تیرے پیغمبر کا نور اپنے نور سے پیدا کیا، اس کے بعد ذکر ہے کہ اس نور کے چار حصے ہوئے اور انہیں سے لوح وقلم، عرش کرسی، آسمان وزمین اور جن وانس کی پیدائش ہوئی، زرقانی وغیرہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے مگر افسوس اس کی سند نہیں لکھی۔ ہندوستان میں مصنف عبدالرزاق کی گو دوسری جلد ملتی ہے مگر پہلی نہیں ملتی۔ (یہ علامہ سید سلیمان ندوی کے زمانہ کی بات ہے اب تو مکمل چھپ کر مارکیٹ میں آ گئی ہے اور ہر بڑے بڑے عربی مدرسہ کے کتب خانہ میں موجود ہے، دارالحدیث محمدیہ جلالپور پیروالہ ملتان کے کتبہ خانہ میں بھی دستیاب ہے۔ محمدی) دوسری جلد دیکھ لی گئی ہے اس میں یہ حدیث مذکور نہیں ہے۔ **میں عبدالغفار محمدی کہتا ہوں** کہ امام عبدالرزاق کی مصنف اور ان کی تفسیر اب دونوں چھپ چکی ہیں ان دونوں کتابوں میں یہ روایت ہرگز ہرگز نہیں ہے حتیٰ کہ علامہ البانی رحمہ اللہ جیسے محقق اور احادیث کی روایات کے متلاشی کو کہنا لکھنا پڑا کہ میں نے اس روایت کی سند تلاش کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر دنیا کی کسی کتاب میں مجھے اس وقت اس روایت کی سند نہیں ملی (تحقیق البانی علی مشکوۃ المصابیح ج: اول ص: ۳۴ محمدی) اس تردد کو قوت اس سے اور بھی زیادہ ہوتی ہے کہ صحیح احادیث میں مخلوقات الٰہی میں سب سے پہلے قلم تقدیر کی پیدائش کا تصریحی بیان ہے کہ اول ما خلق اللہ القلم (مشکوۃ ص: ۲۱ ترمذی) کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔

۲۔ روایتوں میں ہے کہ یہ نور پہلے ہزاروں سال (برس) سجدہ میں پڑا رہا پھر حضرت آدم علیہ السلام کے تیرہ تار جسم کا چراغ بنا پھر آدم علیہ السلام نے مرتے وقت شیث کو اپنا وصی بنا کر یہ نور ان کے سپرد کیا، اسی طرح یہ درجہ بدرجہ ایک سے دوسرے پیغمبر کو سپرد ہوتا ہوا حضرت عبداللہ کے سپرد ہوا اور حضرت عبداللہ سے حضرت آمنہ کو منتقل ہوا۔ نور کا سجدہ میں پڑا رہنا اور اس کا موجود ہونا بالکل موضوع ہے اور نور کا ایک دوسرے وصی کو درجہ بدرجہ منتقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا بے سروپا ہے۔ طبقات ابن سعد اور طبرانی وابونعیم اور بزار میں اس آیت پاک: اَلَّذِي يَرٰاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ۔ (شعراء) وہ خدا جو تجھ کو دیکھتا ہے جب تو تہجد کی نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور سجدہ کرنے والوں میں الٹ پھیر کو بھی دیکھتا ہے کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبروں کی پشت بہ پشت منتقل ہونا دیکھ رہا تھا لیکن اول تو پوری آیت کے الفاظ اور سیاق وسباق اس مطلب کا ساتھ نہیں دیتے اور دوسرے یہ روایت اعتبار کے قابل نہیں۔

جب یہ نور عبدالمطلب کے سپرد ہوا والی روایت

۳۔ روایت ہے کہ یہ نور جب بلوغ کے وقت عبدالمطلب کو سپرد ہوا تو ایک دن کعبہ میں سوئے ہوئے تھے، سو کر اٹھے تو دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سرمہ اور بالوں میں تیل لگا ہوا ہے اور بدن پر جمال ورونق کا خلعت ہے یہ دیکھ کر وہ ششدر رہ گئے۔ آخر کار ان کا باپ ان کو قریش کے ایک کاہن کے پاس لے گیا، اس نے کہا کہ آسمانوں کے خدا نے اجازت دے دی ہے کہ اس لڑکے کا نکاح کر دیا جائے۔ اس نور کے اثر سے عبدالمطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور وہ نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ قریش پر قحط وغیرہ کی جب کوئی مصیبت آتی تھی تو اس نور کے وسیلہ سے وہ دعا مانگتے تھے تو قبول ہوتی تھی۔ یہ روایت ابوسعید نیشا بوری المتوفی ۴۰۷ھ نے اپنی کتاب شرف المصطفیٰ میں ابوبکر بن ابی مریم کے واسطہ سے کعب احبار (نومسلم یہودی) تابعی سے نقل کی ہے اول تو یہ سلسلہ تابعی تک موقوف ہے۔ آگے کی سند نہیں، علاوہ ازیں کعب احبار گو نومسلم، اسرائیلیوں میں سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں تاہم امام بخاری ان کے کذب کا تجربہ بیان کرتے ہیں۔ (تاریخ صغیر بخاری)۔ اسلام میں اسرائیلیات اور عجیب غریب حوادث کی روایات کے سرچشمہ یہی ہیں، بیچ کا راوی ابوبکر بن ابی مریم باتفاق محدثین ضعیف ہے، ان کا دماغ ایک حادثہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث ٹھیک نہیں رہا تھا۔

عبدالمطلب کے متعلق دوسری روایت

۴۔ ابونعیم، حاکم، بیہقی اور طبرانی میں ایک روایت ہے کہ عبدالمطلب یمن گئے، وہاں ایک کاہن ان کے پاس آیا اور ان کی اجازت سے ان کے دونوں نتھنوں کو دیکھ کر بتایا کہ ایک میں نبوت ہے اور دوسرے میں بادشاہت کی علامت ہے، تم بنوزہرہ کی کسی لڑکی سے جا کر شادی کرلو۔ ان مصنفین کا مشترکہ راوی عبدالعزیز بن عمران الزھری ہے اس کی نسبت میزان میں ہے کہ امام بخاری نے کہا کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ نسائی نے کہا متروک ہے۔ یحییٰ نے کہا کہ یہ شعر شاعری کا آدمی تھا ثقہ نہ تھا۔ عبدالعزیز کے بعد کا راوی اس میں یعقوب بن الزہری ہے جس کی نسبت ابن معین کہتے ہیں کہ اگر ثقات سے روایت کرے تو خیر لکھو۔ ابوزرعہ نے کہا کہ وہ کچھ نہیں، وہ واقدی کے قریب ہے۔ امام احمد نے کہا کہ وہ کچھ نہیں، اس کی حدیث لاشیٔ کے برابر ہے۔ ساجی نے کہا وہ متروک الحدیث ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت میں بعض مجہول بھی ہیں۔ حاکم نے مستدرک میں اس کو روایت کیا ہے لیکن امام ذہبی نے نقد مستدرک میں یعقوب اور عبدالعزیز دونوں کو ضعیف کہا ہے۔

جناب عبداللہ کی پیشانی میں نور چمکا والی روایت

۵۔ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور چمکا تو ایک عورت جو کاہن تھی اس نے اس نور کو پہچانا اور چاہا کہ وہ خود عبداللہ سے ہمبستر ہو کر اس نور کی امین بن جائے مگر یہ سعادت اس کی قسمت میں نہ تھی۔ اس وقت عبداللہ نے عذر کیا اور گھر چلے گئے وہاں یہ دولت آمنہ کو نصیب ہوئی، عبداللہ نے واپس آ کر اس کاہنہ سے اب خود درخواست کی تو اس نے رد کردی کہ اب نور تمہاری پیشانی سے منتقل ہو چکا ہے۔ یہ روایت الفاظ و جزئیات کے اختلاف کے ساتھ ابن سعد، خرائطی، ابن عساکر، بیہقی اور ابونعیم میں مذکور ہے، ابن سعد نے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقوں سے ان کی روایت کی۔ پہلا راوی واقدی ہے دوسرے میں کلبی ہے اور یہ دونوں مشہور دروغ گو (جھوٹ بولنے والے) ہیں۔ تیسرا طریقہ ابو یزید مدنی تابعی تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ ابو یزید مدنی کی اگرچہ بعض ائمہ نے توثیق کی ہے مگر مدینہ کے شیخ الکل امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ ابوزرعہ نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ ابونعیم نے چاروں طریقوں سے اس کی روایت کی ہے لیکن کوئی ان میں قابل وثوق نہیں۔ ایک طریق میں نصر بن سلمہ اور احمد بن محمد بن عبدالعزیز بن عمر والزھری اور یہ تینوں نامعتبر ہیں۔ تیسرے سلسلہ میں مسلم بن خالد الزنجی ہیں جو ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور متعدد مجاھیل ہیں۔ چوتھا طریقہ یزید بن شھاب الزہری پر ختم ہے اور وہ اپنے آگے کا سلسلہ نہیں بتاتے اور ان کا حال بھی معلوم نہیں۔ بیہقی کا سلسلہ وہی تیسرا ہے، خرائطی اور ابن عساکر کا یوں بھی اعتبار نہیں۔

اس نور کے حصول میں عورتوں کا مر جانا

۶۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ عبد مناف اور قبیلہ مخزوم کی دوسو عورتیں گنی گئیں جنہوں نے اس غم میں کہ عبداللہ سے ان کی یہ دولت حاصل نہیں ہوئی مر گئیں، لیکن انہوں نے شادی نہ کی (یعنی عمر بھر کنواری رہیں) اور قریش کی کوئی عورت نہ تھی جو اس غم میں بیمار نہ پڑ گئی ہو۔ یہی حکایت ہے جس کا غلط ترجمہ اردو مؤلفین میلاد نے یہ کیا کہ اس رات دوسو عورتیں رشک وحسد سے مر گئیں۔ یہ روایت سند کے بغیر زرقانی شرح مواھب لدنیہ میں بصیغہ رُوِی (یعنی بیان کیا گیا ہے) مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود مصنف کو بھی اس کی صحت میں کلام ہے یہ درحقیقت بالکل بے سند اور بے اصل روایت ہے اور کسی معتبر کتاب میں اس کا پتہ نہیں (نیز ان عورتوں کو کیسے پتہ چلا کہ یہ نور کا چمکارا، خوبصورتی کا نہیں بلکہ نور نبوت محمدی کا ہے کیا یہ عورتیں علم غیب رکھتی تھیں۔ محمدی)

۷۔ روایت ہے کہ اس رات کوسری کے محل میں زلزلہ پڑ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے اور ساوہ کی نہر (واقع فارس) اور بعض روایتوں میں طبریہ کی نہر (واقع شام) خشک ہوگئی اور فارس کا آتش کدہ جو ہزاروں برس سے روشن تھا بجھ گیا اور کسریٰ نے ایک ہولناک خواب دیکھا جس کی تعبیر یمن کے کاہن سطیح سے دریافت کی گئی یہ قصہ بیہقی، خرائطی، ابن عساکر اور ابونعیم میں سند اور سلسلہ روایت کے ساتھ مذکور ہے۔ ان سب کا مرکزی راوی مخزوم بن ہانی ہے جو اپنے باپ ہانی مخزومی قریشی سے جس کی ڈیڑھ سو برس کی عمر تھی بیان کرتا ہے۔ ہانی کے نام کا کوئی صحابی جو مخزومی قریشی ہو اور ڈیڑھ سو برس کی عمر رکھتا ہو معلوم نہیں۔ اصابہ وغیرہ میں اسی روایت کے سلسلہ میں ان کا نام مشکوک طریقہ سے آیا ہے ان کے صاحبزادے مخزوم بن ہانی بھی محدثین میں کوئی شناسا (معرف) نہیں نیچے کے راویوں کا بھی یہی حال ہے یہاں تک کہ ابن عساکر جیسے ضعیف روایتوں کے سرپرست بھی اس روایت کو غریب کہنے کی جرات کرتے ہیں اور ابن حجر مکی جیسے کمزور روایتوں کے سہارا اور پشت پناہ بھی اس کو مرسل ماننے کو تیار ہیں۔ ابونعیم کی روایت میں محمد بن جعفر بن اعین مشہور وضاع ہے۔

ولادت کے وقت والدہ عبدالرحمن کا موجود ہونا

۸۔ روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ماں شفا، بنت اوس ولادت کے وقت زچہ خانہ میں موجود تھیں، وہ کہتی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو پہلے غیب سے آواز آئی پھر مشرق و مغرب کی ساری زمین میرے سامنے روشن ہوگئی۔ یہاں تک کہ شام کے محل مجھ کو نظر آنے لگے، میں نے آپ کو کپڑا پہنا کر لٹایا ہی تھا کہ اندھیرا چھا گیا اور میں ڈر گئی اور کانپنے لگی پھر داہنی طرف سے کچھ روشنی نکلی تو آواز سنی کہ کہاں لے گئے تھے جواب ملا کہ یہ مغرب کی سمت۔ ابھی کچھ ہی دیر ہوئی کہ پھر وہی کیفیت پیدا ہوئی میں ڈر کر کانپی اور آواز آئی کہاں لے گئے تھے؟ جواب ملا کہ مشرق کی سمت، یہ حکایت ابونعیم میں ہے اس کے بیچ کے راوی احمد بن محمد بن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہری نامعتبر ہے اور اس کے دوسرے رواۃ مجہول الحال ہیں۔

۹۔ روایت ہے کہ حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے اے آمنہ! تیرا بچہ جہاں کا سردار ہوگا۔ جب پیدا ہو تو اس کا نام احمد اور محمد رکھنا اور یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈالنا جب وہ بیدار ہوئیں تو سونے کے پتھر پر یہ اشعار لکھے ملے (اس کے بعد اشعار ہیں (یہ قصہ ابونعیم میں ہے جس کا راوی ابوغزیہ محمد بن موسیٰ انصاری ہے جس کی روایتوں کو امام بخاری منکر کہتے ہیں، ابن حبان کا بیان ہے کہ وہ دوسروں کی حدیثیں چرایا کرتا تھا اور ثقات سے موضوع روایتیں بنا کر بیان کرتا تھا۔ متاخرین میں حافظ عراقی نے اس روایت کو بے اصل اور شامی نے بہت ہی ضعیف کہا ہے۔ ابن اسحاق نے بھی اس کو بے سند روایت کیا ہے۔ ابن سعد میں یہ روایت واقدی کے حوالہ سے ہے جس کی دروغ گوئی محتاج بیان نہیں۔

روایت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

۱۰۔ روایت: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ صحابی کی ماں ولادت کے وقت موجود تھیں وہ کہتی ہیں کہ جب آمنہ کو دردزہ ہوا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام ستارے زمین پر جھکے آتے ہیں یہاں تک کہ میں ڈری کہ کہیں زمین پر گر نہ پڑیں۔ جب پیدا ہوئے تو جدھر نظر جاتی تھی تمام گھر روشنی سے معمور تھا۔ یہ قصہ ابونعیم طبرانی اور بیہقی میں مذکور ہے۔ اس کے رواۃ میں یعقوب بن محمد زہری پایہ اعتبار سے ساقط ہے اور عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف ایک محض داستان گو اور جھوٹا ہے۔

ایام حمل کی کوئی علامت معلوم نہ ہوتی تھی

۱۱۔ روایت: حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ مجھے ایام حمل کی کوئی علامت معلوم نہ ہوتی تھی اور عورتوں کے ان ایام میں جو گرانی اور تکلیف محسوس ہوتی ہے وہ بھی نہ ہوتی تھی۔ بجز اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ معمول میں فرق آ گیا تھا۔ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اس قصہ کو ابن اسحاق اور ابو نعیم کے حوالہ سے بیان کیا ہے لیکن ابن اسحاق کا جو نسخہ ابن ھشام کے نام سے مشہور ہے اور چھپا ہوا ہے اور نیز خود دلائل ابو نعیم کے مطبوعہ نسخہ میں تو اس قسم کا کوئی واقعہ مذکور نہیں۔ قسطلانی کی پیروی میں دوسرے بے احتیاط متاخرین مثلاً صاحب سیرت حلبیہ اور مصنف خمیس نے بھی ابن اسحاق اور ابو نعیم ہی کی طرف اس روایت کی نسبت کی ہے لیکن ابن سید الناس نے عیون الاثر میں بجا طور پر اس روایت کیلئے واقدی کا حوالہ دیا ہے۔ دراصل یہ قصہ ابن سعد نے نقل کیا ہے اور اس کی روایت کے دو سلسلے لکھے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک کا سر سلسلہ واقدی ہے اور ان کی نسبت محدثین کی رائے پوشیدہ نہیں۔ علاوہ ازیں ان میں سے کوئی سلسلہ بھی مرفوع نہیں۔ پہلا سلسلہ عبداللہ بن وھب پر ختم ہوتا ہے جو اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ ہم یہ سنا کرتے تھے الخ...... دوسرے سلسلہ کو واقدی، زہری پر جا کر ختم کر دیتا ہے۔

ایک روایت اس کے بالکل خلاف

۱۲۔ ایک روایت اس کے بالکل برخلاف ابن سعد میں یہ ہے کہ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کے باعث حضرت آمنہ کو سخت گرانی اور بار محسوس ہوتا تھا وہ کہا کرتی تھیں کہ میرے پیٹ میں کئی بچے رہے مگر اس بچہ سے زیادہ بھاری اور گراں مجھے کوئی نہیں معلوم ہوا۔

یہ روایت معروف ومسلم واقعہ کے خلاف ہے

اول تو یہ روایت معروف ومسلم واقعہ کے خلاف ہے۔ حضرت آمنہ کے ایک کے سوا نہ کوئی اور بچہ ہوا اور نہ حمل رہا، دوسرے یہ کہ اس روایت کا سلسلہ ناتمام ہے اس کے معنی کی ایک اور روایت شداد بن اوس صحابی کی زبانی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے والدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا پہلوٹا ہوں۔ جب میں شکم میں تھا تو میری ماں عام عورتوں سے بہت زیادہ گرانی محسوس کرتی تھیں (کنز العمال کتاب الفضائل) معافی بن زکریا القاضی نے اس روایت پر اتنی جرح کی ہے کہ یہ منقطع ہے یعنی شداد بن اوس اور ان کے بعد کے راوی مکحول میں ملاقات نہیں۔ اس لئے بیچ میں ایک راوی کم ہے حالانکہ ان سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس کا پہلا راوی عمر بن صبح کذاب وضاع اور متروک ہے۔

۱۳۔ روایت: جب ولادت کا وقت آیا تو خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمانوں اور بہشتوں کے دروازے کھول دو۔ فرشتے باہم بشارت دیتے پھرتے تھے۔ سورج نے نور کا نیا جوڑا پہنا۔ اس سال دنیا کی تمام عورتوں کو یہ رعایت ملی کہ سب فرزند رینہ جنیں۔ درختوں میں پھل آ گئے۔ آسمان پر زبرجد و یاقوت کے ستون کھڑے کئے گئے۔ نہر کوثر کے کنارے مشک خالص کے درخت اگائے گئے۔ مکہ کے بت اوندھے ہو گئے وغیرہ وغیرہ۔

یہ روایت مواہب لدنیہ اور خصائص کبریٰ میں ابونعیم کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے لیکن ابونعیم کی دلائل النبوۃ کے مطبوعہ نسخہ میں جہاں اس کا موقعہ ہو سکتا تھا وہاں یہ روایت مجھے نہیں ملی ممکن ہے کہ ابونعیم نے اپنی کسی دوسری کتاب میں یہ روایت لکھی ہو یا یہ مطبوعہ نسخہ نامکمل ہو۔ بہر حال اس روایت کی صرف اس قدر بنا ہے کہ ابونعیم چوتھی صدی کے ایک راوی عمرو بن قتیبہ صوری سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد قتیبہ جو بڑے فاضل تھے یہ بیان کرتے تھے۔ قسطلانی نے مواہب میں اس روایت کو نقل کر کے لکھا ہے وہ مطعون ہے۔ حافظ سیوطی نے خصائص میں اس کو منکر کہا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ تمام تر بے سند اور موضوع ہے۔

۱۴۔ روایت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل میں ہونے کی جو نشانیاں تھیں ان میں ایک یہ ہے کہ اس رات قریش کے سب جانور بولنے لگے اور کہنے لگے کہ کعبہ کے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں آ گئے ہیں وہ دنیا جہان کی امان اور اہل دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چراغ ہیں۔قریش اور دیگر قبائل کی کاہنہ عورتوں میں کوئی عورت نہ تھی کہ اس کا جن اس کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گیا ہو اور اس سے کہانت کا علم چھن لیا گیا اور دنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہو گئے اور سلاطین اس دن گونگے ہو گئے۔مشرق کے وحشی جانوروں نے مغرب کے وحشی جانوروں کو جا کر بشارت دی، اسی طرح ایک دریا نے دوسرے دریا کو خوشخبری سنائی اور پورے ایام حمل میں ہر ماہ آسمان وزمین سے یہ ندا سنی جانے لگی کہ بشارت ہو کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمین پر ظاہر ہونے کا وقت (زمانہ) قریب آیا۔حضرت کی والدہ فرماتی تھیں کہ جب میرے حمل کے چھ مہینے گزرے تو خواب میں کسی نے مجھ کو پاؤں سے ٹھوکر دے کر کہا کہ اے آمنہ! تمام جہاں کا سردار تیرے پیٹ میں ہے جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا اور اپنی حالت چھپائے رکھنا، کہتی ہے کہ جب ولادت کا زمانہ آیا تو عورتوں کو جو پیش آتا ہے وہ مجھ کو بھی پیش آیا اور کسی کو بھی میری اس حالت کی خبر نہ تھی۔میں گھر میں تنہا تھی۔عبدالمطلب خانہ کعبہ کے طواف کو گئے تھے تو میں نے ایک زور کی آواز سنی، جس سے میں ڈر گئی میں نے دیکھا کہ ایک سفید مرغ ہے جو اپنے بازو کو میرے دل پر مل رہا ہے، اس سے میری وحشت دور ہو گئی اور درد کی تکلیف جاتی رہی پھر ایک طرف دیکھا کہ سپید شربت ہے پیاسی تھی دودھ سمجھ کر اس کو پی گئی اس کے پینے سے ایک نور مجھ سے نکل کر بلند ہوا، پھر میں نے دیکھا کہ چند عورتیں جن کے قد لمبے لمبے ہیں گویا عبدالمطلب کی بیٹیاں ہیں وہ مجھے غور سے دیکھ رہی ہیں میں تعجب کر رہی ہوں کہ ان کو کیسے میرا حال معلوم ہوا (ایک روایت میں ہے کہ ان عورتوں نے کہا کہ ہم فرعون کی بیوی اور عمران کی بیٹی مریم ہیں اور یہ حوریں ہیں) میرا درد بڑھ گیا اور ہر گھڑی آواز اور زیادہ بلند تھی اور خوفناک ہو جاتی تھی اتنے میں ایک سپید دیبا کی چادر آسمان وزمین کے درمیان پھیلی نظر آئی اور آواز آئی، اس کو لوگوں سے چھپالو میں نے دیکھا کہ چند مرد ہوا میں معلق ہیں ان کے ہاتھوں چاندی کے آفتابے ہیں اور میرے بدن سے موتی کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسینہ کے قطرے ٹپک رہے تھے جس میں مشک خالص سے بہتر خوشبو تھی اور میں دل میں کہہ رہی تھی کہ کاش عبدالمطلب اس وقت پاس ہوتے۔ پھر میں نے پرندوں کا غول دیکھا جو معلوم نہیں کدھر سے آئے وہ میری کمر میں گھس آئے، ان کی منقاریں زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے، میری آنکھوں سے اس وقت پردے اٹھائے گئے تو اس وقت مشرق و مغرب سب میری نگاہوں کے سامنے تھے تین جھنڈے نظر آئے، ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔ اب دردزہ بڑھ گیا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے کچھ عورتیں ٹیک لگائے بیٹھی ہیں اور اتنی عورتیں بھر گئیں کہ مجھے گھر کی کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔

اسی اثنا میں بچہ پیدا ہو گیا میں نے پھر دیکھا کہ وہ سجدہ میں پڑا تھا اور دو انگلیوں کو آسمان کی طرف دعا کی طرح اٹھائے تھا پھر ایک سیاہ بادل نظر آیا جو آسمان سے اتر کر نیچے آیا اور بچہ پر چھا گیا اور بچہ میری نگاہ سے چھپ گیا۔ اتنے میں ایک منادی سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے پورب اور پچھم گھما دو اور سمندروں کے اندر لے جاؤ تا کہ سب ان کے نام نامی اور شکل وصورت کو پہچان لیں اور جان لیں کہ یہ مٹانے والے ہیں یہ اپنے زمانے میں شرک کا نام ونشان مٹا دیں گے پھر تھوڑی ہی دیر میں بادل ہٹ گیا اور آپ دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپٹے نظر آئے جس کے نیچے سبز ریشم تھا، ہاتھوں میں سفید موتیوں کی ۳ کنجیاں تھیں اور ایک آواز آئی کہ محمد کو فتح ونصرت اور نبوت کی کنجیاں دی گئی ہیں۔

میں (محمد سلیمان ندوی) نے دل پر جبر کر کے یہ پوری حکایت نقل کی ہے یہ اس لئے کہ میلاد کے عام جلسوں کی رونق انہیں روایتوں سے ہے۔ یہ روایت ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور سند کا سلسلہ بھی ہر طرح صحیح ہے مگر اگر کسی کو اسماء الرجال سے آگاہی نہ بھی ہو اور وہ صرف ادب عربی کا صحیح ذوق رکھتا ہو تو وہ فقط روایت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ اور عبارت کو دیکھ کر یہ فیصلہ کر دے گا کہ یہ تیسری صدی کی بنائی ہوئی ہے اس روایت میں یحییٰ بن عبداللہ البابلتی اور ابوبکر بن ابی مریم ہیں، پہلا شخص بالکل ضعیف ہے اور دوسرا ناقابل حجت ہے، ان کے آگے کے راوی سعید بن عمرو الانصاری اور ان کے باپ عمرو الانصاری کا کوئی پتہ نہیں (نیز یہ روایت کئی ایک دوسری روایتوں کے خلاف بھی ہے کہ جن میں ہے ولادت کے وقت عبدالرحمن بن عوف کی ماں اور عثمان بن ابی العاص کی ماں، مکہ کی قریشی خاندان کی مقامی عورتیں موجود تھیں دیکھئے روایت نمبر: ۸، ۱۰ جبکہ اس روایت میں ہے کہ کوئی عورت خاندان کی ولادت کے موقعہ پر موجود ہی نہیں تھی۔ محمدی)

۱۵۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی جاتی ہے کہ میرا چھوٹا بھائی عبداللہ جب پیدا ہوا تو اس کے چہرے پر سورج کی سی روشنی تھی اور والدہ نے ایک دفعہ خواب دیکھا...... بنو مخزوم کی ایک (عورت) کاہنہ نے یہ خواب سن کر پیشنگوئی کی کہ لڑکے کی پشت سے ایک ایسا بچہ ہوگا جو تمام دنیا پر حکومت کرے گا۔ جب آمنہ کے شکم سے بچہ پیدا ہوا تو میں نے ان سے پوچھا کہ ولادت کے اثناء میں تم کو کیا کیا نظر آیا، انہوں نے کہا کہ جب مجھے درد ہونے لگا تو میں نے بڑے زور کی آواز سنی جو انسانوں کی آواز کی طرح نہ تھی اور سبز وریشم کا پھریرا یاقوت کے جھنڈے میں لگا ہوا آسمان وزمین کے بیچ میں گڑا نظر آیا اور میں نے دیکھا کہ بچہ کے سر سے روشنی کی کرنیں نکل نکل کر آسمان تک جاتی ہیں، شام کے تمام محل آگ کے شعلے معلوم ہوتے تھے اور اپنے پاس مرغابیوں کا ایک جھنڈ دکھائی دیا۔ جس نے بچہ کو سجدہ کیا پھر اپنے پروں کو کھول دیا اور سعیرہ اسدیہ کو دیکھا کہ وہ کہتی ہوئی گزری کہ تیرے اس بچے نے بتوں اور کاہنوں کو بڑا صدمہ پہنچایا ہائے سعیرہ ہلاک ہو گئی۔ پھر ایک بلند بالا سپید رنگ جوان نظر آیا جس نے بچہ کو میرے ہاتھ سے لے لیا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن لگایا، اس کے ہاتھ میں سونے کا ایک طشت تھا۔ بچہ کے پیٹ کو پھاڑا، پھر اس کے دل کو نکالا، اس میں سے ایک سیاہ داغ نکال کر پھینک دیا، پھر سبز حریر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تھیلی کھولی جس میں سپید کی طرح چیز تھی اس کو سینہ میں بھرا پھر سفید حریر کی ایک تھیلی کھولی اس میں سے ایک انگوٹھی نکال کر مونڈھے پرانڈے کے برابر مہر کی اور اس کو باریک کرتا پہنا دیا۔ اے عباس یہ میں نے دیکھا۔ اس روایت کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے کہ ناقلین نے اس کے ضعف کو خود تسلیم کیا ہے اور حافظ سیوطی نے لکھا ہے کہ اس روایت اور اس سے پہلے کی دو روایتوں (۱۳، ۱۴) میں میں نے اپنی اس کتاب و (خصائص کبری) میں ان تینوں (روایتوں) سے زیادہ سخت منکر کوئی روایت نقل نہیں کی اور میرا دل ان کے لکھنے کو نہیں چاہ رہا تھا لیکن میں نے محض ابو نعیم کی تقلید میں لکھ دیا ہے۔ جن روایتوں کو حافظ سیوطی لکھنے کے قابل نہ سمجھیں تم ان کے ضعف کے درجہ کو سمجھ سکتے ہو، سیوطی اس روایت کا ماخذ ابونعیم کو بتاتے ہیں مگر یہ روایت دلائل ابونعیم کے مطبوعہ نسخہ میں نہیں ملی یہ بھی یاد رہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دو ہی سال بڑے تھے، جب آمنہ نے وفات پائی تو وہ سات آٹھ سال کے بچہ تھے۔

۱۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ بیان کر رہی تھیں کہ میں حیرت میں تھی ہی کہ تین آدمی دکھائی دیئے جن کے چہرے سورج کی طرح چمک رہے تھے، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا جس سے مشک کی سی خوشبو آ رہی تھی، دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت تھا، جس کے چار گوشے تھے اور ہر گوشہ میں سپید موتی رکھا ہوا تھا اور ایک آواز آئی، اے حبیب اللہ! یہ پوری دنیا پورب پچھم خشکی وتری سب مجسم ہو کر آئی ہے، اس کے جس گوشے کو چاہئے مٹھی میں لے لیجئے۔ آمنہ کہتی ہے کہ میں نے گھوم کر دیکھا کہ بچہ کہاں ہاتھ رکھتا ہے میں نے دیکھا کہ اس نے بیچ میں ہاتھ رکھا تو کہنے والے کی آواز سنی کہ محمد نے کعبہ کے خدا کی قسم کعبہ پر قبضہ کیا ہے ہاں یہ کعبہ اس کا قبلہ اور اس کا مسکن بنے گا، تیسرے کے ہاتھ میں سپید حریر لپٹا ہوا تھا اس نے اس کو کھولا تو اس میں ایک انگوٹھی نکلی جس کو دیکھ کر دیکھنے والوں کی آنکھیں حیرت کرتی تھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ میرے پاس آیا تو طشت والے اس انگوٹھی کو لے کر اس آفتابہ سے سات بار اس کو دھویا اور تھوڑی دیر تک اپنے بازوؤں میں لپٹائے رکھا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ رضوان جنت تھا، پھر بچہ کے کان میں کچھ کہا جس کو آمنہ کہتی ہے کہ میں نہ سمجھ سکی پھر اس نے کہا اے محمد بشارت ہو کہ کسی نبی کو ایسا علم عطا نہیں کیا گیا جو تم کو نہیں بتایا گیا تم سب پیغمبروں سے زیادہ شجاع بنائے گئے، تم کو فتح ونصرت کی کنجی دی گئی اور رعب داب بخشا گیا، جو تمہارا نام سنے گا اس نے تم کو کبھی دیکھا بھی نہ ہو تو وہ کانپ جائے گا۔ اے خدا کے خلیفہ۔

اس روایت کا ماخذ یہ ہے کہ یحییٰ بن عائذ المتوفی نے اپنی کتاب میلاد میں اس کو ذکر کیا ہے ابن دحیہ محدث نے بڑی جرات کر کے اس کو غریب کہا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کو غریب کہنا بھی اس کی توثیق ہے یہ تمام تر بے اصل اور بے بنیاد ہے۔

۱۷۔ روایت: آمنہ کہتی ہیں کہ جب ولادت ہوئی تو ایک بہت بڑا ابر (بادل) کا ٹکڑا نظر آیا جس میں گھوڑے کے ہنہنانے اور پروں کے پھڑپھڑانے اور لوگوں کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ ابر کا ٹکڑا بچہ کے اوپر چھا گیا اور بچہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا البتہ منادی کی آواز سنائی دی کہ محمد کو ملکوں ملکوں پھراؤ اور سمندروں کی تہوں میں لے جاؤ کہ تمام دنیا ان کے نام ونشان کو پہنچان لے اور جن وانس چرند پرند ملائکہ بلکہ ہر ذی روح کے سامنے ان کو لے جاؤ۔ ان کو آدم کا خلق، شیث کی معرفت، نوح کی شجاعت، ابراہیم کی دوستی، اسماعیل کی زبان، اسحاق کی رضا، داؤد کی آواز، دانیال کی محبت، الیاس کا وقار، یحییٰ کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کرو اور تمام پیغمبروں کے اخلاق میں ان کو غوطہ دو، آمنہ کہتی ہے پھر یہ منظر ہٹ گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ سبز حریر میں لپٹے ہیں اور اس کے اندر سے پانی ٹپک رہا ہے، آواز آئی ہاں محمد نے تمام دنیا پر قبضہ کر لیا اور کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے حلقہ اطاعت میں نہ آ گئی ہو کہتی ہیں کہ پھر میں نے دیکھا تو نظر آیا کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اور مشک خالص کی سی خوشبو آپ سے نکل رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے دفعتہً تین آدمی نظر آئے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ ہے دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت ہے اور تیسرے کے ہاتھ میں سپید ریشم ہے، اس نے سپید ریشم کو کھول کر اس میں سے انگوٹھی جس کو دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں، نکالی پہلے اس نے انگوٹھی کو سات دفعہ اس آفتابہ کے پانی سے دھویا پھر مونڈھے پر مہر کر کے بچہ کو تھوڑی دیر کیلئے اپنے بازوؤں میں لپیٹ لیا اور پھر مجھے واپس کر دیا۔

اس حکایت کی بنیاد یہ ہے کہ قسطلانی نے مواھب لدنیہ میں السعادۃ والبشری نامی ایک میلاد کی کتاب سے اس کو نقل کیا ہے اور السعادۃ والبشری کا مصنف کہتا ہے کہ اس نے خطیب سے اس کو لیا ہے۔ روایات کے لحاظ سے خطیب کی تاریخ کا جو درجہ ہے وہ کس کو معلوم نہیں۔ قسطلانی نے اس روایت کو ابونعیم کی طرف بھی منسوب کیا ہے، قسطلانی نے خود تصریح کر دی ہے کہ اس میں سخت نکارت ہے۔

۱۸۔ روایت: آمنہ کہتی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو ایک روشنی چمکی جس سے تمام مشرق ومغرب روشن ہو گیا اور آپ دونوں ہاتھوں کو ٹیک کر زمین پر گر پڑے (شاید مقصود یہ کہنا ہے کہ آپ سجدہ میں گئے) پھر مٹھی سے مٹی اٹھائی (اہل میلاد اس سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ آپ نے روئے زمین پر قبضہ کر لیا) اور آسمان کی طرف سر اٹھایا (شاید یہ دکھانے کیلئے کہ میں جس کو سجدہ کر رہا ہوں وہ عرش پر ہے۔ محمدی) یہ حکایت ابن سعد میں متعدد طریقوں سے مذکور ہے مگر ان میں کوئی قوی نہیں، اسی کے قریب ابونعیم اور طبرانی میں روایتیں ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔

پیدائش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودی کا خبردار کرنا

۱۹۔ روایت: جس شب کو آپ پیدا ہوئے قریش کے بڑے بڑے سردار جلسہ جمائے بیٹھے تھے، ایک یہودی نے جو مکہ میں سوداگری کرتا تھا اس نے آ کر دریافت کیا کہ آج تمہارے یہاں کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے؟ سب نے لاعلمی ظاہر کی۔ اس نے کہا اللہ اکبر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو معلوم نہیں تو خیر، میں جو کہتا ہوں اس کو سن لو۔ آج شب کو اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہو گیا۔ اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایک نشان ہے، اس میں گھوڑے کے بال کی طرح کچھ اوپر تلے بال ہیں۔ وہ دو دن تک دودھ نہیں پیئے گا کیونکہ ایک جن نے اس کے منہ میں انگلی ڈال دی ہے جس سے وہ دودھ نہیں پی سکتا۔ جب جلسہ چھٹ گیا اور لوگ گھروں کو لوٹے تو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے، لوگ اس یہودی کو آمنہ کے گھر لائے، اس نے بچہ کی پیٹھ پر تل دیکھا تو غش کھا کر گر پڑا، جب ہوش آیا، لوگوں نے پوچھا: اس نے کہا خدا کی قسم اسرائیل کے گھرانے سے نبوت رخصت ہوگئی ہے، اے قریش! تم اس کی پیدائش سے خوش ہو، ہوشیار خدا کی قسم یہ تو تم پر ایک دن ایسا حملہ کرے گا جس کی خبر چاردانگ عالم میں پھیلے گی۔

یہ روایت مستدرک حاکم میں ہے اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے مگر اہل علم جانتے ہیں کہ حاکم کا کسی روایت کا صحیح کہنا ہمیشہ تنقید کا محتاج ہوتا ہے چنانچہ حافظ ذھبی نے تلخیص مستدرک (ج:۲، ص:۶۰۲) میں حاکم کی تصحیح کی تردید کی ہے۔ اس کا سلسلہ روایت یہ ہے کہ یعقوب بن سفیان فسوی، ابوغسان محمد بن یحییٰ کنانی سے اور یہ اپنے باپ یحییٰ بن علی کنانی سے اور وہ محمد بن اسحاق (مصنف سیرت) سے روایت کرتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ابن اسحاق نے خود اپنی سیرت میں یہ روایت نہیں کی ہے، ابوغسان محمد بن یحییٰ کو بعض محدثین نے اچھا کہا ہے مگر محدث سلیمانی نے اس کو منکر الحدیث (ایسی باتیں بیان کرنے والا جن کی تصدیق دیگر معتبر بیانات سے نہیں ہوتی) کیا ہے۔ ابن حزم نے اس کو مجہول کہا ہے۔ بہر حال ان تک غنیمت ہے مگر ان کے باپ یحییٰ بن علی کا کہیں کوئی ذکر نہیں کہ یہ کون تھے اور کب تھے۔ اس قسم کی ایک روایت عیص راھب کے متعلق ابوجعفر بن ابی شیبہ سے ہے اور ابونعیم نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اس کو ذکر کیا ہے لیکن زرقانی نے لکھ دیا ہے کہ ابوجعفر بن ابی شیبہ نا معتبر ہے۔ (میں عبدالغفار محمدی کہتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جس نبی کی پیدائش اتنی کڑی نگرانی میں ہوئی ہو اور ہر دم فرشتوں کی نگرانی میں ہو اور جس کی پیدائش کے وقت جنات و شیاطین (میلادیوں کے بقول) بند کر دیئے گئے ہوں، ایسی حالت میں اور ایسے پہرے میں ایک جن کا آپ کے منہ مبارک میں انگلی ڈال کر منہ کو دودھ پینے سے بند کر دینا دل تو نہیں مان سکتا جبکہ حدیث صحیح مشکوٰۃ ص: ۱۸ میں ہے کہ ہر آدمی کے پاس ایک جن ہوتا ہے (جو شرارت کرتا ہے) میرے پاس بھی ایک جن ہے مگر میں اس کی شرارت سے محفوظ ہوں، اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے ساتھ جن شرارت نہیں کر سکتا لہٰذا یہ روایت حاکم والی صحیح حدیث کے خلاف ہے جو ناقابل قبول ہے۔ محمدی)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوارے میں چاند سے کلام کرنا

۲۰۔ روایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے ہیں کہ یارسول اللہ مجھ کو جس نشانی نے آپ کے مذہب میں داخل ہونے کا خیال دلایا وہ یہ ہے کہ جب آپ گھوارہ میں تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ چاند سے اور چاند آپ سے باتیں کرتا تھا اور انگلی سے آپ اس کو جدھر اشارہ کرتے تھے ادھر جھک جاتا تھا، فرمایا ہاں! میں اس سے اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور رونے سے بہلاتا تھا اور عرش کے نیچے جا کر جب وہ تسبیح کرتا تھا تو میں اس کی آواز سنتا تھا۔

یہ حکایت دلائل بیہقی، کتاب الماتین صابونی، تاریخ خطیب اور تاریخ ابن عساکر میں ہے مگر خود بیہقی نے تصریح کر دی ہے کہ یہ صرف احمد بن ابراہیم جبلی کی روایت ہے اور وہ مجہول ہے۔ صابونی نے روایت لکھ کر کہا ہے کہ یہ سند اور متن دونوں لحاظ سے غریب ہے۔ علاوہ ازیں حضرت عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید ایک دو سال بڑے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شیر خوارگی کے عالم میں وہ خود شیر خوار ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ نشانی دیکھ کر حضرت عباس کو اسلام میں دخل ہونے کا خیال آیا تو سب سے پہلے اسلام لاتے

میں عبد الغفار محمدی کہتا ہوں کہ اگر یہ روایت سچ ہے تو اس سے تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت فرماتے اس اعلان نبوت کے فوراً بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ مسلمان ہو جاتے، آپ کا کلمہ پڑھ لیتے کیونکہ آپ کی حقانیت کی نشانی اور دلیل تو پہلے دیکھ ہی چکے تھے اور فوراً آپ کے مذہب میں داخل ہو جاتے جیسا کہ خود ان کے الفاظ موجود ہیں۔ حالانکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام فوراً قبول نہیں کیا اور نہ فوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب میں داخل ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں نے اس سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا، سیدنا ابوبکر، خدیجہ، زید، علی رضی اللہ عنہم تو وہ ہیں جو سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے، ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر حضرت عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔ ان کے بعد حضرت ابوعبیدہ، سعید، ارقم، ابن مسعود، بلال وغیرہم رضوان اللہ علیہم اسلام لائے (اوجز السیر ص: ۵۸۶ مصنف علامہ مفتی عمیم الاحسان المجدد دی البرکتی طبع مع المشکوٰۃ) پھر حضرت حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے لیکن پھر بھی ابھی تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ نشانی والی بات صحیح نہیں ہے۔ محمدی) (یہاں تک علامہ سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوگئی)۔

سعیدی صاحب نے جن روایتوں کو نواب صاحب کی کتاب شمامہ عنبریہ اور اشرف علی تھانوی کی کتاب نشر الطیب سے نقل کیا ہے ان کی حقیقت محققانہ انداز میں جناب سید محمد سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی اس مفصل تحقیق سے واضح ہوگئی ہے کہ یہ روایات موضوع ضعیف، منکر ہیں جو استدلال کے قابل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میلاد کے وقت شیطان چلایا تھا

سعیدی: جشن عید میلاد پر ناراض ہونے والے وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی یعنی کائنات میں جشن میلاد کا چرچا ہوا تو شیطان لعنتی خوب رویا چیخا چلایا۔ (البدایہ والنھایہ ج:۲، ص:۲۶۷ الروض الانف ص:۱۰۵، سیرت حلبیہ ج:۲، ص:۲۲۰ شواہد النبوۃ ص:۵۱) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۵)

محمدی اول: البدایہ والنھایہ میں فقط اتنا ہے کہ:

حکی السھیلی عن تفسیر بقی بن مخلد الحافظ ان ابلیس رن اربع رناتٍ حین لعن و حین اھبط وحین ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحین انزلت الفاتحۃ

کہ شیطان چار بار چلایا ہے جب اس پر لعنت برسی اور جب وہ زمین پر اترا، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، اور جب سورت فاتحہ اتری۔ لیکن **ایک** تو خرابی یہ ہے کہ سند نہیں لکھی، **دوم** کس کا قول ہے، یہ مذکور نہیں **سوم** اس کا بیان نہیں کہ ناقل کو کیسے پتہ چلا ان رنات کا۔

دوم: اگر شیطان ولادت نبوی پر رویا چلایا تھا کہ آپ کے پیدا ہونے سے ان شیاطین کی آمدرفت آسمانی کا سلسلہ بند ہوگیا اور یہ کہ نبی ورسول بن کر اچھے کاموں کی تبلیغ کرے گا برے کاموں سے روکے گا اور یہ کہ مشن شیطانی کے چلانے میں رکاوٹ کا باعث بنے گا وغیرہ وغیرہ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو بعثت نبوی کا پتہ شیطان کو کیوں نہ چلا اور شیاطین کو تحقیق کرنے کیلئے ہر سمت قریہ قریہ کیوں روانہ کیا کہ دیکھو کہ زمین پر کوئی نئی بات ہوگئی ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوتا ہے۔

سوم: قائل کا پتہ جب نہیں ہے تو ایسے قول کا کیا اعتبار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میلاد کے وقت آسمانوں کی حفاظت بڑھ گئی

سعیدی: جب آپ کا میلاد ہوا تو آسمانوں کی حفاظت بڑھ گئی اور شیطانوں کی انتظار گاہیں ختم ہو گئیں (تو پھر وہ کیونکر آپ کے جشن عید میلاد میں شریک ہوتے) (شمامہ عنبریہ ص:۱۱) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۶)۔

یہ نقل قرآنِ مجید کی نص کے خلاف ہے

محمدی اول: یہ نقل قرآنِ مجید کی اس نص کے خلاف ہے:

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ ۔(الجن آیت:۸و۹۔پ:۲۹)

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا سخت پہرے اور آگ چنگاریوں سے بھر دیا گیا اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کیلئے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے (ترجمہ احمد رضا) اور مولوی نعیم الدین اس کی تفسیر میں لکھتا ہے: ۱۷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے۔ گویا نعیم الدین مراد آبادی، اس تفسیر سے یہ سمجھا رہے ہیں کہ یہ شیاطین و جنات کی رکاوٹ اور ان پر پہرہ داری اور ان پر چنگاریوں کی بارش بعثت نبوی، اعلان نبوت کے وقت شروع ہوئی، پہلے یہ کھلے پھرتے تھے ان پر کوئی روک ٹوک نہیں تھی اور تفسیر جلالین میں اس کے متعلق لکھا:

قال الجن وانا لمسنا السماء استراق السمع منها فوجدنا ها ملئت حرسًا من الملائكة شديدًا وشهبًا نجوما محرقة وذلك لما بعث النبي صلى الله عليه وسلم وانا كنا اى قبل مبعثه صلى الله عليه وسلم نقعد منها مقاعد للسمع اى نستمع فمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يستمع الآن يجدله شهابًا رصدا اى ارصدله ليرمى به .(تفسير جلالين درسی ص:476 سورت جن پ:۲۹)

یعنی یہ رکاوٹ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اعلان نبوت کے وقت (میلاد نبوی سے پورے چالیس سال بعد) شروع ہوئی اس سے پہلے (چالیس سال کے دوران) تو وہ اوپر کی خبروں کے سننے کیلئے آتے جاتے تھے کوئی رکاوٹ درپیش نہیں تھی۔

یہ نقل بخاری شریف کی صحیح حدیث کے خلاف ہے

دوم: یہ نقل بخاری شریف ج:۲، ص:۷۳۲ کی صحیح حدیث کے خلاف ہے، جس کی صحت کا درجہ مسلمانوں کے ہاں قرآنِ مجید کے بعد مسلم ہے:

عن ابن عباس رضى الله عنه قال انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فى طائفةٍ من اصحابه عامدين الى سوق عكاظٍ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين فقالوا مالكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وارسلت علينا الشهب قال ما حال بينكم وبين خبر السماء الا ما حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الامر الذى حدث. فانطلقوا فضربوا مشارق الارض و مغاربها ينظرون ما هذا الامر الذى حال بينهم وبين خبر السماء قال فانطلق الذين توجهوا نحو تهامة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بنخلة وهو عامدٌ الى سوق عكاظٍ وهو . يصلى باصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا القرآن تَسَمعوا له فقالوا هذ الذى حال بينكم وبين خبر السماء الخ (بخاری ج:۲،ص:۷۳۲)

کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام کے ساتھ عکاظ کی طرف چلے دوران حال شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے بے وقت واپس لوٹنے کا سبب دریافت کیا تو وہ بولے ہمارے درمیان اور آسمانی خبر کے درمیان رکاوٹ آ گئی ہے اور ہم پر شعلے گرنے لگے ہیں تو شیطان ابلیس نے کہا کہ سوائے کسی زمینی حادثہ کے یوں ہی تمہارے اور آسمانی خبر کے درمیان رکاوٹ نہیں آ گئی پس تم زمین کی مشرق اور مغرب کو چھان مارو اور دیکھو کہ کیا حادثہ ہوا ہے اور کیا ماجرا سرزد ہوا ہے پس وہ چلے دیکھتے تھے کہ کیا حادثہ ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جنات و شیاطین جو تھامہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے صبح کی نماز اپنے ساتھیوں کو (راستہ) میں پڑھا رہے تھے (اور قرأت قرآن فرما رہے تھے) پس جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآنِ مجید سنا تو کان لگایا اور کہنے لگے کہ یہ ہے وہ حادثہ جو ہمارے اور آسمانی خبر کے درمیان رکاوٹ ہے اس وقت اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہنے لگے کہ اے قوم (شیاطین و جنات) ہم نے قرآن سنا الخ......تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قل اوحی الی الخ آیات قرآنی نازل فرما دیں۔

تو گویا قرآن اور صحیح بخاری کی حدیث سے واضح ہو گیا کہ آسمان کی حفاظت اور جنات و شیاطین کی آسمانی آمد و رفت میں رکاوٹ بعثت نبوی اور نزول قران کی وجہ سے ہوئی نہ کہ ولادت نبوی کے وقت، کتاب و سنت کے مقابلہ میں ضعیف روایات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے سچے نبی کی سچی نبوت کی صداقت کا انتظام اس طرح فرمایا کہ جنات و شیاطین کی آسمانی آمد و رفت بند کر دی تا کہ آئندہ کوئی شیطان اوپر جا کر ملا اعلیٰ کی گفتگو نہ سن سکے اور نہ ایسی گفتگو سن کر اپنے کاہنوں تک پہنچائے تا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی خبر لا اور سنا سکتا ہے تو یہ کاہن بھی آسمانی خبر لا اور سنا سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پھر نعوذ باللہ نبوت محمدی مشکوک ہو جاتی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت محمدی کی حقانیت میں شک ڈالنے والے سبب کو بند کر دیا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ یعنی جنات کا خبر سننے کیلئے آنا جانا بند ہوا، تو پھر کاہنوں کی خبر دینے کا مسئلہ بھی ختم ہو گیا اور خود البدایہ والنہایہ ج: ۲، ص: ۳۰۷ میں بھی یہ موجود ہے کہ جنات کی یہ آمد و رفت کی رکاوٹ بعثت نبوی کے موقعہ پر ہوئی پہلے وہ آتے جاتے تھے۔

کیا میلاد محمدی آسمانوں پر ہوا تھا سعیدی کی نادانی

تنبیہ: میلاد تو ہوا دنیا میں مکہ شہر کے اندر جناب عبداللہ بن عبدالمطلب کے مکان کے اندر بقول سعیدی نقل، کہ بی بی آمنہ نے جھنڈے لگتے دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں، ایک بیت اللہ کی چھت پر مکہ کے شہر میں (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۴) اور شیاطین کی رکاوٹ تو ہوئی آسمانوں کی طرف جانے سے پھر وہ شیاطین کیسے میلاد میں جانے سے رک گئے (دروغ گو را حافظہ نہ باشد) گویا سعیدی صاحب چکراتے ہوئے میلاد محمدی (پیدائش) آسمانوں پر سمجھ بیٹھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہاں میلادی بدعتی سعیدی کا عقل نل بٹہ نل ہو گیا ہے اس لئے ایسی چٹکیاں اس مقام پر مار رہا ہے۔ اگر میلاد آسمان پر ہوتا تو پھر وہاں نہ جانے کی بات سمجھ آ سکتی تھی کہ چونکہ یہ شیاطین زمین پر رہتے ہیں وہ آسمان پر میلاد میں شامل کیسے ہوں کہ آسمان پر جانے پر ان پر پابندی لگ گئی ہے مگر جب میلاد بھی زمین پر مکہ شہر میں ہو رہا ہے اور یہ جنات بھی زمین پر بستے ہیں تو پھر یہ بے عقلی کی بات کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

مشرکین مکہ، کافروں یہودیوں کو آپ کے آنے سے بڑی تکلیف ہوئی تھی

سعیدی: ابوجہل، ابولہب، امیہ بن خلف عتبہ یعنی مشرکین مکہ، کافروں یہودیوں کو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے سے بڑی تکلیف ہوئی تھی، چنانچہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک یہودی نے مکہ کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ آج رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان ایک نشانی ہے...... پھر وہ آپ کو دیکھنے آیا جب وہ نشانی دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہو گئی ہے، اے گروہ قریش! اللہ کی قسم یہ تم پر ایسا غلبہ حاصل کریں گے کہ مشرق و مغرب سے اس کی خبر شائع ہو گی۔ (نشر الطیب ص: ۲۷، ۲۸) آپ کی میلاد شریف کی صبح کو مدینہ میں ایک یہودی نے چلانا شروع کر دیا اور دوسرے یہودیوں کو جمع کر کے کہا آج رات احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہو گیا ہے (نشر الطیب ص: ۲۶) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۱۶)

محمدی: سعیدی صاحب کا یہ لکھنا کہ ابوجہل ابولہب، امیہ بن خلف، عتبہ یعنی مشرکین مکہ، کافروں کو آپ کے آنے سے بڑی تکلیف ہوئی تھی، عجیب ہے جبکہ خود سعیدی صاحب اس اپنی کتاب میں تسلیم کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ابولہب نے میلاد محمدی کی خبر سنی اور خوش ہوا اور اس میلاد کی خبر دینے والی لونڈی کو آزاد کر دیا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۳۲)

اس حوالہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان مشرکین مکہ کو آپ کے آنے سے خوشی ہوئی تھی۔ نیز اس سے عجیب تر یہ ہے کہ اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابولہب کو میلاد محمدی کی سب سے پہلے اطلاع یہودی نے دی اور ثوبیہ لونڈی والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے میلاد محمدی کی اطلاع لونڈی نے دی۔ اذا تعارضا تساقطا۔ کہ تعارض کے وقت متعارض دلیلیں استدلال کے لائق نہیں رہتیں نیز اس یہودی والی روایت کی بھی تحقیق ہو چکی ہے کہ یہ بھی صحیح نہیں ہے (دیکھئے روایت: ۱۹)

کیا میلاد پر کسریٰ وقیصر مجوسی روئے تھے

سعیدی: شیطان اور اس کی پارٹی، یہودی و عیسائی، کافر مشرک کسریٰ اور اس کے غلام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحیرہ طبریہ والے مجوسی وغیرہ آپ کے میلاد پر روتے چلاتے ہیں کیونکہ آپ کی آمد سے ان کو ضرب کاری لگی ہے لیکن اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر آپ کے جشن میلاد سے جلنے والے کہیں دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجنٹ تو نہیں الخ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۶)

محمدی اول: شیطان اور اس کی پارٹی، یہودی وعیسائی، مشرک وکافر، کسریٰ اور اس کے غلام اور بحیرہ طبریہ والے مجوسی وغیرہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بھی اس وقت لگا جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا اور قیصر وکسریٰ کی دربار میں تذکرہ نبوی بھی اس وقت ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپ کے خطوط ان کے پاس پہنچے اور جوں ہی آپ کی نبوت پھیلتی گئی یہ لوگ چلاتے گئے اور آپ کی رسالت کو تسلیم نہ کر کے آپ کے دشمن بنتے گئے تا آنکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے سربراہ مملکت بن گئے تو اس وقت ان کو ضرب کاری لگی اور آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے جنگ وجدال کا بازار گرم کر دیا اور آپ کے مقابلہ پر اتر آئے اور اپنی مذہبی رسومات کے طریقوں عادتوں کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوئے۔

لیکن اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل نہ کرنے والے اور آپ کی تعلیمات وسنن کے برخلاف نت نئی بدعات رسم ورواج نکالنے والے اور اس پر فرائض سے بھی زیادہ سختی سے عمل پیرا ہونے والے اور سنت نبوی کو پس پشت ڈالنے والے، کہیں دشمنان اسلام اور دشمنان رسول کے ایجنڈہ پر عمل کرنے والے تو نہیں۔

دوم: میلاد ماننا اور شے ہے اور میلاد منانا اور شے ہے۔ جیسے غم شہادت حسین ماننا اور شے ہے اور غم شہادت حسین منانا، ماتمی جلوس نکالنا دیگر شے ہے۔ تم سعیدی صاحب شہادت حسین مانتے ہو لیکن شہادت حسین کا جلوس نکالتے ہوئے تم بھی نہیں مناتے تو کیا اس کا یہی مطلب بنے گا کہ تم بریلوی سعیدی لوگ بھی غم حسین روایتی انداز میں نہ منا کر مخالفین حسین کے ایجنٹ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی: ہم میلاد کے دشمن نہیں ہیں، میلاد عربی کا لفظ ہے جس کا معنی ہے پیدائش، آپ کی پیدائش کو ہم مانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریشی ہاشمی خاندان کے رئیس عبدالمطلب کے فرزند جناب عبداللہ کے بیٹے ہیں اور جناب آمنہ کے لخت جگر ہیں، آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے، آپ کے دادا کا نام جناب عبدالمطلب چچاؤں کے نام عباس۔ حمزہ۔ ابو طالب۔ ابولہب وغیرہ ہیں۔ آپ کی پھوپھیاں بھی تھیں، آپ کی دودھ کی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ بھی تھی۔

یہ تو تم ہی تھے اور تمہارا نعرہ تھا کہ نبی آیا ہے جایا (پیدا) نہیں ہے پھر تم نے پینترہ بدلا اور اب کہنے لگے کہ آپ پیدا ہوئے ہیں اور آپ کی پیدائش (میلاد) منانے لگے ہو۔

ہاں ہم میلاد کو رسمی جلوسوں اور مروجہ طریقہ کار کی صورت میں نہیں مناتے، اگر اس میں کوئی خرابی ہے تو خیر القرون کے زمانہ والے بھی نعوذ باللہ پھر خراب ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ ہم میلاد نبوی کو بھی مانتے ہیں اور شہادت حسین کو بھی مانتے ہیں مگر ہم نہ تو شیعوں کی طرح شہادت حسین ماتمی جلوس کی طرح مناتے ہیں اور نہ میلادیوں سعیدیوں کی طرح روایتی میلاد کو مناتے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول میلاد کے دن کو میلاد کے دشمنوں نے تردد کا شکار کر ڈالا

سعیدی: ۱۲ ربیع الاول، دنیائے اسلام کا یہ وہ مشہور دن ہے جس دن محبوب خدا سید المرسلین والانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے شہر میں آمنہ کے گھر جلوہ گر ہوئے مگر میلاد النبی کے دشمنوں نے اپنی ریشہ دوانیوں سے اس دن کو بھی معاف نہیں کیا اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اس دن کے بارے میں تردد کا شکار کر ڈالا حالانکہ نواب آف غیر مقلد نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت مکہ میں بوقت طلوع فجر بروز دوشنبہ (سوموار) شب دوازدہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) ربیع الاول کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ابن جوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے...... دوازدہم (۱۲) ماہ مذکور اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۷)

محمدی: کیا ۱۲ ربیع الاول دنیا و اسلام کا وہ مشہور دن نہیں جس دن محبوب خدا سید المرسلین والانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے شہر میں وفات پائی۔ ۱۲ ربیع الاول کو میلادیوں سعیدیوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی بھی ۱۲ وفات مان چکے ہیں (ملفوظات احمد رضا حصہ دوم ص: ۲۲۰) اگر تاریخ میلاد کے دن تردد پیش کرنے والے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں تو: سب سے پہلے تمہارا میلادی گرو ملک مظفر کوکبری ہے جس نے سب سے پہلے میلاد منانے کی رسم کی بنیاد رکھی۔ وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن نظر آتا ہے کیونکہ اختلاف کی وجہ سے ایک سال ۸ ربیع الاول کو اور ایک سال ۱۲ ربیع الاول کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتا تھا۔

وکان یعمله سنة فی ثامن الشهر وسنةً فی ثانی عشرة لاجل الاختلاف الذی فیه (ابن خلکان ص:۴۳۷ دوسری طبع ص:۵۵۲ ج:اول)

چونکہ اس اختلاف کو نقل کرنے والے ابن خلکان ہیں لہٰذا بقول سعیدی میلادی، تردد کا شکار کرنے کی وجہ سے وہ بھی دشمن میلاد ہو گئے۔ نیز ولادت کے دن میں اختلاف اس بات کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین عظام سال بہ سال روایتی انداز میں میلاد نبوی نہیں مناتے تھے ورنہ اختلاف نہ ہوتا۔ جیسے حج کی تاریخ میں اختلاف نہیں کیونکہ حج کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین عظام سال بہ سال مناتے تھے۔

اور علامہ مفتی محمد عمیم الاحسان المجد دی البرکتی نے بھی اختلاف نقل کیا، لکھتے ہیں کہ:

ولدت آمنة رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین عام الفیل ثمان اوتسع خلون من ربیع الاول او فی الثانی عشر منه (اوجز السیر ملحق بمشکوٰۃ ص:۵۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آمنہ نے پیر کے دن عام الفیل میں بتاریخ ۸ یا ۹ یا ۱۲ ربیع الاول کو جنا۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی ولادت کے دن میں اختلاف بتایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ یوم و تاریخ سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ تھا اور تاریخ میں اختلاف ہے۔ آٹھویں یا بارھویں (کذا فی الشمامہ) (نشر الطیب ص:۲۸) چونکہ تھانوی صاحب نے یہ اختلاف شمامہ عنبریہ سے نقل کیا ہے اور شمامہ عنبریہ اصل میں مومن شبلنجی کی کتاب کی تلخیص ہے لہذا مومن صاحب بھی اختلاف نقل کر کے میلاد کے دشمن بن گئے۔

اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی بھی بقول سعیدی میلادی، میلاد کا دشمن ہے کیونکہ اس نے بھی تردد کیا ہے اور تردد نقل کیا ہے اور اس تردد کو خود سعیدی نے بھی نقل کیا ھے:

والمشهور الذی علیه الجمهور انه صلی الله علیه وسلم ولد یوم الاثنین ثانی عشر من شهر ربیع الاول ۔(حجۃ اللہ علی العالمین ص:۱: ۲۳۱)(بحوالہ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۸)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مشہور قول جس پر جمہور علماء ہیں ۱۲ ربیع الاول ہے۔ کیونکہ نبہانی صاحب نے بھی تسلیم کیا کہ جمہور کی رائے اور مشہور قول یہ ہے کہ ولادت نبوی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی یعنی غیر مشہور قول اور غیر جمہور کا قول اس کے خلاف ہے اور سعیدی صاحب کے علامہ ابن دحیہ نے بھی اس دن کے بارہ میں تردد نقل کیا ہے (البدایہ والنھایہ ص:۲۶۰، ج:۲) جس کا معنی یہ ہے کہ ابن دحیہ بھی میلاد کا دشمن ہے بلکہ اس نے ۸ ربیع الاول کو پیدائش نبوی (میلاد) کی تاریخ کو راجح قرار دیا ہے (التنویر فی مولد البشیر والنذیر بحوالہ البدایہ والنھایہ ص:۲۶۰ ج:۲) اور ۱۷ ربیع الاول کی تاریخ میلاد بھی ابن دحیہ نے نقل کی ہے (البدایہ والنھایہ ج:۲، ص:۲۶۰) اور احمد رضا بریلوی بھی میلاد کا دشمن ہے کہ اس نے بھی ۱۲ میلاد کے موقعہ کو ۱۲ وفات تسلیم کیا ہے (ملفوظات احمد رضا حصہ دوم ص:۲۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھانوی صاحب نے نشر الطیب میں ۱۲ کا قول بھی نقل کیا

سعیدی: تھانوی صاحب نے نشر الطیب ص:۲۸ میں ۱۲ کا قول بھی نقل کیا ہے مگر ۱۲ ربیع الاول کے جشن میلاد کا دشمن ایسا اندھا ہوا ہے کہ اس کو اپنے گھر کی بھی خبر نہیں (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۷)

محمدی: اندھا تو جشن منانے والا سعیدی ہے کہ تھانوی صاحب کی اس عبارت کو نہ دیکھ سکا اور نہ سمجھ سکا۔ "تاریخ میں اختلاف ہے آٹھویں یا بارھویں" (نشر الطیب ص:۲۸)

کون کہتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت کسی نے کہی نہیں۔ بات یہ نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میلاد کی تاریخ میں اختلاف ہے اور اسی تاریخ کو تھانوی صاحب نے بھی نقل کر دیا۔ طعنہ اوروں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ خود سعیدی میلادی کے الفاظ بھی یہی واضح کر رہے ہیں کیونکہ سعیدی کے اپنے الفاظ یہ ہیں: ۱۲ کا قول بھی نقل کیا ہے۔ جس کا واضح مطلب ہے کہ ۱۲ کے علاوہ دیگر اقوال بھی ہیں۔

شیخ محقق فرماتے ہیں

سعیدی: شیخ محقق فرماتے ہیں: آپ کی ولادت کیلئے بارہ ربیع الاول کا قول زیادہ مشہور اور اکثر ہے الخ...... (مدارج النبوت اردو ج:۲ ص:۲۳۔ ماثبت بالسنہ عربی ص:۲۸۸ اُردو ص:۸۱)

محمدی: اس عبارت میں بھی واضح ہے کہ ولادت مبارک کی تاریخ میں اختلاف ہے اگرچہ مشہور اور اکثر کا قول ۱۲ ربیع الاول ہے معنی یہ ہے کہ غیر مشہور اور کچھ حضرات کا قول ۱۲ کے علاوہ بھی ہے اور یہی تردد ہے۔ گویا شیخ محقق نے بھی تردد نقل کر کے لوگوں کو تردد میں شکار کر ڈالا اور بقول سعیدی، یہ بھی دشمن میلاد بن گئے۔

امام یوسف بن اسماعیل نبھانی

سعیدی: (امام یوسف بن اسماعیل نبھانی) دوسرے مقام پر فرماتے ھیں: المشھور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذی علیه الجمهور انه صلی الله علیه وسلم ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول (حجۃ اللہ علی العالمین ص:۱ ۲۳، ص:۱۸) یعنی آپ کی ولادت کا مشہور قول جس پر جمہور علماء ہیں ۱۲ ربیع الاول ہی ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۸)

محمدی: اس قول سے بھی ولادت کی تاریخ میں تردد کی طرف واضح اشارہ موجود ہے کہ جمہور کے نزدیک قول مشہور ۱۲ ربیع الاول ہے معنی یہ کہ غیر مشہور اور غیر جمہور کے نزدیک دیگر تاریخ ولادت بھی ہے۔ گویا امام نبھانی نے تردد یوم ولادت نقل کر کے تردد کا شکار کر ڈالا تو یہ بھی دشمن میلاد ہو گیا۔

اگر یہاں جمہور کا قول قبول ہے تو وفات کے دن کے متعلق جمہور کا قول کیوں قبول نہیں۔

امام سیوطی فرماتے ھیں:

فالجمهور علی ما ذکره المصنف انه فی یوم الثانی عشرا الخ.

(تدریب الراوی، شرح تقریب النواوی ص:[illegible] ج:۲)

پس جمہور کا قول وہی ہے جو مصنف (امام نووی) نے ذکر کیا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول (وفات کا دن) ہے اور امام نووی نے تقریب النواوی میں یوں لکھا ہے:

قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ضحی الاثنین لثنتی عشرة خلت من شهر ربیع الاول من هجرته صلی الله علیه وسلم الی المدینة۔ (تقریب النواوی ص:۳۵۱، ج:۲)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے گیارہویں سال ۱۲ ربیع الاول کے شروع دن میں وفات پائی۔

اور علامہ محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ولادت میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے۔ طبری۔ ابن خلدون نے ۱۲ (ربیع الاول) تاریخ اور ابو الفداء نے ۱۰ لکھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ (سوموار) کا دن ۹ ربیع الاول کے سوا کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کھاتا اس لئے ۹ ربیع الاول ہی صحیح ہے، تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت نے بھی ۹ تاریخ ہی کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ابن الجوزی التنقیح میں لکھتے ہیں:

اتفقوا علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین فی شھر ربیع الاول عام الفیل واختلفوا فیما مضی من ذلك من ولادته علی اربعة اقوالٍ احدھا انه ولد للیلتین خلتا منه والثانی لثمان خلون فیه والثالث لعشر خلون منه والرابع لاثنتی عشرة خلت منه انتھی.(تحفة الاحوذی شرح ترمذی ص:295، ج:4، مصنفه علامه عبد الرحمن مبارك پوری)

کہ اس بات پر تو اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن ماہ ربیع الاول عام الفیل میں پیدا ہوئے اور اختلاف کیا ہے اس بات میں کہ ولادت کے وقت ربیع الاول کے مہینہ کے کتنی دن گزر چکے تھے چار قول ہیں۔ ایک قول ۲ ربیع الاول۔ دوسرا قول ۸ ربیع الاول۔ تیسرا قول ۱۰ ربیع الاول اور چوتھا قول ۱۲ ربیع الاول۔

وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

سعیدی: وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

عن ابن عباس وجابر انه ولد علیه السلام فی الثانی عشر من ربیع الاول یوم الاثنین.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وحضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ہوئی تھی (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۸)

محمدی: اس منہ پھٹ سعیدی میلادی بریلوی مفتی علامہ الخ کو ہم کیا کہیں کیا لکھیں جس نے حافظ ابن کثیر کی نقل کردہ روایت کو مکمل نقل نہیں کیا حالانکہ ان الفاظ کے بعد آگے یوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت موجود ہے۔ وبعث فیه وفیه عرج به الی السماء وفیه هاجر وفیه مات۔ وهذا هو المشهور عند الجمهور واللہ اعلم (البدایہ والنهایہ ص:۲۶۰، ج:۲) کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ہوئی اور اسی تاریخ ودن میں آپ مبعوث ہوئے اور اسی تاریخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور اسی تاریخ میں آپ نے ہجرت فرمائی اور اسی تاریخ میں آپ نے وفات پائی اور یہی جمہور کے نزدیک مشہور بات ہے۔ واللہ اعلم۔

اگر بریلویوں میلادیوں کا منہ پھٹ مفتی سعیدی یہ روایت مکمل نقل کر دیتا تو ایک طرف اگر سعیدی کی یہ بات پکی ہو جاتی کہ میلاد ۱۲ ربیع الاول کو ہوا تو دوسری طرف سعیدی غبارہ سے ہوا نکل جاتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ ربیع الاول کو وفات پائی۔ کیونکہ یہ روایت ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن کو وفات کا دن بھی ثابت کرتی ہے۔

گویا یہ روایت بھی میلاد اور وفات کا دن اور تاریخ (۱۲ ربیع الاول اور سوموار کا دن) بتا کر میلاد کے دشمنوں کو ہتھیار دے رہی ہے اور دشمنی ظاہر کر رہی ہے اور بقول سعیدی گویا یہ دونوں صحابی بھی میلاد کے دشمن تھے۔

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم عفریت وہابیت کے متاثرین

سعیدی: وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم عفریت وہابیت کے متاثرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) مردہ تصور کرتے ہیں حالانکہ آپ کی امت کے شہید و صالحینِ کاملین بعد از وصال جسمانی طور پر زندہ ہیں۔ قرآن وسنت نے ان کی برزخی حیات جسمانی طور پر ٹھوس دلائل قائم کئے ہیں۔ جب غلاموں کا حال یہ ہے کہ تو انبیاء ومرسلین اور سید الانبیاء کی حیات برزخی کا عالم کیا ہوگا۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۸، ۱۹)

محمدی: عفریت بریلویت کے متاثرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اگر معاذ اللہ دنیاوی زندگی والی حیات تسلیم کرتے ہیں تو پھر گویا چودہ سو سال سے امت کی طرف آپ پر زیادتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کی گستاخی ہورہی ہے کہ آپ زندہ سلامت بحیات دنیویہ جسمانیہ بھی ہیں اور قبر مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے اندر زمین پر مکہ و مدینہ میں مسجد حرام و مسجد نبوی جو نبی کی اپنی مسجد ہے میں کسی نے نہیں لا بٹھایا۔ نہ کسی صحابی نے نہ کسی تابعی نے نہ کسی تبع تابعی نے نہ کسی امام از ائمہ اربعہ۔ نہ کسی محدث نے نہ کسی فقیہ نے نہ کسی ولی و بزرگ نے جبکہ آپ جب حیات جسمانیہ دنیویہ میں بیمار ہوتے تھے اور مسجد نبوی میں خود چل کر آنے سے قاصر ہوتے تو آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کو آپ کے گھر مبارک سے (جس گھر میں اب قبر و روضہ مبارک ہے) آپ کو سہارا دے کر مسجد نبوی میں مصلی مبارک تک لے آتے تھے اور آپ کو امامت کیلئے مصلی نبوی پر آن بٹھاتے تھے۔ (مشکوۃ ص:۱۰۲)

مگر وفات نبوی کے بعد چودہ سو سال ہو گئے آپ کو جو بقول سعیدی بحیات دنیویہ و جسمانیہ بھی ہیں کسی نے ایک بار بھی حجرہ عائشہ روضہ مبارک سے مسجد نبوی تک لے آنے کی کوشش نہیں کی۔ حتیٰ کہ احمد رضا بریلوی جو اپنے آپ کو سب سے بڑا عاشق رسول گردانتا ہے وہ بھی جب ہندوستان سے حج کیلئے عرب گیا تو اس کو بھی صاحب روضہ کو روضہ مبارک سے مسجد نبوی تک لانے کی نہیں سوجھی اور نہ توفیق ہوئی۔ آخر کیوں؟

لوگوں نے یہ تو مشہور کر رکھا ہے کہ فلاں ولی، فلاں بزرگ روضہ نبوی پر گیا سلام کیا، سلام کا جواب قبر کے اندر سے آیا اور ہاتھ مبارک نکال کر اس سے مصافحہ کیا مگر مصافحہ کرنے والے بزرگ ولی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ آپ کو مسجد نبوی میں تشریف آوری کی دعوت دے دیتا اور آپ کو مسجد نبوی کے مصلی نبوی پر آن بٹھاتا۔ اگر قبر مبارک سے مصافحہ کیلئے ہاتھ نبوی باہر آ سکتا ہے اور واپس جا سکتا ہے تو پھر خود ذات نبوی وجود نبوی باہر کیوں نہیں آ جا سکتی؟

نبی و رسول بحیات جسمانیہ دنیاویہ کا دنیا میں مسجد نبوی مصلی نبوی میں اپنے ماننے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں جان نثاروں کے درمیان رہنا بہتر ہے یا قبر شریف میں؟۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی جسمانی زندگی کے ساتھ قبر میں ہوتے تو سب سے پہلے آپ پر قربان ہونے والے جان نثار صحابہ کرام مہاجرین وانصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی کے اندر لا بٹھاتے اور یوں آپ کے دیدار سے مواعظ حسنہ سے محروم نہ ہوتے۔ نہ دیدار سے محرومی ہوتی، نہ وحی کا سلسلہ بند ہوتا، نہ خلیفہ اول، خلیفہ ثانی، خلیفہ ثالث خلیفہ رابع کے چناؤ کی نوبت آتی، نہ مدینہ والوں کیلئے صحابی تابعی کا فرق ہوتا، نہ امام ابوحنیفہ کے تابعی تبع تابعی کا اختلاف ہوتا اور نہ تقلیدی بدعت چالو ہوتی، نہ میلادالنبی منانے نہ منانے کا مسئلہ پیدا ہوتا کیونکہ زندہ نبی بحیات دنیاویہ جسمانیہ سے مدینہ جاکر پوچھ لیا جاتا کہ آپ کا میلاد منائیں یا نہ منائیں، نہ وراثت نبوی کی بحث شیعہ و سنی کے درمیان چلتی اور نہ حضرت فاطمہ اپنے باپ کی وراثت طلب کرنے کیلئے حضرت ابوبکر کے پاس جاتی۔ بلکہ سرے سے جسمانی اور دنیاوی پر زندہ نبی کو دفن ہی نہ کیا جاتا۔ کیونکہ بقول احمد رضا، بدھ کے دن آپ دوبارہ جسمانی دنیاوی حیات میں واپس آچکے تھے تو پھر حیات النبی کو دفن کرنا کیسا۔

یا پھر تسلیم کرو! کہ سوموار کے دن کی وفات سے برزخی زندگی آپ کی شروع ہوگئی تھی جس کا تعلق دنیاوی زندگی سے نہیں تھا جہاں تبدیل ہو چکا تھا تو جو کچھ صحابہ کرام نے اپنے نبی سے دفن کے معاملہ میں کیا وہ سب ٹھیک تھا کہ برزخی جہاں والے کو دنیاوی جہاں میں نہیں رکھا جاسکتا کیونکہ برزخی جہاں کے زندہ انسان اور دنیاوی جہاں کے زندہ انسان کے حالات ایک جیسے نہیں ہوتے۔ دنیا کا زندہ انسان بالفرض اگر دو سال تک بھی لا یموت ولا یحیٰ کی کیفیت اور کشمکش میں پڑا رہے لوگ اس کو دفن نہیں کرتے کہ جان چھوٹے بلکہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو گویا وہ زندہ انسان کو زندہ درگور کرنے کا مجرم ہوگا مگر شہید جو مرنے کے بعد بھی بقول ذوالجلال والاکرام زندہ ہے مگر یہ زندگی برزخی ہے اب اس کو لازماً دفن کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ایسے شہید کو دفن نہیں کرے گا وہ شریعت اسلامیہ کا مجرم اور اپنے مسلمان شہید بھائی کا حق ادا کرنے والا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس مرنے والے کے کفن دفن میں شامل ہونا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۹۸) گویا یہی فرق ہے دنیاوی اور برزخی زندگی والے انسان کا۔

یہی وجہ ہے کہ شہداء جن کو قرآن زندہ مانتا ہے اسلام ان کی وراثتوں کی تقسیم اور ان کی ازواج کی عدت اور بعد از عدت دوسری جگہ عقد ثانی کرنے کی اجازت دیتا ہے ایسے شہیدوں کے متعلق یہ میلادی سعیدی مفتی بھی ان کی زندگی کو تسلیم کر کے بھی ان کی وراثت کی تقسیم اور ان کی بیویوں کی بعد از عدت عقد ثانی کرنے کی اجازت وفتویٰ دیتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ان شہیدوں کیلئے پہلے موت کا سارٹیفکیٹ دیتا ہے کہ: ''قتلوا فی سبیل اللہ'' فرماتا ہے۔ (جس کا معنی احمد رضا بریلوی یوں کرتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے) (پ: ۴، آل عمران: ۱۶۹) پھر ان کیلئے فرماتا ہے کہ ''جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں'' گویا مرنے کے بعد زندہ ہیں مگر زندہ کہاں ہیں؟ دنیا میں نہیں اگر دنیاوی طور پر زندہ ہوتے تو اس کی بیوی بیوہ نہ ہوتی بعد عدت عقد ثانی نہ کرتی اس کی وراثت تقسیم نہ ہوتی جس سے معلوم ہوا کہ وہ دنیاوی طور پر زندہ نہیں ہیں۔ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس (بل احیاءٌ عند ربھم اور حدیث شریف میں ہے احیاء فی الجنۃ. (مشکوٰۃ ص: ۳۳۴) کہ وہ بہشت میں زندہ ہیں۔

اگر وہ دنیا کے حساب سے زندہ ہوتے تو زمین پر ہی رہتے اپنے گھروں میں اپنی بیوی بچوں کے پاس رہتے۔ دنیاوی تبدیلی جو آنی تھی آ گئی مگر اللہ کے ہاں شہادت کی وجہ سے بلند زندگی کے مالک بن گئے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات رنگ برنگ کے حقدار بن گئے اور جنت کے عیش وعشرت کے مستحق ہو گئے۔ اگر شہداء روح مع الجسد اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ زندہ ہیں تو حدیث میں کیوں آیا ہے کہ شہداء شہادت کا درجہ پا کر بہشتی اور جنتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیش میں وقت گزارنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی بڑی عزت وتکریم ہونے لگی تو ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمادیا مانگو جو چیز مانگتے ہو میں عطا فرماؤں گا۔ شہدا نے کہا یا اللہ بن مانگے سب کچھ مل گیا ہے اب کیا مانگیں اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر فرمایا مانگو میں تمہیں دوں گا۔ آخر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ: یا رب نرید ان ترد اروا حنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك مرة اخری (مسلم شریف ج:۲، ص:۱۳۶) کہ ہماری روحوں کو واپس ہمارے جسموں میں لوٹا دے تا کہ تیرے راستہ میں دوبارہ شہید ہوں۔ (اور دوبارہ یہ مرتبہ حاصل ہو) جس سے واضح ہے کہ جن کو قرآن زندہ کہتا ہے ان کی روحیں ان کے دنیاوی جسموں میں نہیں ہوتیں تو پھر وہ جسموں سمیت دنیا میں زندہ کیسے؟ اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو فرمائی ہے:

والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل (بخاری ومسلم مشکوۃ ص:۳۲۹)

کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں پسند کرتا ہوں کہ قتل کیا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

اس حدیث میں کس قدر صراحت ہے کہ شہادت میں بھی موت آتی ہے اس لئے آپ نے پھر زندہ ہونے کی آرزو فرمائی اگر شہادت میں آدمی فوت ہی نہیں ہوتا تو پھر دوبارہ زندگی کی آرزو کیوں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر بالفرض آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتے اور آپ کو شہادت اصلی نصیب ہو جاتی تو آپ بھی اس شہادت میں فوت ہو چکے ہوتے اور دنیاوی زندگی بھی آپ کو نصیب نہ ہوتی۔ ورنہ دوبارہ زندگی کی آرزو کیسی۔ شہادت کے بعد دوبارہ زندگی کی آرزو، واضح کہہ رہی ہے کہ شہید کو دنیاوی زندگی حاصل نہیں ہوتی اور اس پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشهيد يتمنى ان يرجع الى الدنيا فيقتل عشرة مرات الخ (بخاری ومسلم، مشکوۃ ص: ۳۳۰) مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ وہ دنیا میں جائے اور اس کو دس دفعہ قتل کیا جائے اس عزت وتکریم کی وجہ سے جو اس نے شہادت کے بعد دیکھی ہے۔ اگر شہید کو دنیاوی زندگی حاصل ہوتی تو وہ دوبارہ دنیاوی زندگی حاصل کر کے شہید ہونے کی آرزو نہ کرتا۔

بہرحال اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ نہیں ہیں بلکہ برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں اور شہداء اور دیگر انبیاء ورسل سے بڑھ کر نعمتوں میں ہیں البتہ اس برزخی زندگی کا کما حقہ شعور کسی کو حاصل نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام پر وفات آئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وفات آئی، صحابہ کرام نے آپ کو فوت شدہ مان کر ہی کفن ودفن کا انتظام کیا تھا اور فوتگی کے بعد ہی خلافت کا مسئلہ پیدا ہوا تھا، موت کے بعد ہی جائے دفن میں اختلاف کیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی حدیث نبوی سنا کر اس اختلاف کو ختم کیا کہ نہ مکہ میں نہ بیت المقدس میں نہ جنت البقیع میں بلکہ آپ کے وجود مبارک کی جائے دفن، وہ مقام ہے جہاں آپ نے وفات پائی ہے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھ کر آپ کی موت کا اعلان قرآنی آیات پڑھ کر فرمایا تھا اور یہ بھی فرمایا کہ:

من كان يعبد محمدًا فان محمدًا قد مات. (بخاری، مشکوٰۃ)

کہ جو آدمی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا معبود سمجھتا تھا وہ سمجھ لے کہ (اس کا معبود) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔

مگر احمد رضا بریلوی کی بھی سنئے

وہ لکھتا ہے:

لا موت لهم الا آنياً تصديقاً للوعدثم هم احياءٌ ابداً بحياة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقیۃ دنیاویۃ وجسمانیۃ (فتاوی رضویہ ج:اول ص:٦١٠)

کہ انبیاء علیہم السلام پر ایک آن (لحظہ) کیلئے موت طاری ہوتی ہے محض تصدیق وعدہ الٰہیہ کیلئے پھر اس کے بعد روحانی جسمانی لحاظ سے ان کو حقیقی دنیاوی جسمانی وروحانی ابدی حیات حاصل ہو جاتی ہے، یہی اعلیٰ حضرت اپنی دوسری کتاب ملفوظات میں لکھتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ایک آن کو محض تصدیق وعدہ الٰہیہ کیلئے موت طاری ہوتی ہے۔ بعد اس کے پھر ان کو حیات حقیقی حسی دنیوی عطا ہوتی ہے۔ (ملفوظات حصہ سوم ص:٣٨٠) اور انوار ابشارہ فی مسائل الحج والزیارۃ۔ مصنف اعلیٰ حضرت بریلوی ص:٧٦ میں بھی اسی طرح ہے۔ بلکہ احمد رضا نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (ملفوظات حصہ سوم ص:٢٧٢) کیا یہ کلمات انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے گستاخانہ نہیں ہیں؟ اگر انبیاء کرام کیلئے موت بری چیز ہے اور ان کے شان کے خلاف ہے تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے ایک آن کی بھی موت نہیں آنی چاہئے۔ اگر موت مقام نبوت کے منافی ہے تو ایک آن کیلئے کیوں؟ جبکہ مومن کیلئے موت تو خیر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اثنان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیرٌ للمومن من الفتنۃ۔ (مشکوۃ ص:٤٤٨)

کہ دو چیزوں کو انسان ناپسند کرتا ہے موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ فتنوں کے مقابلہ میں موت مومن کیلئے خیر ہے الخ اور خود مولوی سراج احمد سعیدی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کو ''فوتگی مبارک،، لکھا ہے۔ (سراج اھل الھدایہ)

احمد رضا کی آن: اور سعیدی بریلوی کی لکھت

مولوی سراج احمد سعیدی (اُچ والے) اپنی دوسری کتاب، سراج اھل الھدایہ فی تحقیق الدعاء بعد الجنازہ۔ کے آخر میں، سوالات کے جوابات کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب نمبر ۴۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال (فوتگی) مبارک پیر کے دن ہوا اور دفن مقدس بدھ کو۔ گویا عفریت بریلویت احمد رضا کی یہ آن اتنی لمبی اور طویل ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال سوموار کو ہوا، گھر والوں نے تجہیز و تکفین کے انتظامات کئے، دوسرے ساتھیوں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں آپ کی خلافت کیلئے فیصلہ فرمایا کہ خلیفہ ابوبکر صدیق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ملائکہ نے پڑھی، ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام نے پڑھی، آپ کو غسل مبارک کپڑوں سمیت دیا جائے یا عام طریقہ پر کپڑے اتار کر، آپ کو دفن کہاں کیا جائے مکہ میں بیت المقدس میں جنت البقیع میں ان باتوں کو طے کرنے میں بھی وقت لگا۔ منگل کا سالم دن بھی گزر گیا، بدھ کو آپ کو دفن کیا گیا مگر احمد رضا خان بریلوی کی آن ابھی ختم نہیں ہوئی یا پھر صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کے دوبارہ لوٹ آنے کا احساس تک نہ ہو پایا اور تیسرے دن اپنے زندہ نبی کو بقول احمد رضا حقیقی حسی دنیاوی حیات عطا کئے ہوئے نبی کو زندہ دفن کر دیا۔ نعوذ باللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دوبارہ لوٹ آنے والی زندگی کو ازواج مطہرات نہ سمجھ سکیں، حضرت فاطمہ نہ سمجھ سکیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ سمجھ سکے، جنہوں نے غسل دیا، حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ نہ سمجھ سکے، ان کو تو پتہ نہیں لگا دوبارہ زندگی لوٹ آنے کا مگر ۱۴ سو سال بعد والے احمد رضا کو کیسے پتہ چل گیا کہ ایک آن کے بعد آپ کی زندگی دوبارہ لوٹ آئی تھی۔

احمد رضا کی یہ آن کتنی لمبی تھی

اس کی وضاحت خود اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی سے سنئے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ بعد موت آپ (حضرت ادریس علیہ السلام) آسمان پر تشریف لے گئے، ایک روایت میں ہے کہ ایک بار دھوپ کی شدت میں تشریف لئے جا رہے تھے دوپہر کا وقت تھا، آپ کو سخت تکلیف ہوئی خیال فرمایا کہ جو فرشتہ آفتاب پر موکل ہے اس کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی اے اللہ! اس فرشتہ پر تخفیف فرما۔ فوراً دعا قبول کی، اور اس پر تخفیف ہوگئی، اس فرشتہ نے عرض کیا یا اللہ مجھ پر تخفیف کس طرف سے آئی ہے ارشاد ہوا میرے بندے ادریس نے تیری تخفیف کے واسطے دعا کی، میں نے اس کی دعا قبول کی۔ عرض کی مجھے اجازت دے میں اس کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اجازت ملنے پر حاضر ہوا، تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا حضرت کا کوئی مطلب تو ارشاد فرمائیں، فرمایا ایک مرتبہ جنت میں لے چلو۔ عرض کی کہ یہ تو میرے قبضے سے باہر ہے لیکن عزرائیل علیہ السلام ملک الموت سے میرا دوستانہ ہے ان کو لاتا ہوں، شاید کوئی تدبیر چل جائے۔ غرض عزرائیل علیہ السلام آئے آپ نے ان سے فرمایا: انہوں نے عرض کیا حضور بغیر موت کے تو جنت میں جانا نہیں ہو سکتا۔ فرمایا روح قبض کرلو۔ انہوں نے بحکم خدا ایک آن کیلئے روح قبض کی اور فوراً جسم میں ڈال دی الخ۔ (ملفوظات احمد رضا بریلوی حصہ چہارم ص: ۳۸۱ طبع فرید بک سٹال لاہور)

اس واقعہ کی وضاحت ایک دوسرے مولوی نعیم الدین صاحب بریلوی یوں کرتے ہیں: حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ، انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی۔ آپ زندہ ہو گئے، فرمایا اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا، جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو جنت میں لے گئے۔ آپ دروازہ کھلوا کر جنت میں داخل ہو گئے تھوڑی انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ وہ میں چکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکا ہوں اور یہ فرمایا: وان منکم الا واردھا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وما ھم بمخرجین کہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے نکلنے کیلئے کیوں کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا ہے میرے اذن سے کیا ہے اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے۔ انہیں چھوڑ دو۔ وہ جنت میں رہیں گے چنانچہ اب وہاں زندہ ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان ص: ۴۴۴، ہمراہ ترجمہ احمد رضا تحت آیت ورفعناہ مکانا علیا۔ تختی خورد)

جس سے واضح ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک آن سے مراد بالکل تھوڑا سا وقت جس کو نعیم الدین نے ان لفظوں میں بیان کیا۔ ''روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی''۔ اور خود احمد رضا نے ان لفظوں میں بیان کیا۔ ''ایک آن کیلئے روح قبض کی اور فوراً جسم میں ڈال دی''۔ تو گویا ایک دومنٹ میں روح مبارک کا جانا آنا مکمل ہو گیا۔

تو جیسے حضرت ادریس علیہ السلام کیلئے ایک آن کیلئے موت آئی اور کل نفس ذائقۃ الموت کا وعدہ الٰہی پورا ہو گیا کہ روح نکالی پھر اسی وقت فوراً واپس لوٹ گئی تو اسی حساب سے بقول احمد رضا بریلوی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایک آن کیلئے موت آئی تاکہ وعدہ الٰہیہ پورا ہو پھر فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات دنیوی حسی حقیقی لوٹا دی گئی۔

تو جب سعیدی صاحب کو تسلیم ہے کہ وفات نبوی سوموار کے دن ہوئی سارا دن گیا، منگل کی رات گزر گئی، منگل کا سارا دن گزر گیا، بدھ کی رات گزری، بدھ کے دن آپ کو دفن کیا گیا تو لازماً بریلوی احمد رضا کے ملفوظات اور بریلوی نعیم الدین بریلوی کی تفسیر کے مطابق جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا اس وقت ایک آن کا وقت گزر کر دوبارہ روح مبارک آپ کے جسم مبارک میں واپس لوٹ چکی تھی اور آپ حیات حسی حقیقی دنیوی کی حالت میں تھے کہ دفن کرنے والوں نے آپ کو دفن کر دیا۔ استغفر اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ سعیدی صاحب ایک آن کیلئے وفات پھر فوراً حیات کی بات کو بکواس تسلیم کرو۔ اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے مطابق شیعہ صاحبان رضا خانیوں سعیدیوں سے پوچھیں گے کہ ایک آن گزر جانے کے بعد زندہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قبر میں دفن کرنے والے یہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی، آپ کے سچے جان نثار اور سچے یار غار اور سچے پکے صحابی تھے؟۔ باقی رہی غلاموں کی یہ زندگی یعنی شہداء کی زندگی تو اس کے متعلق پہلے بیان کر آیا ہوں کہ اگر ان کی زندگی بحیاۃ دنیویہ جسمانیہ ہے تو پھر ان کی عورتیں تو بیوہ نہ ہوں کہ وہ بھی حیات جسمانیہ دنیاویہ والے اور ان کی بیویاں بھی حیات دنیاویہ جسمانیہ والیاں اور پھر ان کی عدت کیسے کہ وہ زندہ بحیات دنیویہ جسمانیہ اور ان کی عورتیں بھی زندہ بحیات دنیویہ جسمانیہ اور ان کو زندہ بحیات دنیاویہ جسمانیہ شوہروں کی موجودگی میں دوسری جگہ بعد از عدت شادی کرنے کی اجازت کیوں اور کیوں ان زندہ بحیات دنیویہ جسمانیہ شہداء کو اپنے دنیاوی گھروں اور ان کے اپنے زرخرید بستروں پلنگوں پر سونے اور آرام نہیں کرنے دیا جاتا اور کیوں ان کو قبر میں لاکر دفن کردیا جاتا ہے۔؟؟؟

حقیقت یہ ہے کہ وہ شہداء ہیں تو زندہ مگر احیاءٌ فی الجنة ۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۳۴) جنت میں زندہ ہیں تو ماننا پڑے گا کہ انبیاء ورسل علیہم السلام اور شہداء کرام کی موت کے بعد قبر میں برزخی زندگی شروع ہوگئی ہے جو ہم سے اوٹ میں ہے جس کی حقیقت ہم نہیں جان سکتے یہی وجہ ہے کہ ان کے وجودوں کو بھی ہم سے اوٹ میں رکھا گیا کیونکہ ان کا نظام زندگی ہم زندہ انسانوں کے نظام زندگی سے جدا ہے، ہم زندہ انسان اپنے مکانوں میں اپنے بستروں میں اپنی دنیاوی زندگی گزار سکتے ہیں مگر وہ برزخی زندگی والے اپنے دنیاوی مکانوں بستروں میں نہیں رہ سکتے۔ اب ان کیلئے ویرانہ قبرستان، زمین کی تہہ زیادہ بہتر ہے، جس کو شہر خاموشاں کہا جاتا ہے۔

اوران شہداء کو جو نعمتیں حاصل ہیں وہ سب برزخی ہیں، دنیاوی نعمتیں نہ ان کو کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے ملتی ہیں اور نہ وہ خود دنیاوی نعمتیں حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں چنانچہ شہداء کے ارواح پرندوں کی شکلوں میں بہشتی اور جنتی پھلوں کے درختوں پر پھل کھانے کیلئے پرندوں کی طرح لٹکے رہتے ہیں (مشکوۃ ص: ۳۳۴) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بخاری شریف میں ہے:

وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت راسي فاذا فوقي مثل السحاب قالا ذلك منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه بقي لك عمر لم تستكمله فلوا استكملت اتيت منزلك۔

(بخاری ج:۱ص:۱۸۵)

کہ میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے پس آپ اپنا سر مبارک اٹھایئے چنانچہ میں نے اپنا سر مبارک اونچا کیا تو اپنے سر کے اوپر ایک بادل کی طرح ایک منزل (محل) دیکھا تو دونوں نے کہا کہ حضرت یہ محل آپ کا بہشتی محل ہے تو میں نے ان کو کہا کہ مجھے اپنے محل میں داخل ہونے دو تو انہوں نے مجھے کہا کہ جناب ابھی آپ کی دنیاوی زندگی کے حساب سے کچھ حصہ گزارنا باقی ہے جو آپ نے پورا مکمل نہیں فرمایا پس جب آپ اپنی بقیہ زندگی کا حصہ پورا فرمالیں گے تو آپ اس محل میں تشریف لائیں گے۔ انتھی۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول ۱۱ھ سوموار کے دن کو اپنا دنیاوی زندگی کا بقایا زمانہ پورا فرمالیا تو فوراً اپنے اس بہشتی محل میں تشریف فرما ہو گئے۔

انبیاء علیہم السلام کیلئے ایک آن کی موت پھر دوبارہ دنیاوی زندگی کا نظریہ قرآن کے خلاف ہے

۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فاماته الله مأة عام ثم بعثه قال كم لبثت الخ۔ (بقرہ پ:۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے۔ (ترجمہ احمد رضا بریلوی) نعیم الدین بریلوی اپنی تفسیر میں لکھتا ہے: بقول اکثر یہ واقعہ عزیر علیہ السلام کا ہے...... اور آپ نے اپنی سواری کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا...... جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا (خزائن العرفان ص: ۶۲ تختی خورد)

احمد رضا اور نعیم الدین مراد آبادی بریلوی کے معنی اور تفسیر سے بھی یہی معلوم ہوا کہ حضرت عزیر علیہ السلام مکمل سو سال تک موت میں رہے اور آپ کی روح قبض رہی سو سالہ موت کے بعد پھر آپ کو زندہ کیا گیا ورنہ " فاماته الله مأة عام "۔ (اللہ نے اسے سو سال تک موت دی ہے) غلط ہو گا یہی وجہ ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام سو سال تک فوت ہونے کے بعد جب دوبارہ زندہ ہوئے تو چالیس سال کی عمر میں اٹھے جس عمر میں فوت ہوئے تھے اگر زمین پر سو سال کی موت کے دوران ایک آن گزر جانے کے بعد زندہ بحیات دنیاویہ جسمانیہ ہو چکے ہوتے جیسا کہ احمد رضا کا نظریہ ہے تو آپ کی عمر تو بڑھنی چاہئے تھی دوبارہ اٹھائے جانے اور زندہ کئے جانے کے وقت ایک سو چالیس سال کی عمر ہوتی حالانکہ تفاسیر میں لکھا ہوا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا اس وقت چالیس سال کے تھے اور جب دوبارہ زندہ ہوئے اس وقت بھی صرف چالیس سال کے تھے اور بدستور سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے مگر آپ کے بیٹے کی عمر اس وقت ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور اس بیٹے کی اولاد بھی بوڑھی ہو چکی تھی (تعلیقات جدیدہ من التفاسیر المعتبرہ لحل جلالین ص: ۴۱) اور نعیم الدین مراد آبادی بھی لکھتا ہے...... ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ (خزائن العرفان ص: ۶۳)۔

۲۔ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ۔ (الشعراء آیت: ۸۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ وہ ہے جو مجھے مارے گا پھر زندہ کرے گا جس سے واضح ہے کہ اس زندگی سے مراد قبر سے جی اٹھنے کی زندگی مراد ہے۔ اگر ہم بقول احمد رضا یہ مان لیں کہ ہر نبی کو اپنی موت کے فوراً بعد زندگی حاصل ہو جاتی ہے اور بدن میں روح لوٹ آتی ہے تو پھر قبر سے جی اٹھنے کی زندگی کیسی۔

۳۔۴۔ فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ۔ (بقرہ: ۲۸) پس اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ (الحج: ۶۶) اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا ان دونوں آیات سے مراد دنیا کا مرنا اور قیامت کی زندگی مراد ہے جیسا کہ نعیم الدین صاحب ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پر حاشیہ لگا کر لکھتے ہیں: ''روز بعث ثواب و عذاب کیلئے اور يُمِيْتُكُمْ سے مراد تمہاری عمریں پوری ہونے کا مرنا ہے''۔ (خزائن العرفان ص: ۴۸۷، تختی خورد)

اگر احمد رضا بریلوی کا نظریہ مان لیا جائے تو یہ آیتیں اس نظریہ کو رد کرتی ہیں کیونکہ اگر نبیوں کو دنیاوی فوتگی کے فوراً بعد روح مبارک واپس لوٹا دی جاتی ہے تو پھر زندگی ان کو مل گئی، روز بعث کی زندگی کا کیا معنیٰ۔

جشن عید میلاد کے دشمن ڈنڈی مارتے ہیں

سعیدی: مگر جشن عید میلاد کے دشمن ڈنڈی مارتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول آپ کی وفات کا دن ہے، اس دن بی بی فاطمہ شدت غم سے پکار اٹھیں: صبت علی مصائبٌ الخ اس دن صحابہ روئے تھے...... اگر کوئی خوشی سے ناچتا ہوگا ملعون شیطان ہی ہوگا۔ اس دن تم عید مناتے ہو بلفظہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا سوال: اس کی عبارت کے بعد اس سے یہ ہے کیا اس دن سوگ منایا جائے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس دن ابلیس نے چیخ کر اور چلا کر سوگ منایا تھا تم بھی اس کے طریقے پر عمل کرلو......

دوسرا سوال: یہ ہے کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مزار انوار میں زندہ موجود ہیں؟ اگر ہیں تو کیا زندہ نبی کا سوگ منانا جائز ہے۔ اگر آپ کے نزدیک زندہ نہیں تو آپ کے جن علماء نے ان کو زندہ مانا ہے وہ کذاب ومفتری ہوئے یا نہیں وہ سچے ہیں تو جناب والا کس کھاتے میں جائیں گے۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۱۹)

محمدی: میلاد نبوی کے دن سال بسال خوشی منانے کا ثبوت نہ کتاب وسنت سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی وتابعی نے اس دن کو روایتی خوشی منائی جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

ہاں صحابہ کرام کے خوش ہونے کا تذکرہ احادیث میں اس وقت کے حساب سے موجود ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف پہنچے تھے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ شریف میں مکہ شریف سے ہجرت کرکے سب سے پہلے جو آیا وہ حضرت مصعب بن عمیر اور ابن اُم مکتوم تھے تو یہ دونوں ہم کو قرآنِ مجید کی تعلیم دیتے تھے پھر حضرت عمار، بلال اور سعد تشریف لائے پھر عمر رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کرام کی معیت میں تشریف لائے پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کی ہجرت اور تشریف آوری پر اہل مدینہ جتنا خوش ہوئے اتنا اور کسی چیز پر خوش نہ ہوئے۔ حتی کہ میں نے چھوٹی لڑکیوں اور چھوٹے بچوں کو دیکھا جو کہہ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں...... (بخاری، مشکوۃ ص:۵۴۶)

دوسری روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو حبشی لوگ آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں تیراندازی کرکے کھیلنے لگے (ابوداؤد، مشکوۃ ص:۵۴۷) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے اس دن سے زیادہ روشن دن اور بہترین اور خوبصورت دن اور کوئی دن نہیں دیکھا (مشکوٰۃ ص: ۵۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ کی ہر چیز چمک دمک اٹھی (ترمذی ،مشکوٰۃ ص: ۵۴۷) یہ کیفیت ہجرت کے پہلے سال تھی، سال بہ سال ہجرت کے موقعہ پر ایسی کیفیت صحابہ کرام تابعین سے ثابت نہیں۔

اور صحابہ کرام پر غم کی کیفیت اس وقت طاری تھی جس وقت آپ نے وفات پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو اپنے منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دے دیا ہے کہ چاہو تو دنیا کے حسن و جمال کو پسند فرمالو یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو قبول فرمالو۔ اس بندہ نے اس کو قبول کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بھرے مجمع میں اس گفتگو نبوی کو سن کر سیدنا ابوبکر صدیق رونے لگ گئے کہ وہ رمز شناس رسالت تھے، انہوں نے اس گفتگو نبوی سے یہ سمجھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے بطور کنایہ فرما رہے ہیں گویا آپ کی وفات کا وقت قریب آ چکا ہے (ماحاصل مشکوٰۃ ص: ۵۴۶) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کی جدائیگی کے غم میں ندبہ کے طور پر:

یا ابتاہ اجاب ربًا دعاہ یا ابتاہ من جنت الفردوس ماواہ. یا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ.

(اے ابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوت پر لبیک کہہ دیا، اے ابا جان آپ کا ٹھکانہ تو جنت الفردوس ہے۔ اے ابا جان ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر دیتے ہیں) فرمانے لگیں (مشکوٰۃ ص: ۵۴۷) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی وہ سب دنوں سے زیادہ برا اور زیادہ اندھیرے والا دن تھا (مشکوٰۃ ص: ۵۴۷) دوسری روایت میں ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات پائی اس دن سب چیزوں پر اندھیرا چھا گیا تھا (ترمذی مشکوٰۃ ص: ۵۴۷) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب ہونے کی خبر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو دی تو وہ رونے لگ گئی تو فرمایا کہ مت رویئے میرے خاندان میں سے سب سے پہلے تو ہی مجھے ملنے والی ہے تو پھر ہنس پڑی (مشکوٰۃ ص: ۵۴۹)

حضرت ابوسفیان مغیرہ بن حارث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر حسب ذیل اشعار کہے تھے جن کا معنی یہ ہے "میں جاگ رہا ہوں، رات ختم ہونے میں نہیں آ رہی، ہاں مصیبت زدہ کی رات لمبی ہی ہوا کرتی ہے، میں بے اختیار رو رہا ہوں، اور یہ تو اس مصیبت کے مقابلہ میں جو مسلمانوں پر آئی ہے بہت کم ہے اس روز ہماری مصیبتوں کی کچھ انتہا نہ رہ گئی، جب لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر بھونچال (زلزلہ) آ گیا اور زمین دھنس جائے گی جس وحی کو لے کر صبح و شام جبرئیل علیہ السلام ہم میں آیا کرتے تھے، آج ہم اس سے محروم ہو بیٹھے، یہ وہ مصیبت ہے کہ لوگوں کا مرجانا یا قریب المرگ ہوجانا بالکل ٹھیک ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس شان کے ساتھ تھے کہ دل سے شک کو صاف کر دیتے تھے، کبھی بذریعہ وحی اور کبھی بذریعہ ارشادات خود، وہ ہماری راہنمائی فرمایا کرتے تھے اور ہم کو کبھی بھی بھٹک جانے کا ڈر نہ ہوتا تھا کیونکہ ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہمارا راہنما ہے۔ اے فاطمہ اگر تو روئے گی تو ہم تجھے معذور سمجھیں گے اور اگر تو صبر کرے گی تو بہتر ہے کیونکہ یہی بہتر طریق ہے۔ تیرے باپ کی قبر ہر ایک کی سید ہے اور اس قبر میں نوع انسان کا سردار اللہ کا رسول آسودہ ہے"۔ (رحمۃ للعالمین صفحہ ۳۷۔ ۴۷ جلد دوم قاضی سلیمان)

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ میں چچازاد بھائی بھی ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتے ہوئے فرما رہے تھے۔ "میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ کی موت سے وہ چیز جاتی رہی جو کسی دوسرے کی موت سے نہ گئی تھی یعنی وحی آسمانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انقطاع ہو گیا آپ کی موت خاص صدمہ عظیم ہے کہ اب سب مصیبتوں سے دل سرد ہو گیا ہے اور ایسا عام حادثہ ہے کہ سب لوگ اس میں یکساں ہیں۔ اگر آپ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور آہ وزاری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم آنسو آپ پر بہا دیتے۔ پھر بھی یہ درد لاعلاج اور یہ زخم لازوال ہی ہوتا اور ہماری یہ حالت بھی اس مصیبت کے مقابلہ میں کم ہوتی، اس مصیبت کا تو علاج ہی نہیں ہے اور یہ غم تو جانے والا ہی نہیں۔ میرے والدین حضور پر نثار، پروردگار کے ہاں ہمارا ذکر فرمانا اور ہم کو اپنے دل سے بھول نہ جانا"۔ (نہج البلاغہ ص:۲۰۵، طبع قدیم طبع جدید) رحمۃ للعالمین ج: اول ص: ۲۵۲)

اور یہ غم کی سی کیفیت بھی صرف وفات کے سال اول میں طاری ہوئی تھی۔ وفات کے موقعہ پر سال بہ سال ایسی کیفیت صحابہ کرام تابعین عظام میں ہرگز دیکھنے میں نہیں آئی تو جنہوں نے وفات نبوی کے موقعہ پر غم کا اظہار کیا ہے کیا وہ اس دن ابلیس کے طریق پر عمل کر رہے تھے؟ باش ہرچہ خواہی کن۔ وہ بقول احمد رضا ۱۲ ربیع الاول تھا نیز ابلیس اگر رویا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر بطور حسد رویا تھا، اور صحابہ کرام روئے تھے تو بطور سوگ آپ کی وفات کے غم میں روئے تھے تو فرق واضح ہے۔

آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں

سعیدی: نواب صاحب آف غیر مقلد میاں صدیق حسن لکھتے ہیں آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں۔ نماز پڑھتے ہیں اس کی اذان واقامت کے ساتھ: کذلك الانبياء۔ آپ کی ازواج پر عدت نہیں (کیونکہ آپ بحیاۃ دنیوی زندہ ہیں...... الشمامہ عنبریہ ص: ۵۴) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۰)

محمدی: میں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ یہ کتاب اصل میں جناب مومن صاحب کی ہے، نواب صاحب نے تو محض اس کی تلخیص اور مختصر کیا ہے، یہ جو کچھ آپ نے شمامہ عنبریہ سے نقل کیا ہے یہ نواب صاحب کا کلام نہیں ہے۔ باقی یہ کہ آپ کی ازواج پر عدت نہیں، اس کی وجہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حیات ہیں بلکہ ان پر عدت اسلئے نہیں کہ عدت تو اس عورت کیلئے ہوتی ہے جو بعد از عدت کسی مرد سے شادی کر سکے اگر چاہے تو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تو سب مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ ''وازواجه امهاتهم'' (قرآن) اور ماؤں سے نکاح حرام ہے: ''حرمت علیکم امهاتکم'' (قرآن) اگر اُن کی عدت نہ گزارنے کی علت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات ہے تو پھر شہید جن کو تم بھی بحیات کہتے ہو، ان کی ازواج کی عدت کیوں ہوتی ہے اور کیوں بعد از عدت دوسری جگہ شادی کر لیتی ہیں؟ شہیدوں کی ازواج پر عدت اور بعد از عدت ان کی عورتوں کیلئے عقد ثانی کے جواز کا فتویٰ تم لوگ بھی دیتے ہو۔ لہٰذا واضح ہوا کہ ازواج مطہرات کیلئے عدت نہ ہونے کی علت آپ کا حیات ہونا نہیں۔ ورنہ شہیدوں کی بیویوں کی عدت بھی آپ کے نزدیک نہیں ہونی چاہئے اور دوسری جگہ شادی کی اجازت بھی نہیں ہونی چاہئے۔

جمعہ کے دن قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ......

سعیدی: میاں صاحب لکھتے ہیں جمعہ کے دن قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس دن باقی دنوں سے میت کا علم وادراک زیادہ ہوتا ہے اور وہ زیارت کرنے والے کو بخوبی پہچان لیتا ہے (مسک الختام ج:۲، ص:۲۷۸) حبیب خدا کا کیا عالم ہوگا، مولوی وحید الزمان غیر مقلد کے ترجمہ کے اشرف الحواشی ص:۲۹، میں لکھا ہے یہ برزخی زندگی (قبر کی) انبیاء علیہم السلام کو علی وجہ الاکمل حاصل ہے۔ مولوی نذیر حسین غیر مقلد لکھتے ہیں حضرات انبیاء اپنی اپنی قبر میں زندہ ہیں (فتاویٰ نذیریہ ج:۱، ص:۵۲)...... اور کوئی بھی ذی شعور زندوں کا سوگ نہیں مناتا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۰)

محمدی اول: کون سے میاں صاحب لکھتے ہیں؟ کتاب میں تو شیخ در ترجمہ گفتہ الخ لکھا ہوا ہے (مسک الختام ص:۲۷۸ ج:۲) جس کا معنی ہے کہ شیخ نے ترجمہ میں لکھا ہے یہ شیخ کا معنی میاں صاحب کس لغت کا ترجمہ ہے، اس شیخ سے مراد وہ شیخ ہے جس کا ترجمہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم: غالباً اس شیخ سے مراد شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہے اور ترجمہ سے مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ مراد ہے اور آپ کا ترجمہ مشکوٰۃ شریف کا فارسی زبان میں مشہور ترجمہ ہے اور یہ شیخ کچے عقیدے والا ہے۔

سوم: اس شیخ نے اس بات کو در روایات آمدہ کہ دادہ شد الخ کے تحت لکھا ہے یعنی روایتوں میں آیا ہے الخ تو سوال ہے کہ وہ کون سی روایات ہیں اور کس کتاب کی روایات ہیں تو جب تک وہ روایات صحیح ثابت نہ ہوں اور ان کا اتا پتا معلوم نہ ہو سکے اس وقت تک یہ شیخ صاحب کی کشید ہی رہے گی اور ان کی بے دلیل کشید معتبر نہیں ہے۔

چہارم: یہ روایات مجہولہ قرآنِ مجید کی دلالت کے خلاف ہیں، قرآنِ مجید کی دلالت یہ ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اور اصحاب کہف کو موت اور نیند کی حالت میں اوپر کی تبدیلی، سردی گرمی، دن رات کی آمدورفت وغیرہ کا پتہ نہ چل سکا، ان پر سالوں سال بیت گئے مگر وہ ایک دن کی مدت سمجھے اور کہنے لگے ''ایک دن یا نصف دن'' اگر عام قبروں والوں کو اوپر کا اتنا ادراک ہے تو پھر نبیوں ولیوں کو تو زیادہ ادراک ہونا چاہئے تھا حالانکہ یہاں حقیقت بالکل الٹ ہے۔

پنجم: برزخی زندگی انبیاء علیہم السلام کو علی وجہ الاکمل حاصل ہے اور ضرور حاصل ہے اس کا کوئی منکر نہیں، اختلاف تو اس میں ہے کہ قبر کی زندگی دنیاوی ہے یا نہیں۔

ششم: فتاویٰ نذیریہ ج:۱، ص:۵۲ کی محولہ عبارت مذکورہ صفحہ اور جلد میں موجود نہیں ہے لہٰذا یہ حوالہ غلط ہے۔

ہفتم: جیسے کوئی ذی شعور انسان زندوں کا سوگ نہیں منا سکتا، اسی طرح کوئی ذی شعور انسان زندوں کو قبروں میں دفن بھی نہیں کر سکتا تو پھر صحابہ کرام نے زندہ بحیاتِ دنیویہ نبی کو اور شہیدوں کو جن کی زندگی کا سرٹیفکیٹ خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کو کیوں قبروں میں دفن کیا۔ جنہوں نے ان شہیدوں کو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبروں میں دفنایا کیا وہ ذی شعور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھے؟۔

ہشتم: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعداز وفات اپنے باپ کی وراثت طلب کرنے کیلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئی، اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ حیات تھے، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی ذی شعور شخصیت اپنے زندہ باپ کی وراثت طلب کرنے کیوں گئیں؟ کیا کوئی ذی شعور انسان زندہ باپ کا ورثہ طلب کرسکتا ہے؟

نہم: کیا تمہارے نزدیک قبروں میں صرف انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں یا دیگر حضرات (اولیاء شہداء) بھی اگر دیگر حضرات بھی زندہ ہیں تو پھر ان کے زندہ ہونے کے باوجود ذی شعور لوگوں نے ان کی ازواج سے بعداز عدت شادی اور عقد ثانی کیوں کیا اور عقد ثانی کرنے کی اجازت کیوں دی۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ احد میں شہادت پائی تو اس صحابی کی بیوی نے سوگ کیوں منایا اور عدت کیوں گزاری، اور بعداز عدت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ شادی اور عقد ثانی کیوں فرمایا (تقریب التھذیب ص:۱۷۹) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے ان کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عدت گزاری اور سوگ منایا بعداز عدت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ شادی اور عقد ثانی کیوں کیا پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ان کی اس بیوی کے عدت گزارنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے عقد ثانی کیوں کیا (تقریب التھذیب ص:۴۶۴)

دہم: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد بھی دنیاوی حساب سے حیات تھے تو صحابہ کرام جیسے...... ذی شعوروں کو تین باتوں پر اختلاف کیوں ہوا کہ آپ کے جسم اطہر کو کہاں دفن کیا جائے۔ خلیفہ کون بنے، غسل کس طرح دیا جائے۔ کسی صحابی کے دل میں ایسا خیال تک کیوں نہیں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ حیات ہیں اس لئے آپ ہی سے جا کر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں مسئلے پوچھ لیں۔ جیسے پہلے ہماری رہنمائی فرماتے تھے اب بھی فرمادیں گے۔ ہاں صحابہ کرام کو یہ خیال اس لئے نہیں آیا کہ جس ہستی سے ہم مسائل پوچھ لیتے تھے آج وہ زندہ نہیں فوت ہو گئے ہیں اور فوت شدہ سے نہیں پوچھا جاتا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آن کے بعد زندہ بحیات دنیویہ ہو گئے (بقول احمد رضا) تو صحابہ کرام نے جو سب سے بڑے ذی شعور تھے کیوں آپ کو دفنا دیا؟۔ کیا کوئی ذی شعور ایسا کر سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بحیات دنیویہ بھی موجود ہو پھر وہ اس سے نہ پوچھے اور خود بخود آپس میں اختلاف کو طے کرنے کی کوشش کرے۔ جو آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (قرآن مجید) کے خلاف ہے۔

یازدہم: جبکہ خود میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں یہ لکھا ہے...... ''اور حدیث مذکور سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہوتی کہ دفن کرکے لوٹنے کے بعد بھی اہل قبور کو علم و شعور رہتا ہے لہٰذا اہل قبور کو ہمیشہ علم و شعور کا رہنا بھی حدیث مذکور سے ثابت نہیں ہوا''۔ (فتاویٰ نذیریہ ج: اول ص: ٦٦٥) لکھتے ہیں زید کی یہ بات بھی کسی آیت یا حدیث صحیح سے ثابت نہیں کہ قبروں پر جو لوگ زیارت کو آتے ہیں ان کو مردے پہچان لیتے ہیں۔ (فتاویٰ نذیریہ ج: اول ص: ٦٦٦)

وفات کے بعد شرعاً کتنا دن سوگ منانا جائز ہے

وفات کے بعد شرعاً کتنا دن سوگ منانا جائز ہے

سعیدی: تیسرا سوال: وفات کے بعد شرعاً کتنا دن سوگ منانا جائز ہے۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۱)

محمدی: وفات کے بعد تین دن تک سوگ منانا جائز ہے ہاں جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کیلئے عدت اور سوگ کی میعاد چار ماہ دس دن ہے۔

جیسے وفات نبوی پر تین دن کے بعد سال بہ سال سوگ منانا شرعی طور پر ثابت نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی حساب سے ولادت نبوی کے موقعہ پر سال بہ سال روایتی انداز میں میلاد منانا بھی ثابت اور جائز نہیں کیونکہ صحابہ کرام اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میلاد النبی سال بہ سال نہیں منایا اور نہ کسی کا سال بہ سال سوگ منایا۔

سیدہ زہرا اور صحابہ آپ کے نزدیک صابر و شاکر نہ تھے

سعیدی: پانچواں سوال کہ سیدہ زہرا اور صحابہ آپ کے نزدیک صابر و شاکر نہ تھے اور ان کے سامنے آیت) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ نہیں تھی۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۱)

محمدی: وہ صابرہ و شاکرہ بھی تھے اور آپ کی وفات پر غمگین بھی، جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر صابر و شاکر بھی تھے اور غمگین بھی اور صحابہ کرام کے سامنے آیت مذکورہ تو تھی اس لئے اس آیت سے انہوں نے وفات نبوی کو تسلیم کیا اور وفات نبوی کے ثبوت میں انہیں آیتوں کو پیش کیا۔

سرکار کی وفات کا غم سالانہ طور پر خلفاء راشدین......

سعیدی: چھٹا سوال کیا سرکار کی وفات کا غم سالانہ طور پر خلفاء راشدین و اہل بیت اطہار و دیگر صحابہ کرام مناتے تھے؟ اگر نہیں مناتے تھے تو کیا وہ آپ کی وفات پر خوش تھے اور کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے یا نہیں۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۱)

محمدی: ان حضرات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا غم تھا جیسا کہ پہلے بیان ہوا مگر سالانہ طور پر روایتی انداز میں غم نہیں مناتے تھے کیونکہ یہ تعلیم نبوی ان کو نہیں تھی۔ وہ عاشق رسول تو تھے اسی لئے جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات نبوی قریب ہونے کا سنا تو رونے لگ گئے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ وہ وفات نبوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر خوش نہیں تھے بلکہ وفات پر غمناک تھے اسی لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی مدینہ میں اندھیرا چھا گیا اور صحابہ کرام وفات نبوی پر غمگین ہو گئے تھے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رجالاً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا علیه الخ۔ (مشکوۃ ص:۱۶ کتاب الایمان)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ صحابہ کرام زیادہ غم زدہ ہو گئے تھے الخ۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آپ کی وفات پر غم کا بیان اور آپ کے دوسرے چچازاد حضرت ابوسفیان مغیرہ بن حارث کے غمناک اشعار کا بیان ابھی نقل ہوا۔ معلوم ہوا کہ وہ سارے کے سارے وفات نبوی پر غمگین تھے لیکن اس غم گینی کو سالانہ طور پر وفات کی تاریخوں میں نہیں مناتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ایسی تعلیم ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی، ان کے ہاں سچی عاشقی نہ تو سالانہ میلاد منانے میں ہے اور نہ سالانہ وفات منانے میں ہے بلکہ ان کے ہاں سچی عاشقی آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی واضح ہوتی ہے۔

مسلمانانِ عالم آپ کے آنے کی خوشی مناتے ہیں

سعیدی: ساتواں سوال: ۱۲ ربیع الاول کو مسلمانان عالم آپ کے آنے کی خوشی مناتے ہیں، آپ کی وفات کیلئے ایسا نہیں تو کیا وہ شخص بڑا ملعون اور بڑا ابلیس تو نہیں ہے جو آپ کے میلاد کی خوشی کو آپ کے انتقال و وفات کی خوشی کہتا پھرے۔

محمدی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر مسلمان خوش ہیں اور اصل خوشی کا اظہار آپ کی اطاعت کر کے ہی کرتے ہیں۔ روایتی خوشی کا انداز، جو آج کل موجود ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالے جائیں بھنگڑے ڈالے جائیں، ایسا خوشی کا اظہار کسی صحابی کسی تابعی نے نہیں کیا تھا، ہم وہی طریقہ اختیار کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیا تھا۔

اگر بقول سعیدی جو ایسا نہیں کرتا وہ آپ کی پیدائش پر خوش بھی نہیں ہے تو یہ تمام صحابہ کرام تابعین عظام آپ کے نزدیک کس کھاتے میں جائیں گے۔ ذرا سوچ تو سہی؟۔

شریعت میں خوشی وغمی کے ایام متعین ہیں نہ تو وفات کے دوسرے تیسرے سال کسی نے غم منایا اور نہ پیدائش کے بعد دوسرے تیسرے سال کسی نے روایتی خوشی کا اظہار فرمایا۔ یہ روایتی انداز میں خوشی اور غمی کے طریقے اسلامی نہیں۔ عیسائیوں اور شیعوں سے اخذ کئے گئے ہیں جو بدعت ہیں۔ اپنی طرف سے محبت کے وضع کیئے ہوئے طریقوں پر عمل نہ کرنے والوں کیلئے ملعون ابلیس جیسے القابات متعین کرنا اپنے آپ کو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ اربعہ، محدثین عظام وفقہاء کرام کا گستاخ بنانا ہے۔ تاریخ اور حدیث بتاتی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر خوشی نہیں منائی تھی کیونکہ اس وقت صحابہ کرام بحیثیت صحابہ کرام موجود نہیں تھے۔ بلکہ آپ کے مدینہ آنے پر ہجرت پر خوشی منائی تھی اور خوشی کے ترانے گائے تھے۔ طلع البدر علینا الخ۔ اور آپ کی وفات پر غمگین ہوئے تھے۔ اور مسلمانان عالم آپ کے آنے کی روایتی خوشی نہیں مناتے بلکہ پاک وہند میں ہی یہ روایتی عید منانے کا رواج پایا جاتا ہے جبکہ پاک وہند کے علاوہ کتنے مسلمان ممالک ہیں جہاں مروجہ عید میلاد کا کوئی تصور ہی نہیں۔ نیز مسلمانان پاک وہند بھی تیس چالیس سال پہلے ۱۲ ربیع الاول کو بارہ وفات کے طور پر یاد کرتے تھے۔ (اسلامی انسائیکلو پیڈیا) جیسا کہ ابھی اس کے متعلق مفصل آتا ہے۔

سعیدی: آپ کے وصال کی تاریخ کا حال ملاحظہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۱۰ ہجری ۹ ذوالحج جمعہ کے روز حجۃ الوداع کیلئے میدان عرفات میں قیام کیا اور ذوالحج اور ربیع الاول کے درمیان صرف دو مہینے محرم الحرام اور صفر کے آتے ہیں ذوالحج سمیت ان کو ۳۰ یوم کے بنائیں یا دونوں کو انتیس یوم کا یا کسی کو ۳۰ یوم اور کسی کو ۲۹ یوم کا تو کسی صورت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں ہوتا اور یہ بات مشہور ہے کہ آپ نے بروز پیر وصال کیا۔ لہٰذا دشمن کا ۱۲ ربیع الاول کے دن کو وفات کا دن کہنا بالکل جھوٹ ہے الخ۔ دلیل ۱۲ ربیع الاول کو یوم وصال نہ ہونے کی تحقیق کرنے والے...... السہیلی ہیں جنہوں نے...... اس تاریخ کی قلعی کھولی ہے۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں)۔

محمدی: سعیدی گفتار کا مطلب یہ ہوا کہ جو آدمی ۱۲ ربیع الاول کو وفات نبوی کا دن تسلیم کرے وہ آدمی ایک تو جھوٹا ہے دوم وہ میلاد کا دشمن بھی ہے۔

اب سنیئے اور اپنے عفریت بریلویت احمد رضا کو جھوٹا اور میلاد کا دشمن تسلیم کیجئے چنانچہ وہ لکھتا ہے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول شریف یوم دوشنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے"۔ (ملفوظات احمد رضا بریلوی حصہ دوم ص: ۲۲۰)

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
احمد رضا جھوٹا اور دشمن میلاد بن گیا سعیدی کی بات سے

آج سے تقریباً تیس چالیس سال پہلے تک ۱۲ ربیع الاول کو پاک وہند کی جنتریوں میں ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ پر ۱۲ وفات لکھا جاتا تھا۔ پھر اس تاریخ کو ۱۲ میلاد مشہور کر دیا گیا جیسا کہ اسلامی انسائیکلو پیڈیا کا ہندوستانی مؤلف ومصنف مولوی محبوب عالم لکھتا ہے "بارہ وفات"، بارہ سے مراد ربیع الاول کی بارھویں تاریخ اور وفات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تاریخ وفات کے متعلق اختلاف ہے عام مشہور بارہویں تاریخ ربیع الاول ہے یہ دن تمام اسلامی ممالک میں قابل عزت شمار ہوتا ہے۔ مدارس اور محکمہ جات میں تعطیل کی جاتی ہے مسجدوں میں اور گھروں میں میلاد شریف کی مجلسیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک سنا کر لوگوں کو حب نبی کا سبق پڑھایا جاتا ہے اور پر درد اور مؤثر نعتوں سے اس محبت میں جوش پیدا کیا جاتا ہے مگر وہابی لوگ اس قسم کی کاروائیوں کو خلاف سنت اور بدعت بتاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ بھی ۱۲ ربیع الاول ہے گویا مسلمانوں کا تہوار ۱۲ ربیع الاول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات دونوں واقعات کی یادگار ہے مگر مسلمانان ہندوغیرہ نے وفات کی ہیئت کو غالب رکھ کر نام بارہ وفات رکھ لیا۔ ۱۳۲۷ میں ملک شام وعرب میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس دن کو عید المولود النبوی الانور کے نام سے تمام اسلامی تہواروں سے زیادہ شاندار تہوار بنایا جائے۔ اس تحریک کی گونج ہندوستان اور دیگر ممالک اسلام میں بھی پہنچی اور مسلمانان ہند نے ۱۳۲۸ میں مختلف شہروں میں اس روز عید منائی، نو تعلیم یافتہ حضرات اور قدامت پسند بزرگوں نے متفقہ جلسے کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس لائف پر پرزور سپیچیں دی گئیں اور اس تہوار کا نام بارہ وفات کے بجائے عید میلاد مشہور کرنے کی کوشش کی گئی۔ بعض اخبارات نے اس عید کی خوشی میں رنگین اور زبردست مضامین شائع کئے الخ (ص:۱۳۱) گویا ۱۳۲۸ھ (آج ۱۴۲۶ سے ٹھیک ۱۰۰ سال پہلے) ہندوستان (پاکستان و ہندوستان بنگلہ دیش کشمیر) میں پہلی بار عید میلاد ۱۲ ربیع الاول کو منائی گئی۔ پہلے ہندوستان میں ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد منانے کا رواج نہیں تھا بلکہ یہ تاریخ جنتریوں اخباروں میں بارہ وفات کے نام سے مشہور تھی پھر رفتہ رفتہ کام اور نام بڑھتا گیا تا آخر بارہ وفات کے بجائے بارہ میلاد طے کر لیا گیا اور بارہ میلاد نام رکھ دیا گیا اور بارہ وفات کا نام جنتریوں سے ختم کر دیا گیا۔ اور مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب مدظلہ العالی نے آج سے تقریباً چالیس سال پہلے تقریباً ۱۹۶۵ اگست میں ایک مضمون ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں شائع کیا تھا جس کا عنوان تھا ”جشن ولادت یا دین و مذہب سے مذاق،، اس میں انہوں نے لکھا تھا: کہ آنکھوں دیکھی بات ہے چند سال قبل ولادت کی یہ رسم برائے نام ”بارہ وفات،، کے نام پر محدود پیمانے پر گھروں کی چاردیواری میں بطور ”حلوہ پختن و خوردن،، کی صورت میں منائی جاتی تھی پھر رفتہ رفتہ اس کے بال و پر نکالے اور کہیں کہیں بعض گھروں میں معمولی سی روشنی بھی نظر آنے لگی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلوی علماء نے اس کو آب ودانا ڈالا جس سے اس میں طاقت پرواز آئی اور اس نے ہمہ گیر سیلاب کی صورت اختیار کر لی الخ (مروجہ عید میلاد کی تاریخی وشرعی حیثیت اور مجوزین کے دلائل کا جائزہ ص: ۴۷) اور یہی مولوی محبوب عالم صاحب دوسری جگہ لکھتا ہے سن ولادت باسعادت آپ دوشنبہ کے دن بارھویں ربیع الاول ۴۲ کسروی کو دنیا میں ظہور فرما ہوئے الخ (اسلامی انسائیکلو پیڈیا ص: ۶۵۶) اور آگے جا کر لکھتے ہیں ''تاریخ ویوم وسن وفات شریف، آپ نے بعمر ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ ۱۱ھ کو انتقال فرمایا (ص: ۶۶۱)
اور امام سہیلی کی تحقیق کے متعلق تحقیق آگے آتی ہے۔

حافظ ابن کثیر کی تحقیق

سعیدی: وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر ان کی تحقیق انیق کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لا يتصور وقوع وفاته عليه السلام يوم الاثنين ثانى عشر ربيع الاول من سنة احدى عشرة۔

کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کا دن ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ہونا کسی صورت میں ممکن نہیں (البدایہ والنھایہ ج: ۵، ص: ۲۵۶) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۱)

محمدی اول: یہ جھوٹ اور الزام ہے سعیدی صاحب نے اس مقام کو غور سے نہیں پڑھا یا غلط پریشر ڈالنے کے لئے یوں لکھ دیا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ امام ابن کثیر نے علامہ سہیلی کی تحقیق کو تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کے اس اعتراض کو نقل کیا ہے پھر اس کا جواب لکھا ہے جس کو سعیدی صاحب سمجھ نہیں سکے۔

دوم: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں (فائدہ)

قال ابو القاسم السهيلى فى الروض ما مضمونه ''لا يتصور وقوع وفاته عليه السلام يوم الاثنين ثانى عشر ربيع الاول سنة احدى عشرة وذلك لانه عليه السلام وقف فى حجة الوداع سنة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشر یوم الجمعة فکان اول ذی الحج یوم الخمیس فعلی تقدیر ان تحسب الشهور تامة او ناقصة اوبعض تامٍ وبعض ناقصٍ لا یتصور ان یکون یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول ۔(البدایہ والنھایہ ج:۵،ص:۲۵۶)

جس کا واضح مطلب ہے کہ یہ سہیلی کا اعتراض ہے جو انہوں نے نقل کیا ہے۔حافظ ابن کثیر نے سہیلی کے اعتراض کو تسلیم نہیں کیا بلکہ اس اعتراض کا دفعیہ کیا ہے اور اس کا جواب باصواب دیا ہے جس کو سعیدی عنیدی سمجھ نہیں سکا۔چنانچہ حافظ ابن کثیر سہیلی کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقد اشتهر هذا الایراد علی هذا القول وقد حاول جماعةٌ الجواب عنه ولا یتمکن الجواب الا بمسلك واحدٍ وهو اختلاف المطالع بان یکون اهل مکة رأوا هلال ذی الحج لیلة الخمیس واما اهل المدینة فلم یروا الا لیلة الجمعة ویؤید هذا قول عائشة وغیرها خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم لخمس بقین من ذی القعدة یعنی من المدینة الی حجة الوداع ویتعین بما ذکرنا انه خرج یوم السبت ولیس کما زعم ابن حزم انه خرج یوم الخمیس لانه قد بقی اکثر من خمسٍ بلا شك ولا جائز ان یکون خرج یوم الجمعة لان انساً قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر بالمدینة اربعاً والعصر بذی الحلیفة رکعتین فتعین انه خرج یوم السبت لخمسٍ بقین فعلی هذا انما رای اهل المدینة هلال ذی الحج لیلة الجمعة واذا کان اول ذی الحج عند اهل المدینة الجمعة وحسبت الشهور بعده کوامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يكون اول ربيع الاول يوم الخميس فيكون ثاني عشر يوم الاثنين والله اعلم ۔ (البدایہ والنھایہ ج:۵،ص:۲۵۶)

اور بیشک یہ اعتراض اس قول، کہ ۱۲ ربیع الاول کو سوموار کا دن ہوسکتا ہے پر مشہور ہے اور تحقیق ایک جماعت نے اس کا جواب دینے میں کوشش کی ہے اور اس کا جواب اس صورت میں ممکن ہے کہ اختلاف مطالع کا ہو اس طور پر کہ اہل مکہ نے چاند ذوالحج کا خمیس کی رات کو دیکھا اور اہل مدینہ نے ذوالحج کا چاند خمیس کی رات کو نہیں دیکھا بلکہ جمعہ کی رات کو دیکھا اور اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کے قول سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کیلئے مدینہ سے اس وقت چلے جب ذوالحج کے چاند کو ابھی پانچ دن باقی تھے اور جو ہم نے ذکر کیا ہے اس سے یہ متعین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن مدینہ سے روانہ ہوئے تھے نہ کہ وہ جو ابن حزم نے کہا کہ آپ خمیس کے دن چلے تھے کیونکہ بلا شک اس وقت پانچ دن سے زیادہ دن باقی رہ رہے تھے اور یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ مدینہ سے جمعہ کے دن چلے ہوں کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعت ادا فرمائی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ کے مقام پر دو رکعت (قصر) پڑھی تو یہ بات متعین ہوگئی کہ آپ مدینہ سے ہفتہ کے دن چلے تھے جب ذوالحج کے چاند کو ابھی پانچ دن باقی تھے، پس اس حساب سے اہل مدینہ نے چاند ذوالحج جمعہ کی رات کو دیکھا اور جبکہ اہل مدینہ کے ہاں پہلی ذوالحج جمعہ کو ہوئی اور باقی مہینے کامل مکمل تیس تیس دن کے ہوئے تو ربیع الاول کی پہلی تاریخ خمیس کے دن ہوگی تو پھر بارہ ربیع الاول سوموار کو ہوگی ۔ واللہ اعلم ۔

جس سے واضح ہے کہ حافظ ابن کثیر نے سہیلی کے اعتراض کا جواب دیا ہے اور کہا کہ سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاول بن سکتا ہے نیز اس مشہور قول کو آگے جا کر پھر بیان کیا کہ

توفي فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم محمد بن عبد الله سيد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولد آدم فی الدنیا والاخرة وذلك فی ربیع الاول یوم الاثنین ثانی عشر علی المشهور کما قدمنا بیانه الخ ۔(البدایہ والنھایہ ج:۶،ص:۲۳۲)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ دنیا وآخرت کے سیدِ اولادِ آدم سن گیارہ ہجری کو وفات پائی اور وفات مشہور قول کے مطابق ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن ہوئی جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے۔

سوم: بالفرض ۹ ربیع الاول کو وفات نبوی ہو یا ۸ یا ۲ ربیع الاول کو تو پھر بھی آپ (سعیدی) پر اعتراض بحال ہے کہ یکم ربیع الاول سے تم تو خوشی منانا شروع کر دیتے ہو اور یہ ۱۲ ربیع الاول تک رہتی ہے تو ۲، ۸، ۹ تاریخ وفات تو پھر بھی درمیان میں آ گئی گویا ۲، ۸، ۹ تاریخ وفات کے دن بھی تم کو خوشی ہوتی ہے ذرہ بھر بھی فوتگی کا خیال نہیں آتا۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے وفات نبوی کا دن ۱۲ ربیع الاول کو جمہور کا قول تسلیم کیا ہے۔

فالجمهور علی ما ذکره المصنف انه فی یوم الثانی عشر ۔(تدریب الراوی ج:۲،ص:۳۵۱)

پھر آگے لکھتے ہیں کہ وفات ربیع الاول کے مہینہ میں ہوئی اس میں کوئی اختلاف نہیں، ہاں کس تاریخ وفات ہوئی اس میں اختلاف ہے۔جمہور کے نزدیک ۱۲ ربیع الاول ہے اور موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد کے نزدیک یکم ربیع الاول اور سلیمان تیمی کے نزدیک ۲ ربیع الاول اور آگے ۱۲ ربیع الاول پر سہیلی کا اشکال نقل کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری......

سعیدی: دلیل: ائمہ اسلام میں سے وہابیوں کے مشہور امام حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری ۱۲ ربیع الاول کو آپ کا وصال قرار دینا مسترد کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ عقلاً ونقلاً یہ تاریخ وصال نہیں ہو سکتی (فتح الباری شرح بخاری ج:۸،ص:۱۶۴) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۴۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام علامہ عینی حنفی......

محمدی: بریلویوں کے امام علامہ عینی حنفی نے آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف نقل کیا ہے کہ امام سلیمان تیمی نے اپنی کتاب المغازی میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفر کی بائیس تاریخ کو بیمار ہوئے......اور بیماری کا پہلا دن ہفتہ کا تھا اور آپ کی وفات سوموار کو ہوئی جبکہ ربیع الاول کی ۲ تاریخ تھی جو مدینہ شریف کے آنے پر دس سال پورے ہو گئے اور واقدی نے کہا ہے کہ مجھے ابو معشر نے بیان کیا کہ وہ محمد بن قیس سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بروز بدھ ۱۹ صفر ۱۱ھ کو حضرت زینب بنت جحش کے گھر شدید بیمار ہوئے تو آپ کی تمام ازواج مطہرات آپ کے پاس اکٹھی ہوئیں تو تیرہ دن بیمار رہے اور سوموار کے دن ۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو وفات پائی اور واقدی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بدھ کے دن ۲۸ صفر کو شروع ہوئی اور وفات سوموار ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی اور اسی کو محمد بن سعد کاتب واقدی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بدھ کے دن ۲۸ صفر کو شروع ہوئی اور وفات سوموار ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی اور اسی کو محمد بن سعد کاتب واقدی نے قطعی تاریخ وفات قرار دیا ہے اور یہ بھی کہا کہ آپ بدھ کو دفن ہوئے......محمد بن اسحاق نے کہا کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے اس دن جس دن آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تھے اور یعقوب بن سفیان سے روایت ہے وہ ابوبکر سے بیان کرتے ہیں وہ لیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے اور سعد بن ابراہیم زہری نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن ۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے اور ابونعیم فضل بن دکین کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے اور سیف بن عمر اپنی سند سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ادا کر لیا تو آپ واپس مدینہ چلے اور مدینہ شریف پہنچ گئے اور مدینہ شریف میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالحجہ محرم صفر (تین ماہ) قیام فرمایا اور سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو فوت ہوئے اور سھیلی نے روض الانف میں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو واقع ہونا ممکن نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جمعہ کے دن وقوف عرفات ۱۰ کو فرمایا تھا یکم ذوالحجہ خمیس کا دن تھا تو اگر یہ بات تسلیم کرلی جائے کہ یہ تینوں ماہ مکمل تیس تیس دن کے تھے یا انتیس انتیس دن کے یا کوئی مہینہ تیس کا اور کوئی مہینہ انتیس کا تو یہ ناممکن ہے کہ سوموار کا دن ۱۲ ربیع الاول کو ہو۔ اس کا جواب اختلاف مطالع کی صورت میں دیا گیا ہے کہ مکہ والوں نے ذوالحجہ کا چاند خمیس کی رات کو دیکھا اور مدینہ والوں نے چاند جمعہ کی رات کو دیکھا ہو (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری للعلامہ بدرالدین عینی حنفی ج:۱۸، ثامن عشر ص:۶۰، طبع منیریہ) تو گویا علامہ عینی حنفی نے بھی تاریخ وفات نبوی، یکم، دوم، بارہ وغیرہ کو نقل کیا پھر بارہ تاریخ پر سھیلی کے اشکال اور اعتراض کو نقل کر کے اس کا حل مکہ و مدینہ کے اختلاف مطالع کے حساب سے دیا جیسا کہ علامہ حافظ ابن کثیر نے دیا ہے جو پہلے بیان ہوا، گویا علامہ عینی حنفی کا اپنا نظریہ وفات نبوی ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن ہوا۔ اس عینی بیان سے یہ بھی واضح ہوا کہ وفات نبوی ربیع الاول (یکم سے بارہ ربیع الاول کے اندر اندر) ہوئی جو سعیدی کیلئے یہاں بھی مصیبت ہے کہ یہ لوگ یکم ربیع الاول سے میلاد کی خوشی شروع کرتے ہیں اور ۱۲ ربیع الاول پر جا کر ختم کرتے ہیں اور یہی دن وفات نبوی کے دن بھی ہیں اور علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی وفات کے دن میں اختلاف نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سوموار کو ماہ ربیع الاول میں ہوئی اس حد تک تو کوئی اختلاف نہیں گویا اس پر اجماع ہے لیکن حدیث ابن مسعود میں جو بزار میں مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۱ رمضان کو ہوئی پھر امام ابن اسحاق اور جمہور کے نزدیک آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ لیث اور خوارزمی اور ابن زبر کے نزدیک آپ کی وفات یکم ربیع الاول کو ہوئی اور ابن مخنف اور کلبی کے نزدیک ۲ ربیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاول کو ہوئی اور اسی کو ترجیح دی امام سھیلی نے اور انہیں دونوں قولوں (یکم اور دوم ربیع الاول) کے قریب امام رافعی کا قول..... کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے بعد ۸۰ یا ۸۱ دن زندہ رہے اور جو قول صاحب روضہ نے حتمی طور پر لکھا ہے اس قول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے بعد ۹۱ دن زندہ رہے اور امام سھیلی اور جو اس کے موافق ہیں انہوں نے آپ کی وفات سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاول پر اعتراض اور اشکال پیش کیا ہے کہ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ ذوالحجہ کی یکم خمیس کے دن تھی تو جس حساب سے بھی فرض کریں تین ماہ پورے پورے ۳۰ دن کے تھے یا تینوں ماہ ۲۹، ۲۹ کے تھے یا بعض ۲۹ کے اور بعض ۳۰ کے، کسی صورت میں سوموار کا دن ۱۲ ربیع الاول نہیں پڑتا اور جو بھی اس میں توجہ کرے گا اس کے سامنے یہ بات واضح ہے اور امام باز وی اور پھر حافظ ابن کثیر (پھر علامہ عینی حنفی) نے جواب دیا ہے کہ تینوں ماہ مکمل تیس تیس دن کے ہوں اور اہل مکہ نے چاند ذوالحجہ کا خمیس کی رات کو دیکھا ہو اور مدینے والوں نے ذوالحجہ کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا ہو اور وقوف عرفات مکہ والوں کی رویت پر ہوا ہو پھر مدینہ میں لوٹے ہوں تو انہوں نے مدینہ والوں کی رویت کے حساب سے تاریخ بیان کر دی ہو یکم ذوالحجہ جمعہ کو اور آخری تاریخ ذوالحجہ کی ہفتہ کو، اور یکم محرم اتوار کو اور آخر محرم سوموار کو اور یکم صفر منگل کو اور آخر صفر بدھ کو اور یکم ربیع الاول خمیس کو، پس ۱۲ ربیع الاول سوموار کو ہو گی مگر یہ جواب بعید ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ تین ماہ کے تین ماہ (ذوالحجہ، محرم، صفر) تیس تیس کے ہوں اور امام سلیمان تیمی جو ثقہ راوی ہیں اس نے یقین اور جزم کے ساتھ لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی ابتدا ہفتہ کے دن ۲۲ صفر کو ہوئی اور سوموار ۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے تو اس بنا پر صفر کا مہینہ ۲۹ کا بنے گا اور یہ ناممکن ہے کہ یکم صفر ہفتہ کے دن ہو۔

ہاں جب ذوالحجہ اور محرم کو ۲۹، ۲۹ دن کا مہینہ مانیں تو پھر ممکن ہے تو پھر بھی تین ماہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا تار انتیس انتیس کے ہونا لازم آتا ہے اور اس قول کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے تو دو ماہ انتیس انتیس کے اور ایک ماہ تیس دن کا پڑے گا۔ اس لئے امام نے اس کو ترجیح دی ہے (کہ آپ کی وفات یکم ربیع الاول کو ہوئی) اور ابو معشر کی معازی میں محمد بن قیس سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱ صفر بدھ کو بیمار ہوئے اور یہ قول سلیمان تیمی کے قول کے موافق ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ صفر کی یکم ہفتہ کے دن ہو اور جو ابن سعد نے روایت کیا ہے عمر بن علی بن ابی طالب سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن ۲۹ صفر کو بیمار ہوئے اور تیرہ رات بیمار رہے اور سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے تو اس پر پہلے والا اعتراض وارد ہوتا ہے اور یکم صفر ہفتہ کا دن ہو کیسے صحیح ہو سکتا ہے پس ہوگا ۲۹ صفر بدھ کا دن۔ الغرض ذوالحج کی یکم خمیس کو ہوگی پس اگر فرض کرلیں کہ صفر اور محرم کامل مکمل تیس تیس دن کے تھے تو صفر کی یکم سوموار کو ہوگی تو پھر کیسے موخر ہو سکتے ہیں بدھ کے دن تک پس اعتماد والی بات وہ ہے جو ابن مخنف نے کہی ہے۔ (۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے) دوسروں کی غلطیوں کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے ماہ ربیع الاول کی ۲ تاریخ کو، پس ثانی شھر ربیع الاول تبدیل ہو کر ثانی عشر ربیع الاول ہو گیا اور یہ وہم چلتا گیا بعض بعض کی متابعت کرتے گئے۔ (فتح الباری ج:۸، ص:۱۳۸، ۱۳۹ مکتبہ سلفیہ) تو حافظ ابن حجر نے اختلاف کو نقل کر کے سب اقوالوں کی تردید کی کہ یہ اقوال خلاف واقع ہیں اور انہوں نے ۲ ربیع الاول بروز سوموار کو یوم وفات نبوی کو ترجیح دی جس کے قائل ابن مخنف اور علامہ سھیلی ہیں۔

بہر حال سعیدی کو یہ وفات نبوی کا دن اس وقت مفید ہوتا اگر وہ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور ماہ میں وفات نبوی کو تسلیم کرتے جب یہ لوگ ۲ ربیع الاول کو وفات نبوی تسلیم کرتے ہیں اور سعیدی میلادی برادری بھی یکم و دوم سے میلاد کی خوشی میں جشن منانا شروع کرتے ہیں تو پھر بات تو وہی خود بخود آ گئی کہ ۲ ربیع الاول کو وفات نبوی ماننے والے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو ذکر میلاد سے محروم کرنے کی کوشش کر کے شیطان لعنتی کو خوش کرنے میں لگے ہوئے ہیں الخ۔

یعنی وہی وجہ جو ۱۲ ربیع الاول کو یوم وفات تسلیم کرنے میں تھی بریلوی میلادی سعیدی کے نزدیک وہی وجہ ۲ ربیع الاول کے دن بھی آگے کھڑی ہے کہ میلاد منانے والے یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک جشن مناتے ہیں ۲ ربیع الاول والی وفات نبوی کی تاریخ تو پھر بھی درمیان میں آ گئی، اس پر علامہ سھیلی، ابن مخنف وغیرہ کو کیا القاب عنایت کرو گے۔

نیز علامہ عینی حنفی بھی وفات نبوی ۱۲ ربیع الاول کو تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا تو یہ عینی حنفی بزرگ جو میلادیوں کے مشہور امام ہیں گویا یہ بھی شیطان کو خوش کرنے میں لگے ہوئے ہیں نیز علامہ صاوی جو میلادی سعیدی کا معتبر امام ہے جو ۱۲ ربیع الاول کو وفات نبوی مانتا اور تسلیم کرتا ہے۔ وذلك لان الهجرة كانت لاثنتي عشر خلت من ربيع الاول وكانت وفاته لاثنتي عشرة خلت من ربيع الاول ۱۲ صاوی۔ (تعلیقات جدیدہ من التفاسیر المعتبرۃ لحل جلالین ص: ۵۰۸ درسی)۔ یہ اس لئے ہے کہ ہجرت نبوی اور وفات نبوی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تو سعیدی میلادی مفتی اپنے اس صادی علامہ پر بھی یہی فائر پھینکے کہ یہ بھی شیطان لعنتی کو خوش کرنے میں لگا ہوا ہے۔ قد بدت البغضاء من افواههم.

علامہ حلبی نے ۱۲ ربیع الاول کو سرکار کے......

سعیدی: دلیل۔ علامہ حلبی نے ۱۲ ربیع الاول کو سرکار کے وصال کا دلائل کی دنیا میں انکار کیا ہے۔ سیرت حلبیہ اردو ج: ۲، ص: ۵۱۰ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۲)۔

علامہ عینی حنفی، علامہ صاوی اور احمد رضا بریلوی نے......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی: علامہ عینی حنفی اور علامہ صاوی اور احمد رضا بریلوی نے ۱۲ ربیع الاول کو سرکار کی وفات اور وصال کا دن تسلیم کیا ہے تو گویا ان تینوں نے بقول سعیدی میلادی دلائل کی دنیا سے بغاوت کر کے برملا وفات نبوی ۱۲ ربیع الاول کو تسلیم کیا ہے تو ان کو کیا القاب دو گے۔

نیز علامہ حلبی نے اگر وفات نبوی ۱۲ ربیع الاول میں ہونے کا انکار کیا ہے تو کیا وفات نبوی ۲ ربیع الاول کے دن میں ہونے کا بھی انکار کیا ہے؟

۱۲ ربیع الاول وفات نبوی کی تاریخ ہونے کا انکار سعیدی میلادی کو اس وقت مفید تھا جب علامہ حلبی ماہ ربیع الاول کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ میں وفات کا دن تسلیم کرتے جبکہ یہ علامہ وفات نبوی ربیع الاول میں تسلیم کرتے ہیں اور تم اسی وفات نبوی کی تاریخ میں میلاد کی خوشی منا رہے ہوتے ہو۔

علامہ علی قاری نے ۱۲ والے قول کو رَدّ کر دیا؟

سعیدی: دلیل ۔ امام مکہ علامہ علی قاری نے ۱۲ والے قول کو رد کر دیا ہے (جمع الوصائل شرح شمائل ج:۲، ص:۲۵۳) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۲)

محمدی: علامہ ملا علی قاری کا رد آپ کو اس وقت مفید تھا اگر ملا علی قاری وفات نبوی کو ماہ ربیع الاول کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ میں تسلیم کرتے حالانکہ وہ ربیع الاول کو وفات نبوی کا مہینہ تسلیم کرتے ہیں اور تم اسی ماہ میں جشن مناتے ہو۔

علامہ شبلی اور سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ۹ ذوالحجہ......

سعیدی (دلیل نمبر ۱): وہابیوں کے شبلی اور سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ۹ ذوالحجہ ۱۰ ہجری بروز جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول تک حساب لگاؤ۔ ذوالحج، محرم، صفر۔ ان تینوں کو خواہ ۲۹ خواہ ۳۰ بعض ۲۹، بعض ۳۰ کسی حالت میں اور کسی شکل سے ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ (پیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پڑ سکتا اس لئے درایۃً بھی یہ تاریخ قطعاً غلط ہے (سیرت النبی ج:۲، ص:۱۱۰ حذیفہ اکیڈمی لاہور) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۲)

محمدی: اس کا حل علامہ ابن کثیر، علامہ عینی حنفی نے بیان کر دیا ہے (دیکھئے البدایہ والنہایہ ج:۵، ص:۲۵۶ عمدۃ القاری شرح بخاری ج:۱۸، ص:۶۰ طبع منیریہ)

اور جو تاریخ وفات شبلی اور ندوی نے لکھی ہے وہ تمہیں مفید نہیں کہ تم اس تاریخ کے دوران جشن میلاد اور خوشی مناتے ہو۔

اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

سعیدی: (دلیل نمبر ۷): حافظ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: وفات آپ کی شروع ربیع الاول دوشنبہ کو قبل از زوال یا بعد از زوال آفتاب ہوئی بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہے کیونکہ اس سال ذوالحج کی نویں (قیام عرفات) جمعہ کی تھی یوم وفات دوشنبہ (پیر) ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذوالحجہ ہو تو بارہ ربیع الاول دوشنبہ (پیر) کسی صورت نہیں ہوسکتی (نشر الطیب ص:۲۴۱)۔

خواجہ محمد اسلام وہابی نے لکھا ہے:

(دلیل نمبر ۸) خواجہ محمد اسلام وہابی نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ۹ ربیع الاول دوشنبہ پیر کے دن ہوا (قصص الانبیاء مرتبہ خواجہ اسلام ص:۶۵۰) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۲)

محمدی: اول اس مشہور اعتراض کی حقیقت حافظ ابن کثیر اور علامہ عینی حنفی نے بیان کر دی ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔

دوم: ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن وفات نبوی نہ ہونے سے تم بریلویوں کو کیا فائدہ سعیدی صاحب تم ۱۲ ربیع الاول کے دن وفات نبوی کا انکار اس لئے کر رہے ہو تا کہ ۱۲ ربیع الاول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جشن میلاد پر کوئی زد نہ پڑے حالانکہ تم ۹ ربیع الاول کو یوم وفات تسلیم کرو یا یکم اور دوم ربیع الاول کو جیسا تھانوی، خواجہ صاحبان نے کہا ہے ہر حال میں یکم ربیع الاول تا ۱۲ ربیع الاول میلاد کے جشن منانے پر زد پھر بھی آتی ہے کہ تم وفات نبوی ۲ یا ۹ ربیع الاول کے دوران یکم تا ۱۲ ربیع الاول تک میلاد کا جشن مناتے ہو۔

ان اقوال سے تمہیں کسی طرح فائدہ نہیں۔ تم اگر صرف بارہ ربیع الاول کو جشن میلاد مناتے اور یکم سے گیارہ ربیع الاول میں تمہارے ہاں جشن کا سماں نہ ہوتا تو پھر تم کو یہ اقوال مفید پڑتے حالانکہ جو جو حضرات ۱۲ ربیع الاول کو وفات کا دن تسلیم نہیں کرتے۔ وہ ماہ ربیع الاول کو وفات کا مہینہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کوئی یکم کو کوئی دوم کو کوئی ۹ ربیع الاول کو بات تو پھر وہی بنی کہ میلاد بھی ربیع الاول کو ہوا اور وفات بھی ربیع الاول کو سعیدی پر الزام تو پھر بھی بدستور قائم ہے کہ تم وفات کے دنوں میں میلاد کی خوشی کیوں کرتے ہو؟۔

کیا ۱۲ ربیع الاول کو یوم وفات کہنا شیطان کو خوش کرنا ہے

سعیدی: جو لوگ اس تاریخ (۱۲ ربیع الاول) کو یوم وصال قرار دینے پر زور لگاتے ہیں وہ محض مسلمانوں کو ذکر میلاد سے محروم کرنے کی مذموم کوشش کر کے شیطان لعنتی کو خوش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۲)

محمدی: اول ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ بارہ ربیع الاول بروز سوموار کو وفات نبوی عفریت بریلویت احمد رضا بریلوی تسلیم کرتا ہے اور اسی تاریخ میں میلاد بھی تسلیم کرتا ہے اور علامہ عینی حنفی علامہ صاوی بھی ۱۲ وفات کو تسلیم کرتا ہے تو کیا یہ بریلویوں کے مسلمہ امام بھی ذکر میلاد سے محروم کرنے کی کوشش مذموم کر کے شیطان لعنتی کو خوش کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟ باش ہر چہ خواہی کن اور مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی لکھتا ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو باھویں تاریخ مقرر کر کے آپ کا وصال ہوا تو مہینہ ربیع الاول اور بارھویں تاریخ مقرر کر کے الخ (مقیاس حنفیت ص: ۶۹) اور آگے لکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آیت کا ظاہر اور سیاق وسباق اس بات پر دال ہے کہ بارھویں تاریخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی ہے الخ (مقیامی حنفیت ص: ۷۰)

دوم: بارہ ربیع الاول اور نو ربیع الاول یا دوم ربیع الاول میں کتنا وقفہ ہے، تم انہیں تاریخوں میں جشن مناتے ہو جن تاریخوں میں حسب اختلاف یہ علماء وفات نبوی تسلیم کرتے ہیں۔

سوم: جب تم ۹ تاریخ وفات یا ۲ ربیع الاول یا یکم ربیع الاول کو وفات نبوی تسلیم کرتے ہو اور پھر انہیں تاریخوں میں تم جشن بھی مناتے ہو تو اس وقت تم کس کو خوش کر رہے ہوتے ہو۔ امام سیوطی بارہ ربیع الاول کو وفات کا دن جمہور اہل اسلام کا قول لکھتے ہیں، اس کے علاوہ وہ یکم، دوم وغیرہ کو بھی یوم وفات نقل کرتے ہیں۔ گویا یکم، دوم، سوم چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم، نہم دہم تا بارہ ربیع الاول وفات نبوی کے دنوں میں تم جشن مناتے ہو۔

نعمت وفضل اور رحمت پر خوشی کرنا

سعیدی: (نعمت وفضل اور رحمت پر خوشی کرنا) اللہ تعالیٰ جسے کوئی نعمت عطا فرمائے تو اسے اس نعمت پر خوشی کرنے کا حق حاصل ہے اس کو خوشی سے روکنا بے وقوف حاسد اور سڑیل مزاج لوگوں کا کام ہے، قرآنِ مجید نے حصول نعمت پر خوش ہونے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(دلیل نمبر ۱) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس ۵۸)

آپ فرمادیجئے اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر خوشی کریں وہ ان کے سب دھن ودولت سے بہتر ہے صدر الافاضل فرماتے ہیں کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں، معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے مواعظ اور شفا صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت وسکون عطا فرمائے۔ حضرت ابن عباس وحسن وقتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے مراد احادیث مراد ہے.... قرآن اسلام، احادیث اور حکمت ایمانیہ اس دنیا میں نہ آتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، امت کو یہ نعمتیں آپ کی بدولت نصیب ہوئی ہیں (خزائن العرفان ص:۳۰۹)(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۳)

محمدی اول: اس سب کچھ تفسیر کے باوجود کسی نے آیت کی تفسیر میں میلاد النبی منانے کو بیان کیا ہے؟ اگر کسی نے بیان کیا ہے تو حوالہ بیان فرمائیے اگر کسی نے بیان نہیں کیا تو پھر یہ بریلوی کشید کہاں سے حاصل ہوئی اور جو کچھ اس آیت سے تم کو سمجھ آیا وہ ان مفسرین کو کیوں سمجھ نہ آیا۔ آیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری جو بجا طور پر آپ فضل اللہ بھی تھے۔ یا آپ لوگوں پر اتری جو عفریت بریلویت سے متاثر ہیں، اگر یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری، آپ فضل اللہ بھی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنا میلاد کبھی منایا ہے؟ اگر نہیں منایا تو کیوں نہیں منایا۔ اگر اس آیت سے میلاد منانے کا مفہوم بنتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفہوم کو بیان نہیں کیا اور نہ اس پر عمل کیا، تو کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ مجید کی اس آیت پر عمل نہیں فرمایا تو کیا اس لازم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی لازم تو نہیں آتی۔

دوم: بقول صدر الافاضل اس آیت میں فضل اللہ سے مراد اسلام اور رحمت سے قرآن مراد ہے تو جنہوں نے یہ تفسیر کی ہے انہوں نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے عید اسلام، عید قرآن منایا، صحابہ کرام کے سامنے یہ آیت اتری کیا انہوں نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے جشن عید اسلام جشن عید قرآن سمجھا اور پھر منایا؟ ائمہ فقہاء و محدثین و مفسرین نے اس آیت سے بات بنا کر میلاد منانا سمجھا اور میلاد منایا یا یہ صرف چودھویں صدی کی بریلویانہ کشید ہے؟۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم: اس آیت سے جشن میلاد نبوی منانا کون سی نص ہے، عبارت النص اشارۃ النص یا اقتضاء النص۔

چہارم: اس آیت سے بلاشبہ قرآن وحدیث پر خوش ہونے کا حکم دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اگر خوشی کرنی ہے تو نزول قرآن پر خوشی کرو لیکن یہ خوشی کس طرح ہو، ظاہر بات ہے کہ اس نزول قرآن میں چراغاں کی ضرورت ہے نہ جلوسوں کی اور نہ دھمالیں پانے کی کیونکہ فرحت کا تعلق دل سے ہے تو صحابہ کرام کو بھی قرآنِ مجید کے نزول سے یقیناً خوشی تھی لیکن انہوں نے اظہار فرحت کے یہ طور طریقے اختیار نہیں جو آج تم اختیار کر رہے ہو۔

نیز اظہار فرحت کو عید قرار دینا بھی ضروری نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ عید قرآن ہوتی نہ کہ عید میلاد، عید میلاد کا اثبات تو پھر بھی اس آیت سے نہیں ہوتا۔

اگر کہا جائے کہ قرآنِ مجید اور اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کی وجہ سے ملا اس لئے اصل خوشی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور ولادت سے ہوئی نہ کہ قرآن و اسلام سے۔

تو عرض ہے کہ جب اصل نعمت اور فضل، قرآن و اسلام ہے تو اس پر خوشی بعثت نبوی پر ہونی چاہیے کہ بعثت چالیس سال کے بعد ہوئی اور بعثت میں قرآن و اسلام ملا لہٰذا عید بعثت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانی چاہیے تاکہ قرآن اسلام کی خوشی بھی ہو جائے۔

صحابہ کرام، اسلام، قرآن، بعثت محمدی (نبوی محمدی) کی خوشی مناتے تھے لیکن ان کی خوشی و فرحت دل سے ہوتی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی ملا۔ قرآنِ مجید جیسی عظیم کتاب ملی، دین اسلام جیسا کامل مکمل دین ملا، یہ ساری نعمتیں ہیں جن پر وہ خوش ہوا کرتے تھے لیکن مسرت و فرحت اور خوشی کا اظہار انہوں نے اطاعت کر کے تعلیمات نبوی تعلیمات قرآنی تعلیمات اسلامی پر عمل کر کے کیا اور اپنے آپ کو اسلامی تعلیم قرآنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم نبوی تعلیم کے ڈھانچہ میں ڈھال کر کیا، بھنگڑا ڈال کر نہیں، جلوس نکال کر نہیں چراغاں کر کے نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے ظہور اور ولادت پر جتنی خوشی کی جائے کم ہے لیکن سعیدی میلادی بریلوی صاحب! اصل سوال یہ ہے کہ خوشی منانے کا بھی کوئی طریقہ نبوی اور طریقہ صحابہ کرام اس موقعہ پر ثابت ہے۔ اگر ثابت ہے تو کیا ہے باحوالہ بتایئے۔ کیا اس میں وہ چیزیں ہیں جو تم میلادی لوگ کر رہے ہو، اگر وہ چیزیں نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ کون سی محبت رسول ہے اور کون سی عقیدت رسول کہ نام رسول اللہ کا محبت رسول اللہ کی مگر طریقے نصاریٰ کے، خوشی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی اور اطوار طور طریقے لایعنی۔ لیبل عشق رسول کا مگر قدم بقدم پر رسول اللہ کی مخالفت۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ولادت نبوی پر خوش ہونا ناجائز نہیں جس طرح ہم تسلیم کرتے ہیں کہ میدان کربلا میں حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء، اہل خاندان کی مظلومانہ شہادت پر رنجیدہ ہونا اور رنج وغم کا اظہار کرنا ناجائز نہیں لیکن جس طرح رنج وغم کے اظہار کیلئے ماتم، سینہ کوبی، زنجیر زنی ضروری نہیں بلکہ اظہار غم کیلئے یہ سارے طریقے مصنوعی اور خودساختہ اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں اسی طرح میلاد نبوی پر اظہار مسرت کیلئے غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی جلوس نکالنا چراغاں کرنا بازاروں گلی کوچوں کو سجانا بھی ضروری نہیں بلکہ خانہ ساز اور مصنوعی اور شریعت اسلامیہ کی روح کے خلاف ہیں۔

جس طرح شیعوں کا یہ کہنا غلط اور خلاف واقع ہے کہ اہل سنت کو شہداء کربلا سے محبت نہیں اور ان کو ان کی شہادت پر رنج وغم نہیں ہے کیونکہ یہ ماتمی جلوس جو نہیں نکالتے ذوالجناح نہیں نکالتے اور جلوس کے اندر سینہ کوبی نہیں کرتے، بالکل اسی طرح عفریت بریلویت سے متاثرین کا یہ کہنا بھی خلاف واقع ہے کہ اہلحدیث اہل سنت کو ولادت نبوی سے خوشی نہیں کیونکہ یہ لوگ بریلوی خودساختہ طریقے جو اختیار نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اہلحدیث، اہل انصاف سے عرض کریں گے کہ وہ ذرا سوچیں، اگر بریلوی میلادی لوگ اہلحدیث پر اس الزام تراشی میں سچے ہیں تو پھر شیعہ اپنے دعویٰ میں سچے کیوں نہیں؟۔

اگر من مانی دین ہوسکتا ہے تو شیعوں کے اظہار غم کا طریقہ بھی دین ہو۔

اگر اظہار محبت و مسرت اور فرحت کیلئے اسلام کے بتائے ہوئے اصول و ہدایات سامنے رکھنا اور پیغمبر اسلام اور صحابہ کرام کے طریقے کو اپنا ضروری نہیں تو پھر شیعوں نے جو طریقے اپنے اظہار رنج و غم میں ایجاد اور اختیار کر رکھے ہیں ان کی صحت کا بھی مفتی سعیدی کو فتویٰ صادر کر دینا چاہیئے، آخر یہ کون سا انصاف ہے کہ بریلویوں سعیدیوں میلادیوں کو تو دین میں اضافہ پر اضافہ کرنے کا پورا حق حاصل ہو لیکن شیعہ حضرات جو جو طریقے اظہار غم کیلئے اختیار کریں وہ ناحق ہوں، اگر قرآنِ مجید کی آیت: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا الخ سے اظہار محبت و مسرت کا ہر من مانا طریقہ جائز ہوسکتا ہے اور یوں قرآنِ مجید سے ''عید میلاد،، کا ثبوت مہیا کیا جاسکتا ہے تو پھر شیعہ حضرات جو قرآنِ مجید کی آیت:''لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ'' (المائدہ: ۱۴۸) والی آیت سے اپنا من مانا طریقہ غم و اظہار غم اور خود ساختہ ماتم و نوحہ کے جواز کیلئے پیش کرتے ہیں تو پھر ان کا طریقہ غم کیوں جائز نہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ دونوں حضرات (بریلویہ، شیعہ) کا قرآنِ مجید کو اپنی خود ساختہ رسومات اور بدعات کیلئے استعمال کرنا تحریف معنوی اور تفسیر بالرائے ہے ورنہ قرآنِ مجید تو زمانہ رسالت محمدی میں بھی تھا اور زمانہ اصحاب عظام میں بھی تھا مگر ان دونوں آیتوں سے نہ تو کسی نے جشن و مسرت میلاد کی یہ دھوم سمجھی جو بریلوی لوگ سمجھ رہے ہیں اور نہ غم اور ماتم کی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ ساز رسومات ان کو نظر آئیں جو شیعہ حضرات اس دوسری آیت سے کشید کرتے ہیں۔

علامہ اقبال نے بجا فرمایا ہے:

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تحدیث نعمت کو بیان کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی تسلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نعمت محمدی کو آیت: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا میں بیان فرمایا ہے لیکن بقول علامہ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ، صغری کبری ملانے سے "عید میلاد" کا ثبوت کس طرح ہو گیا۔ اگر محض نعمت ہونے سے، عید کا جواز بن جاتا ہے تو پھر عیدوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"۔ (ابراہیم ۳۴)

کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم شمار نہیں کر سکتے (کیونکہ وہ لاتعداد اور ان گنت ہیں) تو پھر تم اے میلادیو کہاں کہاں عید مناؤ گے اور کس کس کی عید مناؤ گے۔

اگر کہو کہ ہر نعمت پر عید منانے کی ضرورت نہیں، صرف بڑی بڑی نعمتوں پر عید منانی چاہئے تو عرض ہے: **اول** کہ یہ فرق کس نے کیا ہے اور کس آیت وحدیث سے تم نے سمجھا ہے کہ بڑی نعمت پر عید مناؤ اور چھوٹی نعمت کو یوں چھوڑ دو۔

دوم: ولادت نبوی سے بھی عظیم دن وہ دن ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر تاج نبوت ورسالت رکھا گیا کیونکہ رسالت ونبوت کی نعمت ولادت سے بھی بڑی نعمت ہے اگر یوم ولادت عید ہے تو یوم رسالت وبعثت بطریق اولیٰ عید ہونی چاہئے۔ اسی طرح قرآنِ مجید کا نزول بھی بہت بڑی نعمت ہے تو نزول قرآن بھی عید کا دن ہونا چاہئے، معراج کا دن، بدر کا دن، فتح مکہ کا دن، بھی عیدوں کے دن ہونے چاہئیں۔ بڑی بڑی نعمتوں کی تعداد بھی تھوڑی نہیں۔ فقط ایک نعمت کی منانا اور دوسری بڑی بڑی نعمتوں والے دنوں کی عید نہ منانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے خلاف ہے۔ اگر تحدیث نعمت عید کے بغیر ممکن نہیں تو پھر کئی عیدوں کا مزید اضافہ بھی ہونا چاہئے ورنہ تحدیث نعمت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

سوم: عید میلاد منانے کی یہ منطق بھی عجیب ہے کہ رسالت کبھی ولادت کے بغیر نہیں مل سکتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو رسالت ملی اگر ولادت نہ ہوتی تو رسالت بھی نہ ہوتی، اس لئے ولادت کا دن منایا جائے جو کہ رسالت کا سبب ہے۔

یہ منطق عجیب اس لئے ہے کیونکہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد اس لئے منایا جائے کہ یہ رسالت کا سبب بنا تو پھر بجائے ولادت نبوی منانے کے، آپ کے والد محترم عبداللہ بن عبدالمطلب کی ولادت کا دن منایا جائے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا سبب بنے اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو آپ بھی پیدا نہ ہوتے بلکہ اس منطق سے تو پھر بجائے عبد اللہ کی ولادت منانے کے عبدالمطلب کی ولادت کا دن منایا جائے جو عبداللہ کی پیدائش کا سبب بنے کیونکہ اگر عبداللہ نہ پیدا ہوتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے اگر عبد المطلب پیدا نہ ہوتے تو عبداللہ پیدا نہ ہوتے۔

بات سبب کی جب شروع ہوئی تو پھر بجائے ان کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی میلاد منائی جائے کیونکہ اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا نہ ہوتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا نہ ہوتے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا نہ ہوتے تو پھر بات حضرت آدم علیہ السلام پر جا کر رکے گی کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام پیدا نہ ہوتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا نہ ہوتے لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام کی میلاد منانی چاہئے پھر تو اسباب کی بنا پر حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت عبدالمطلب، حضرت عبداللہ، ان کی ازواج سمیت سب کا میلاد منانا چاہئے۔ اسی حساب سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے مخاطب علامہ سراج احمد مفتی اوچ شہر، مصنف کتب کثیرہ ہیں لوگ ان کی بڑی تعریف کرتے ہیں یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تعریف کرنے کے بجائے ان کے ماں باپ محترم کی تعریف کریں کیونکہ مولوی سراج احمد صاحب کے ماں باپ پیدا نہ ہوتے تو یہ علامہ سراج احمد پیدا ہو کر علامہ مفتی نہ بنتے۔

لہٰذا مولوی سراج احمد کے اصل سبب اس کے ماں باپ ہیں لہٰذا وہ زیادہ تعریف کے لائق ہیں پھر ان کے ماں باپ کے ماں باپ زیادہ تعریف کے لائق ہیں۔ وقس علی ہذا۔ اسی طرح مولوی سراج کے بجائے اس کے استاد کی تعریف کریں کہ وہ اس کی علمیت کے اصل سبب ہیں کہ اگر وہ اسے تعلیم نہ دیتے تو یہ علامہ سراج نہ بنتے۔

چہارم: اگر نعمت فضل رحمت کے ملنے پر خوشی ہر سال منانا چاہئے تو پھر وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ (پ:۲۱، روم:۵) کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبر دی کہ جس دن رومی غالب آجائیں گے اس دن مسلمان بھی خوش ہوں گے، اسی خوشی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو یہ بھی خوشی ہوگی کہ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام بدر کی فتح اور رومیوں کی فارسیوں پر فتح کو ہر سال فتح کی مسرت کے طور پر مناتے تھے۔ اگر مناتے تھے تو تم اسے میلاد یو آج تک یہ فتح و مسرت کا دن کیوں نہیں منایا اور اگر انہوں نے اس فتح کے دن کو فتح کا دن ہر سال نہیں منایا تو پھر عجیب بات نہیں کہ جس دن کی فتح کی خوشی کرنے کی اللہ تعالیٰ دے اور یہ بھی خبر دے کہ اس دن مسلمان خوش ہوں گے، اس دن کو تو تم آج تک نہ مناؤ اور میلاد نبوی کے دن منانے کا حکم نہ اللہ تعالیٰ نے دیا اور نہ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم منایا اس دن کو تم اپنی طرف سے جشن میلاد منانے لگ جاؤ۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ

سعیدی (دلیل نمبر ۲): لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (آل عمران: ۱۶۴) ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا مومنوں پر جب اس نے ان میں عظمت والا رسول بھیجا، اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومنوں کے گھر میں ہوئی تھی اور احسان بھی مومنوں پر ہے اور آپ کی آمد کی خوشی بھی مومنوں کو ہے بھلا کافر کیوں خوش ہوں، ان کا دماغ تو آپ کی آمد سے خراب ہو گیا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۴)

محمدی: اس آیت سے بعثت نبوی مراد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان فرمایا تو اس وقت کوئی بھی مسلمان اور مومن نہیں تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفا پہاڑی پر چڑھ کر اعلان نبوت فرمایا اور ان سے خطاب فرمایا تو مردوں میں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سب نے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی بات قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق اس مجلس میں آپ پر ایمان لائے یہی امت مسلمہ اہل سنت کا مسلمہ ہے۔ علامہ ولی الدین خطیب صاحب مشکوٰۃ نے اسماء الرجال مشکوٰۃ کے صفحہ ۵۹۱ پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے: وهو اول الرجال اسلاما کہ آپ مردوں میں پہلے مسلمان اور مومن ہیں اور علامہ مفتی عمیم الاحسان المجد دی البرکتی اپنی کتاب اوجز السیر ملحق بمشکوٰۃ ص: ۵۸۶ پر لکھتے ہیں:

فأمنت به سيدتنا خديجة وعلي وكان في عياله وزيد وآمن به ابوبكر وهو اول من آمن من الرجال الاحرار وبدعوته آمن عثمان والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وبعد هم آمن بو عبيدة وسعيد وارقم وابن مسعود وخباب وبلال وغيرهم الخ۔

کہ سب سے پہلے پہل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی جو آپ کے ماتحتی میں تھے اور زید آپ کا غلام ایمان لائے اور حضرت ابوبکر صدیق آزاد مردوں میں سے سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کی دعوت سے حضرت ابوعبیدہ، سعید، ارقم، ابن مسعود، خباب اور بلال رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔ الخ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے ولادت نبوی مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور آپ نے لوگوں کو وعظ فرمایا تو ان مومنوں نے وعظ کو قبول فرمالیا جیسا کہ تفسیر جلالین میں ہے: وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کہ یہ مومنین اس بعثت اور اعلان نبوت سے پہلے کھلی اور واضح گمراہی میں تھے۔

باقی سعیدی نے جو بات کہی ہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت مومنوں کے گھر میں ہوئی الخ بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں تو قرآن کی اس آیت میں جو آگے ہے: وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين وہ سعیدی نظریہ اور سعیدی کشید کے بالکل خلاف بنتا ہے کیونکہ اس کا معنی ہے اور ضرور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے (ترجمہ احمد رضا) اور نعیم الدین مراد آبادی بریلوی اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے ص: ۳۱۷ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص: ۱۰۳، طبع خورد) اور تمہارے علامہ صاوی آیت: لقد من الله على المومنين الخ پر یوں لکھتے ہیں:

وفی الحقیقة هو نعمته حتی علی الكفار وانما خص المومنون لانهم منتفعون بها وتدوم عليهم واما الكفار ولن امنوا به من الخسف والمسخ وكل بلاء عام الا ان عاقبتها الخلود فی دار البوار ١٢ صاوی (تعلیقات جدیدہ علی جلالین ص: ۶۴ درسی)

کہ اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں پر بھی نعمت بن کر آئے مگر مومنوں کا خاص نام اس لئے لیا کہ انہوں نے نعمت سے فائدہ اٹھایا اور یہ نعمت ان پر ہمیشہ رہی، لیکن کافر اگرچہ وہ بھی آپ کی وجہ سے خسف و مسخ اور ہر بلا سے محفوظ رہے مگر نتیجہ ان کیلئے جہنم ہے کیونکہ وہ ایمان نہیں لائے اور خزائن العرفان ص: ۱۰۳ میں یوں لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی الخ، اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ان کو ہدایت ملی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جب آپ نے ان کو وعظ فرمایا ورنہ یہی لوگ پہلے کافر مشرک یہودی عیسائی وغیرہ تھے۔ گمراہی سے نجات اور رہائی اس کو ملتی ہے جو پہلے گمراہ ہو اور ان کو گمراہی سے نجات بعثت نبوی کے بعد ملی نہ کہ ولادت نبوی پر۔

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مومنوں کے گھر ہوتی ہے تو ابولہب، ابوطالب، عبدالمطلب وغیرہ کو مومن ماننا پڑے گا۔

نیز سعیدی صاحب کی یہ بات اگر تسلیم کر لی جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت مومنوں کے گھر میں ہوئی الخ تو پھر ابوطالب، ابولہب، عبدالطلب، سارا خاندان مومن ماننا پڑے گا اور آپ کی والدہ بھی۔ حالانکہ تمہارے علامہ نبھانی یوں لکھتے ہیں کہ:

الفصل الاول فی احیاء ابویه و ایمانهما به صلی الله علیه وسلم قال فی المواهب روی الطبرانی بسنده عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم نزل بالحجون کئیبا حزینا فاقام به ما شاء الله ثم رجع مسرورا فقال سألت ربی فاحیا لی امی ثم ردها الخ. (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ص: ۴۱۲ ج:۲)

فصل اول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے زندہ ہونے میں اور آپ پر ایمان لانے میں۔ مواھب میں ہے کہ طبرانی نے اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون میں اترے غمگین اور وہاں ٹھہرے رہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ خوش خوش لوٹے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے میرے لئے میری ماں کو زندہ فرمایا وہ مجھ پر ایمان لائی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو واپس لوٹا دیا، اور ابو حفص بن شاھین نے روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ حجۃ الوداع ادا فرمایا اور آپ میرے ساتھ عقبہ حجوں کی جگہ پر گزرے تو آپ نہایت غمناک ہو کر رونے لگ گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ رونے لگ گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور فرمایا اے حمیرا۔ اس کو قابو رکھ تو میں اونٹ کے ساتھ ٹیک لگ کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے تو تبسم فرما رہے تھے اور فرمایا کہ میں اپنی الدہ کی قبر پر گیا اور اپنے رب سے سوال کیا کہ یا اللہ اس کو زندہ فرمادے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ فرمادیا پس وہ مجھ پر ایمان لائی الخ اگر پیدائش نبوی کے وقت یہ سارا خاندان مومن تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے بعد اپنی ماں کیلئے پریشان کیوں ہوئے اور اپنی والدہ کے زندہ ہونے اور ایمان لانے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں فرمائی اور وہ زندہ ہوگئی اور وہ آپ پر ایمان لائی تو آپ خوش وخرم ہو گئے تو بقول سعیدی وہ اگر مومنہ تھی تو بقول نبھانی ایمان لانے کیلئے زندہ کیوں کیا گیا الخ۔ اسی طرح ابو طالب اگر ولادت اور بعثت کے وقت مومن تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کے وقت اس کے ایمان لانے کی خواہش اور کوشش کیوں فرمائی اور جب آپ کی آرزو پوری نہ ہوئی اور وہ اپنے باپ دادے کے دین پر فوت ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اداس کیوں ہو گئے اور پھر آیت إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ الخ اللہ تعالیٰ نے کیوں نازل فرمائی۔

باقی رہی سعیدی میلادی کی یہ لکھت کہ آپ کی آمد کی خوشی بھی مومنوں کو ہے کافر بھلا کیا خوش ہوں ان کا دماغ تو آپ کی آمد سے خراب ہو گیا الخ یہ حقائق کے خلاف ہے کیونکہ پیدائش کے وقت سبھی لوگ خوش ہوئے تھے چاہے بعد میں وہ آپ کے بڑے مخالف اور منکر و کافر ہو کر ابھرے حتیٰ کہ ابولہب (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا) جیسا مشہور کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس وقت خوش ہوا تھا اور اس نے ولادت نبوی کی خوشخبری لانے والی اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا تھا۔ کفر واسلام کی بحث ولادت نبوی کے وقت نہیں تھی، اس کی بحث تو بعثت نبوی کے بعد چلی، آپ کے خاندان میں کون آپ پر ایمان لایا مومن بنا، کون ایمان نہ لایا اور کفر پر رہا۔ افسوس اتنی واضح بات بھی مولوی سراج احمد کو سمجھ نہ آئی۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے افراد تھے وہ بھی آپ کی پیدائش کے وقت مومن ومسلم نہیں تھے۔ بعثت نبوی کے بعد یہ مسلمان مومن بنے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو جہل نے تکلیف پہنچائی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کسی طرح پتہ چل گیا تو وہ سیدھا ابو جہل کے پاس گیا اور بھری مجلس میں اس سے بدلہ لے کر اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ پیارے گھبراؤ نہیں میں نے ابو جہل سے آپ کا بدلہ لیا ہے اب تو خوش ہو جاؤ۔ فرمایا میں ایسی ویسی باتوں پر خوش نہیں ہوتا کہا بھتیجے آپ کس بات پر خوش ہوں گے فرمایا میں اس پر خوش ہوں گا کہ آپ ایمان لائیں مسلمان ہو جائیں۔ تو کہا بھتیجے تیرے راضی ہونے میں میں یہ بھی کر لیتا ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کہا اور ایمان لائے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ تو کافی بعد مسلمان ہوئے، کتب تاریخ میں یہ سب کچھ موجود ہے، اگر گھرانے کے یہ حضرات میلاد نبوی کے وقت مسلمان مومن تھے تو یہ بعد میں ان کا ایمان لانا کیسا، اور ابو طالب کا آپ پر ایمان نہ لانے والا مشہور واقعہ ہے۔ ابولہب جو آپ کے گھرانے کا ہی ایک فرد تھا اس کا کفر مشہور ہے۔

تو ماننا پڑے گا کہ ولادت نبوی کے وقت آپ کے گھرانے کے افراد بھی اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر قائم تھے جو صریحاً اسلام کے مذہب کے برخلاف تھا لیکن میلاد پر سبھی خوش ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی کاہنوں کے جو قصے مشہور کر رکھے ہیں کہ یہ لوگ میلاد نبوی پر چیخے چلائے تھے وہ سب قصے بے ثبوت ہیں جیسا کہ علامہ سلیمان ندوی کی تحقیق پہلے گزری۔

سعیدی میلادی کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ بعثت کا وقت میلاد سے چالیس سال بعد ہوا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے اور ولادت ہوتی ہے ماں کے پیٹ سے بچے کے باہر آنے کے وقت۔

سعیدی عجیب انسان ہے

سعیدی صاحب تذکرہ بعثت والی آیت کا کرتا ہے اور اس سے اثبات یہ کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت مومنوں کے گھر میں ہوئی الخ۔ یہ تفسیر القول بما لا یرضی به القائل ہے اور یہ غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آگے خود سعیدی صاحب اس آیت سے بعثت تسلیم کر کے لکھتے ہیں کہ احسان، منت، نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بیشک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل وعدم درایت وقلت فہم ونقصان عقل پر ہے، اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی الخ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۴، سطر: ٦) تو معلوم ہوا کہ اگر بقول سعیدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت مومنوں کے گھر میں ہوئی تھی تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی...... بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا...... راہ راست کی ہدایت فرمائی الخ چہ معنی دارد۔

کیا جو لوگ پیدائش کے وقت مومن ہوں ان کیلئے یہ خط کشیدہ الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ فقط سعیدی عقل کا فتور ہے اور کچھ نہیں کیونکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اس وقت تو آپ نے یہ سب کام نہیں کیے تھے کہ ان پر آیات کی تلاوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی ہو اور آپ نے ان کو پاکیزگی اور ستھرائی کی تعلیم دی ہو اور انہیں کتاب وحکمت اور سنت کی تعلیم دی ہو کیونکہ یہ سارے کام بعثت کے بعد کے ہیں ولادت کے وقت یا ولادت کے فوری بعد کے نہیں۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ سے استدلال

سعیدی (دلیل نمبر ۳): حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں اور باری تعالیٰ نے مل کر نعمتوں کے ذکر کرنے کا حکم بار بار دیا ہے: وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ ترجمہ یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے۔ بخاری شریف ج: ۲، ص: ۵۶۶ پر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعمۃ اللہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔ اذکروا جمع مخاطب کا صیغہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ تم سب مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرو اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۴)

محمدی (اول): قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی بہت نعمتیں ذکر کی گئی ہیں۔

۱۔ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الخ (پ: ۶، مائدہ: ۱۱)

ترجمہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی، جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو تمہاری طرف دراز کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک لیا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس نصرت اور امداد کو بیان اور ذکر کرنے کا حکم دیا ہے جو اس نے کافروں کے مقابلہ میں مسلمانوں پر فرمائی تھی تو اس میں بھی اذکروا کا صیغہ ہے تو بقول سعیدی۔ یہاں بھی مراد یہ ہوگا کہ مسلمانو! تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور امداد کو بیان کرو اور نصرت الٰہی کانفرنس یا جشن اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پھر تم جشن نصرت الٰہی کانفرنس بھی اسی شوق و ذوق سے منایا کرو جس شوق و ذوق سے میلاد النبی مناتے ہو کیونکہ دونوں مقامات پر اذکروا ہے جو جمع کا صیغہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سعیدی بریلوی میلادی مجتھد کو نصرت الٰہی کانفرنس ابھی تک سمجھ نہیں آئی یا الہام نہیں ہوا۔

۲۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ

(پ:٦، مائدہ:٧)

ترجمہ: اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کا احسان اپنے پر (ترجمہ احمد رضا) اور اس کی تفسیر خزائن العرفان ص:١٥٦ تختی خورد میں یوں لکھی ہے کہ تمہیں مسلمان کیا اور جلالین ص:٩٦ میں بھی الاسلام مراد لیا ہے اور میثاق سے مراد تفسیر خزائن العرفان ص:١٥٦ نے بیعت عقبہ اور بیعت رضوان لی ہے۔

تو بقول سعیدی مفسر جدید اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اسلام جو مسلمانوں پر کی ہے اور بیعت عقبہ اور بیعت رضوان جو مسلمانوں نے کی تھی کا تذکرہ اور اس کے بیان کرنے کا حکم دیا ہے تو چونکہ اس آیت میں بھی اذکروا جمع مخاطب کا صیغہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب مل کر، اسلام کی شان بیان کریں، عظمت اسلام جشن و کانفرنس۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا تم میلاد یوم عظمت اسلام کانفرنس منعقد کر کے اس حکم خداوندی کو پورا کرو اور اسی ذوق و شوق سے جس ذوق و شوق سے مجلس میلاد منعقد کر کے مناتے ہو کیونکہ دونوں میں ایک جیسا صیغہ اذکروا ہے اور اسی طرح میثاق یعنی بیعت عقبہ اور بیعت رضوان بھی بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ عظمت میثاق (بیعت عقبہ و بیعت رضوان) کانفرنس ہے لہٰذا ایسی کانفرنس منعقد کر کے اسی طرح مناؤ جس طرح مجلس میلاد مناتے ہو۔

معلوم نہیں ابھی تک سعیدی مفسر نے اس آیت سے ایسی کانفرنس کے منعقد کرنے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کشید نہیں کیا یا ملہم نے ابھی تک اس طرح توجہ نہیں دلائی.

۳۔ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۲۶﴾ (پ:۹،انفال:۲۶)

ترجمہ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک کے نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں کہ کہیں تم احسان مانو (ترجمہ احمد رضا) اور اس کی تفسیر بریلوی نعیم الدین مراد آبادی خزائن العرفان ص: ۲۵۸ میں یوں لکھتا ہے جب تم تھوڑے تھے الخ اے مومنین مہاجرین ابتدائے اسلام میں ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں الخ اور یہی نعیم الدین جب تم دبے ہوئے تھے الخ کی تفسیر میں لکھتا ہے قریش تم پر غالب تھے اور یہی نعیم الدین اس نے تمہیں جگہ دی کہ تفسیر میں لکھتا ہے۔ مدینہ طیبہ میں اور یہی بریلوی، ستھری چیزیں دی، کی تفسیر میں لکھتا ہے یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کیلئے حلال نہیں کئے گئے تھے۔

گویا بقول سعیدی مفسر، اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت اور تائید اور مال غنیمت کی حلت کے انعامات واحسانات کو بیان کرنے کا حکم دیا ہے اور یہاں بھی اذکروا جمع مخاطب کا صیغہ ہے جس سے مراد بقول سعیدی یہ ہے کہ تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی اس نصرت وتائید اور مال غنیمت کی حلت کے احسان کو بیان کرو۔

اور نصرت وتائید الٰہی کانفرنس، احسان حلت مال غنیمت کانفرنس، اللہ تعالیٰ کے ان حکموں کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہیں تو پھر یہ دونوں کانفرنسیں یا جشن بھی اسی ذوق وشوق سے قائم کرو اور مناؤ جس ذوق وشوق سے تم مجلس میلاد منعقد کرتے ہو کیونکہ تینوں کیلئے اذکروا کا صیغہ ہے۔ ورنہ ہم کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ الخ۔

۴۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ:۲۸، جمعہ:۱۰)

اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (ترجمہ احمد رضا) یہاں بھی اذکروا کا صیغہ جمع مذکر مخاطب ہے جو بقول سعیدی مفسر مراد یہ ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت و کبریائی بیان کرو۔ عظمت الٰہی، ذکر الٰہی کانفرنس، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے یہاں بھی اسی ذوق وشوق سے اور اسی جذبہ سے ذکر اللہ کانفرنس وجشن منعقد کرو، جس ذوق وشوق سے اے سعید یو میلادیو، میلاد کا انعقاد کرتے ہو۔

۵۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ الخ. (پ:۲۱، احزاب:۹)

اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو، جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آئے (ترجمہ احمد رضا) اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کی تفسیر میں خزائن العرفان کا مصنف لکھتا ہے جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جبکہ مسلمانوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا الخ (ف:۵۹۹، تختی خورد) تو بقول سعیدی مفسر یہاں بھی اذکروا جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور یہاں بھی یہ مراد ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کو یاد کرو، احسان عظیم یوم الاحزاب کانفرنس، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا میلادیو اسی ذوق وشوق سے احسان عظیم یوم الخندق والاحزاب کانفرنس منعقد کرو جس ذوق وشوق سے میلاد کی مجلس منعقد کرتے ہو کیونکہ یہاں بھی اذکروا جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے مگر معلوم نہیں ابھی تک سعیدی مفسر کے دماغ شریف میں یہ کشید کیوں نہیں آئی۔

۶۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا الخ (پ:۴،ال عمران:۱۰۳)

اللہ کی نعمت جوتم پر ہے اس کو یاد کرو کہ تم تو ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے میں الفت ڈال دی اور تم بفضل ربی بھائی بھائی بن گئے الخ۔اس میں بھی بقول سعیدی مفسر اذکروا جمع مذکر مخاطب کا صیغہ موجود ہے اور یہاں بھی یہی مراد ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام واحسان اور نعمت کو یاد کرو۔الفت ومحبت بین قلوب المسلمین، کانفرنس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا اسی ذوق وشوق سے یہ کانفرنس بھی مناؤ جس ذوق سے شوق سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہو کیونکہ دونوں جگہوں میں اذکروا صیغہ جمع مذکر مخاطب ہے مگر معلوم نہیں کہ ہمارے اس جدید مفسر کو ابھی تک اس کانفرنس منعقد کرانے کا القاء کیوں نہیں ہوا۔

دوم: جو آیت سعیدی میلادی نے پیش کی ہے اور جس سے میلاد قائم کرنے اور اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے کو کشید کیا ہے کیا ایسا کسی مفسر محدث فقیہ امام بزرگ، صحابی تابعی، تبع تابعی اور خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے نہیں ہرگز نہیں لہٰذا یہ تمہاری کشید تفسیر بالرائ کے زمرہ میں سے ہے جو نامقبول ہے۔

سوم: جو آیت سعیدی صاحب نے پیش کی ہے اس میں نعمت اللہ کا ذکر ہے اور اس نعمت اللہ سے کسی نے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد نہیں لیا، بلکہ اسلام اور مسلمان ہونا مراد لیا ہے جلالین والے نے بھی اس سے اسلام مراد لیا ہے حتیٰ کہ نعیم الدین بریلوی نے بھی اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا بلکہ اسلام اور مسلمان ہونا مراد لیا ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔آخر کیا وجہ ہے کہ آیت سے جو مراد ہے وہ مراد تم لیتے نہیں اور جو مراد نہیں وہ مراد لے رہے ہو۔

سعیدی کی چارسوبیسی: امام بخاری رحمہ اللہ تو آیت الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا کی تفسیر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن دینار کا قول نقل کیا ہے:

عن ابن عباس الذین بدلوا انعمة الله کفرا. قال هم والله کفار قریش قال عمرو وهم قریش و محمد صلی الله علیه وسلم نعمة الله ۔ (بخاری ج:۲،ص:۵۶۶)

کہ اس آیت میں جن لوگوں نے کفران نعمت کیا وہ قریش مکہ ہیں اور جس نعمت سے انہوں نے کفران نعمت کیا ہے وہ نعمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر تم اے سعیدی اس آیت واذکروا نعمت الله علیکم الخ کی تفسیر میں نقل کرتے ہو۔ یہ ہے سعیدی کی لاعلمی۔

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ

سعیدی (دلیل نمبر ۴): وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ (الضحیٰ آیت:۱۱) اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور جب دوسری نعمتوں کے چرچے کرنے کا حکم ہے آپ کی شان بیان کرنے کا حکم بطریق اولیٰ ثابت ہوا کیونکہ آپ وہ نعمت کبریٰ ہیں کہ آپ کا احسان جتایا گیا ہے (کمامر) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۵)

محمدی اول: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان نعمتوں کے چرچا کرنے کا حکم دیا ہے جو اس نے اپنے نبی پر فرمائی ہیں چنانچہ نعیم الدین مرادآبادی بریلوی اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے ف:۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جس کا حضور سے وعدہ فرمایا۔ نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے (خزائن العرفان ص:۸۵۹)

سوال یہ ہے کہ جس آیت سے تم میلاد منانے کو کشید کر رہے ہو خود صاحب نعمت نبی (منعم علیہ) صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نعمتوں کا اس طرح چرچا فرمایا ہے جس طرح تم میلاد کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چرچا کررہے ہو۔ بتاؤ کتنی دفعہ نعمت قرآن، نعمت رسالت، نعمت نبوت، نعمت لواء الحمد، ان کے علاوہ بہت سی نعمتیں ہیں جو آپ کو ملیں یا ملیں گیں ان کا چرچا باندازمیلادالنبی کیا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں ان نعمتوں کا چرچا نہیں فرمایا تو پھر تم کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف صرف میلاد کو کشید کرنے والے، جلالین میں تحت آیت مذکورہ نعمت سے مراد نبوت وغیرہ بیان کیا ہے۔ واما بنعمة ربك عليك بالنبوة وغيرها فحدث اخبر انتهى۔ اور نعیم الدین بریلوی لکھتا ہے ف: ۶ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں۔ کمال نفس اور علوم اولین وآخرین اور ظہور امرو اعلاء دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہو جانا اور اسلام کا مشارق ومغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین امم ہونا اور آپ کے وہ کرامات وکمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت وتکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عامہ وخاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں...... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتداء حال سے آپ پر فرمائیں (خزائن العرفان ص: ۸۵۷، ۸۵۸)

اور لکھتے ہیں ف: ۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جس کا حضور سے وعدہ فرمایا (خزائن العرفان ص: ۸۵۸) اور جلالین کے حاشیہ میں ہے: قوله اخبر اى بان تبلغ ما جاء ك من النبوة وتدعو اليها وبان تخبر اخوانك به من خير ما عملت به ليتبا بعوك۔ یعنی حَدِّث کا معنی ہے اخبر کہ خبر دو یعنی تبلیغ کرو اس چیز کی جو آپ کے پاس نبوت کے حساب سے جو آچکا ہے اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دو اور خبر دو اپنے ساتھیوں کو ان اعمال کی جو آپ کرتے ہو تا کہ وہ بھی آپ کی اتباع (کرتے ہوئے عمل) کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے دو باتیں واضح ہوئیں **ایک** یہ کہ اگر اس آیت سے نعمتوں کا چرچا کرنا مراد ہے تو ان سب نعمتوں کا چرچا کرنا ہوگا جن کی تفصیل نعیم الدین نے بتائی نہ کہ فقط میلاد کا چرچا، **دوم** اس سے مراد یہ ہے کہ نبوت کے احکامات کی تبلیغ اور ان کی طرف دعوت اور اس کے مطابق عمل کر کے اپنے ساتھیوں کو بتانا کہ جیسے میں عمل کر کے (چرچا) کر رہا ہوں تم بھی اسی طرح عمل کر کے اس کا چرچا کرو۔ اس آیت میں جب میلاد والے کو جو نعمتیں ملیں ان کا چرچا نہیں کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ مراد آبادی نے لکھا ہے تو سوال ہے کہ تم بھی ان نعمتوں کا چرچا بانداز میلاد نبوی کرتے ہوئے کبھی بنام جشن عید قرآن جشن عید رسالت و نبوت، جشن بعثت نبوی، جشن عید نبوت آخر الزمان، جشن عطیہ حوض کوثر، جشن عطیہ شفاعت کبریٰ، جشن عطیہ مقام محمود، جشن معراج النبی وغیرہ وغیرہ کیا اور منایا ہے، جب تم یہ سب کچھ کرتے پھر ان سے میلاد و کشید کر کے میلاد مناتے تو تب کوئی بات بنتی۔ جب نعمت ذات (منعم علیہ) صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا چرچا اس آیت سے سمجھا نہیں تو پھر تمہاری میلاد پر یہ کارستانی سنت نبوی عمل نبوی طریقہ نبوی تو نہ ہوئی بلکہ تم نے اپنی طرف سے عیسائیوں کی دیکھا دیکھی ایسا چرچا شروع کر دیا اور تمہیں نبوی انداز کا چرچا پسند کیوں نہیں جس طرح ہر ہر موڑ پر اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے صحابہ کرام سنت نبوی پر عمل کر کے چرچا کرتے تھے اور آپ کو اسوہ حسنہ قرار دیتے تھے، اگر چند لمحوں کیلئے سعیدی کی بات تسلیم کر لی جائے کہ نعمت کا اظہار ٹھیک اسی طریقہ کے مطابق ہونا چاہئے جو آج کل میلادیوں نے رائج کر رکھا ہے تو پھر بتایئے کہ صرف میلاد کا تذکرہ جلوس نکال کر جھنڈیاں لگا کر چراغاں کر کے کیوں ہے پھر تو ہونا یوں چاہئے تھا کہ جب کبھی سعیدی صاحب بیماری سے شفایاب ہوں کہ یہ بھی سعیدی صاحب کیلئے ایک نعمت ہے تو اس نعمت ربانی کا اظہار بھی باقاعدہ جلوس نکال کر سڑک کے ادھر ادھر ہسپتال سے مسجد تک جھنڈیاں لگا کر بینر لگا کر کریں کہ حضرت مفتی سراج احمد صاحب ہسپتال سے شفایاب ہو کر تشریف لا رہے ہیں یا کسی مقدمہ میں ناجائز ملوث ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور کافی پریشانی لاحق ہو جائے اور چند دن قید کی زندگی کاٹنی پڑے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی نعمت سے بری ہو جائیں تو اس نعمت خداوندی کا اظہار اور چرچا یوں کریں کہ عدالت سے لے کر مسجد تک جھنڈیاں ہی جھنڈیاں اور بینر لگے ہوئے ہوں اور جلوس کی شکل میں مسجد شریف تشریف لے جائیں تا کہ نعمت الٰہی انعام الٰہی کا خوب چرچا ہو، کتنے ہی بیشمار انعامات ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے مگر سعیدی برادری ان کے چرچوں سے بے نیاز ہے، ہے تو آخر کیوں ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

سعیدی (دلیل نمبر ۵): وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ (الصّف آیت:٦) ترجمہ اور اس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ خطاب پوری قوم بنی اسرائیل کو تھا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کرام آپ کی تشریف آوری سے پہلے آپ کا میلاد منا رہے تھے اور لوگوں کو آپ کی جلوہ گری کی بشارتیں سنا رہے تھے اس آیت سے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح انبیاء کرام کے علم ما فی الارحام ما فی الاصلاب ما فی العالم کا پتہ بھی چلتا ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۵)

محمدی: اول اگر کسی شخص کے آئندہ زمانہ میں آنے کی اطلاع اور خبر دینا اس کا میلاد منانا سمجھا جاتا ہے اور اسی حساب سے گویا عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام آپ کی تشریف آوری سے پہلے آنے کی خبر دے کر آپ کا میلاد منا رہے تھے لہٰذا بریلویوں کا میلاد منانا ثابت ہوا۔

تو پھر ان کی بھی میلاد مناؤ

تو پھر مجھے کہنے دیجئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول فرمانے اور ان کے حاکم بن کر آنے صلیب توڑنے اور خنزیر کے قتل کرنے، جزیہ کے ختم کرنے والا وغیرہ وغیرہ بیان فرمایا ہے (مشکوٰۃ ص: ۴۷۹) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول الی الارض کی خبر دی اور یہ بھی خبر دی کہ وہ اتر کر شادی فرمائیں گے ان کی اولاد ہو گی اور دنیا میں پینتالیس سال زندگی گزاریں گے پھر ان کی وفات مبارک ہوگی اور میرے پاس دفن ہوں گے پس میں اور عیسیٰ علیہ السلام قبر سے اور ابوبکر وعمر رضوان اللہ علیہم کے مابین اٹھیں گے (مشکوٰۃ ص: ۴۸۰) اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج دجال کی بھی خبر اور اطلاع دی ہے (مشکوٰۃ ص: ۴۸۱) بلکہ سب نبیوں نے اپنی اپنی امت کو دجال کے شر اور فتنہ سے ڈرایا ہے جو اعور کذاب ہوگا اور تمہارا رب اعور نہیں ہے اس دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ک ف ر) لکھا ہوا ہوگا (مشکوٰۃ ص: ۴۷۲) اور یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے اسی طرح ڈراتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا (مشکوٰۃ ص: ۴۷۳) اور فرمایا دجال خروج کرے گا اور اس کے ساتھ پانی اور نار ہوگی (مشکوٰۃ ص: ۴۷۳) اور فرمایا یاجوج ماجوج قوم کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا جو ہر اونچی جگہ سے دوڑیں گے (مشکوٰۃ ص: ۴۷۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد مومن کی اطلاع اپنے صحابہ کرام کو دی، جو دجال کے سامنے اس کی تکذیب کرے گا اور دجال کو کہے گا کہ انت المسیح الکذاب کہ تو تو سب سے بڑا جھوٹا مسیح ہے دجال کے حکم سے اس مرد مومن کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور دجال اس کے دو ٹکڑوں کے درمیان گزرے گا اور دجال اس کو دوبارہ زندہ کھڑا کر کے اس مرد مومن سے سوال کرے گا کہ اب تو مجھے رب تسلیم کر وہ مرد مومن کہے گا کہ اس قتل اور دوبارہ جی اٹھنے سے مجھے بصارت مل گئی ہے کہ تو جھوٹا ہے اور یہی مرد مومن لوگوں کو مخاطب ہو کر کہے گا کہ لوگو اس (کانا دجال) کو اب قتل کرنے اور دوبارہ زندگی دینے کی طاقت نہیں ہے کہ کسی دوسرے کو قتل اور زندگی دے سکے الخ (مشکوٰۃ ص: ۴۷۴) فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کی تابعداری ستر ہزار اصفہانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کریں گے (مشکوٰۃ ص:۴۷۵) اور فرمایا دجال مدینہ شریف کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا اور وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا تو ملائکہ اس کا رخ موڑ کر شام کی طرف کردیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا (مشکوٰۃ ص:۴۷۵) اور فرمایا کہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق بہت کچھ بتادیا ہے حتیٰ کہ مجھے ڈر لگا کہ تم پر خلط نہ ہوجائے مسیح دجال کی صفات یہ ہیں قصیر، فحج، جعد، اعور، مطموس العین وغیرہ وغیرہ پس اگر تم پر وہ خلط ہوجائیں تو یہ یاد رکھیں کہ تمہارا رب اعور (کانا) نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ص:۴۷۶) اور فرمایا کہ دجال سفید گدھے پر سوار ہوکر نکلے گا اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا (مشکوٰۃ ص:۴۷۷)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی خبر دی ہے اور ان کی اولاد ہونے کی اطلاع بھی دی ہے اور آپ کی شادی کا تذکرہ بھی فرمایا ہے اور آپ کی وفات کا تذکرہ بھی فرمایا ہے تو پھر تم نے آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی اولاد کی میلاد کیوں نہیں منائی۔ مرد مومن کا تذکرہ بھی فرمایا ہے بقول سعیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا میلاد منایا ہے لہٰذا آج سے تم میلاد مرد مومن بھی منانا شروع کردو۔ دجال کے آنے کی بھی خبر دی ہے اور اس کے آنے کی خبر صحابہ کرام کو بتائی لہٰذا بقول سعیدی آپ نے اس کا میلاد منایا تف ہے ایسے اجتہاد پر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابوبکر وعمر کا تذکرہ یکجا فرما کر گویا اپنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابوبکر وعمر کا میلاد منایا ہے اور ایک حدیث میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا تذکرہ بھی فرمایا ہے اور ان کی وفات کا تذکرہ بھی فرمایا ہے تو بقول سعیدی گویا آپ نے میلاد عیسیٰ اور وفات عیسیٰ ایک ساتھ منایا۔ آپ نے یاجوج وماجوج کا تذکرہ بھی فرمایا اور یہ اطلاع اپنے صحابہ کرام کے سامنے بیان فرمائی لہٰذا بقول سعیدی اور استدلال سعیدی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاجوج

www.KitaboSunnat.com

ماجوج کا میلاد منایا اور صحابہ کرام نے سنا۔ حیف صد حیف بر بازی گراں۔

دوم انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ سب کچھ خود بخود معلوم ہو گیا تھا یا اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا اور خبر دی تھی۔ خود بخود ان کو علم تھا اس کے تم بھی قائل نہیں ہو اس لئے کہ تم ان کا یہ عطائی علم مانتے ہو ذاتی علم نہیں مانتے لہٰذا شق ثانی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کو علم دیا تھا اور اسی پر تم ان کو عالم ما فی الارحام عالم ما فی الاصلاب وغیرہ کا نام دیتے ہو تو پھر وہی علم ما فی الارحام وعلم ما فی الاصلاب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بتایا پھر انہوں نے تابعین کو بتایا پھر انہوں نے تبع وتابعین کو اور انہوں ائمہ محدثین کو بتایا اور انہوں نے اس علم کو کتب احادیث میں محفوظ کر دیا اور آج ہر اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی مولوی ایسی اطلاعات کو پڑھ کر لوگوں کو بتا رہے ہیں جیسا کہ سعیدی نے یہاں بتایا ہے تو پھر سعیدی استدلال کے مطابق صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے مسلمانوں کو بھی عالم ما فی الارحام عالم ما فی الاصلاب کہنا چاہئے کیونکہ ان سب نے کسی نہ کسی سے یہ علم ما فی الارحام علم ما فی الاصلاب حاصل کیا ہے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بقول سعیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم ما فی الارحام عالم ما فی الاصلاب ہو گئے تو اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے صحابہ کرام عالم ما فی الارحام عالم ما فی الاصلاب ہو گئے صحابہ کرام کے بتانے سے تابعین اور ان کے بتانے سے تبع تابعین عالم مافی الارحام و عالم مافی الاصلاب ہو گئے پھر ان کے بتانے سے ائمہ محدثین عالم مافی الرحام و عالم مافی الاصلاب بن گئے اور محدثین کے بیان سے ان کے بعد آنے والے مسلمان جو کتب احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کو ان حقائق کا پتہ لگ رہا ہے وہ سارے کے سارے بقول سعیدی عالم مافی الارحام عالم فی الاصلاب بن گئے۔ نعوذ باللہ من هذه الاجتهادات العنکبوتیه و الهفوات۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

سعیدی (دلیل نمبر ٦): رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ايٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرہ آیت:۱۲۹) ترجمہ اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول ان میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور ان کو خوب ستھرا فرمادے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ نے یہ ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فرمایا جب آپ تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے اور بنو جرہم کے لوگ بیت اللہ شریف کو دیکھنے کیلئے آئے تو آپ نے ان کے سامنے ہمارے رسول کریم کی تشریف آوری کا ذکر چھیڑ دیا اور بارگاہ الوہیت میں استدعا کہ اس گھر کے بسانے والے محبوب کو بھیج دے تا کہ وہ اپنی تعلیمات اور تزکیہ سے لوگوں کو نوازیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد انبیاء کرام کی سنت ہے اور ان کو بھی غیب کا علم تھا کہ محبوب خدا مطلوب دوسرا نے آنا ہے۔ نواب آف غیر مقلد اور تھانوی صاحب عرباض بن ساریہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبین تھا اس وقت آدم اپنی خاک میں خمیر تھے، میں خبر دوں تم کو اس حال کی کہ میں دعوت ہوں، اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی اور بشارت ہوں عیسیٰ علیہ السلام کی اور خواب ہوں اپنی ماں کا۔ انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح دیکھتی ہیں حضرت کی ماں نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے قصور شام نظر آئے (قصور کا معنی محلات ہے)۔ اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم والبیہقی قال ابن حجر صححہ ابن حبان والحاکم ولہ طرق کثیرۃ۔ صاحب خزائن العرفان اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا اور اصحاب کرام نے میلاد کا ذکر سنا لہٰذا آپ کا میلاد بیان کرنا آپ کی سنت ہے اور سننا صحابہ کرام کی سنت ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۶،۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی اول: اس آیت میں دعا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یا اللہ ایسا رسول بھیج جو ان کے خاندان میں سے ہو یعنی یہ بسنے والے بشر و انسان ہیں ان میں آنے والا بھی بشری رسول ہو۔نوری رسول کیلئے دعا نہیں فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مقبول و منظور فرمائی جیسا کہ حدیث میں ان کی دعا کی قبولیت تذکرہ ہے کہ جس رسول کے آنے کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی تھی وہ میں ہوں۔اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا علم غیب کیسے ثابت ہوا؟

دوم: اس میں میلاد منانے کی سنت انبیائی کیسے اور کس طرح ثابت ہوئی جبکہ آپ کی بعثت کی دعا کر رہے ہیں جو وابعث کا جملہ واضح کر رہا ہے بعثت اور ولادت کے درمیان پورا چالیس سال کا وقفہ اور فاصلہ ہے، آپ تو بعثت اور ولادت کے فرق کو نہیں سمجھ پائے اور نام رکھ لیا مفتی صاحب۔بعثت میں ہی تو یتلو علیھم آیا تک الخ ہوتا ہے۔ولادت میں یتلو علیھم الخ نہیں ہوتا اور نہ ہوا لہٰذا سعیدی کی یہ بات صریح نص قرآنی کے خلاف اور بے جا سعی اور جہالت ہے۔

سوم: اس ابراہیمی دعا میں کسی طور پر بھی علم غیب کی بات ثابت نہیں ہوتی، یہ صرف سعیدی غلو اور بے علمی کا کرشمہ ہے۔

چہارم: بتانا اور بات ہے اور منانا اور بات ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کو بیان فرمایا ہے، اس سے میلاد منانا کیسے ثابت ہو گیا۔دجال یاجوج ماجوج کا تذکرہ بھی تو آپ نے فرمایا ہے اگر کسی کے تذکرہ سے اس کا میلاد منانا سمجھا جا سکتا ہے تو پھر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال وغیرہ کا تذکرہ کر کے ان کا بھی میلاد منایا؟ اور صحابہ کرام نے آپ سے ان کا تذکرہ سنا ہے تو کیا دجال و یاجوج و ماجوج قوم کی میلاد کا سننا سنت صحابہ مانو گے اور ان کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان کا بھی میلاد مناؤ گے؟ بریں علم و دانش بباید گریست۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ط

سعیدی (دلیل نمبر ۷): وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ (ابراہیم آیت: ۵) ترجمہ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ آیت مندرجہ بالا میں اللہ تعالیٰ کے دن وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا اور پہلے گزر چکا ہے کہ تمام نعمتوں کی روح اور جان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے لہٰذا ان کی تشریف آوری منانا مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۶)۔

محمدی۔ اول: یہ حکم اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جیسا کہ آگے آنے والی بریلوی نعیم الدین بریلوی نعیم الدین صاحب کی عبارت سے واضح ہے۔

دوم: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپ اپنی قوم کو ایام اللہ (بڑے بڑے وقائع مراد ہیں۔ خزائن العرفان) یاد دلاؤ۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو یہ ارشاد (اذکروا نعمة الله) تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے (خزائن العرفان بریلوی مراد آبادی ص: ۳۶۸، ص: ۱۵) تمہارا مراد آبادی ذکرھم بایام اللہ کی تفسیر میں لکھتا ہے ف: ۱۴ قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس وابی بن کعب ومجاہد وقتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر اللہ کی نعمتیں فرمائیں۔ مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے ہیں جیسے بنی اسرائیل کیلئے من وسلوی اتارنے کا دن۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن مدارک مفردات راغب) ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ومعراج کے دن ہیں۔ ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہیں، اسی طرح بزرگوں پر جو اللہ کی نعمتیں ہوئیں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ۔ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کو ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہیئے (خزائن العرفان ص: ۳۶۸) اگر بقول مراد آبادی ایام اللہ سے مراد دسویں محرم کا کربلا کا واقعہ بھی مراد ہے تو پھر وفات نبوی (یکم، دوم، آٹھ، نو، بارہ ربیع الاول علی حسب اختلاف مورخین) اور وفات وشہادت عمر بن خطاب اور شہادت عثمان بن عفان شہادت علی وغیرہ وغیرہ بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہیں تو پھر جیسے شیعہ شہادت حسین وکربلا مناتے ہیں اور تمہارا نعیم الدین بھی اس شہادت کو تذکیر مایام اللہ میں داخل کر رہا ہے اور یادگار قائم کرنے کو بھی شامل کر رہا ہے تو تم میلاد النبی کی طرز پر اور شہادت حسین شیعوں کی طرز پر وفات نبوی، شہادت فاروق، شہادت عثمان، شہادت علی بھی منانا شامل کر لوتا کہ آیت پر مکمل عمل ہو جائے کرو بسم اللہ بدعتی قوم تیار ہے اور تمہارے ساتھ ہے صرف تمہاری انتظار ہے۔

سوم: کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ ذکرہم بایام اللہ سے اس ذات بابرکات کا میلاد منانے کا حکم دے رہے ہیں جو ابھی دنیا میں پیدا ابھی نہیں ہوئے یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تف ہے ایسی سمجھ اور فقاہت پر۔ خود پیدائش موسیٰ علیہ السلام بھی ایک عجیب واقعہ ہے اور عظیم انعام خداوندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر فرمایا اور آپ کو دشمن کے گھر اور دشمن کی زیر نگرانی بچپن کا وقت بسر کرایا تو کیا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ذکرھم بایام اللہ الخ کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود اپنا میلاد منایا اور سال بسال اس کی یادگار قائم کی۔ جب خود حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے اپنا میلاد منانا نہیں سمجھا تو پھر اس آیت سے میلاد نبوی تم نے کیسے کشید کر لیا ہے اگر یوں کہو کہ موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی ہم کو یہ سمجھ آ گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اور بات ہے۔

دن مقرر کرنا، مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا

سعیدی: دن مقرر کرنا، مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ دن مقرر کر کے اس میں کوئی خاص کام کرنا اللہ کی سنت ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام بھی اس پر عمل پیرا تھے چنانچہ احادیث میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیلئے دن مقرر فرمادیا تھا۔ سفر سے واپس گھر آنے کیلئے صبح کا وقت مقرر تھا، مسجد قبا سینچر کے دن تشریف لے جاتے تھے، قبور شہداء احد پر سالانہ تشریف لاتے تھے، اپنا میلاد منانے کیلئے پیر کا دن مقرر کیا، (تو سعیدی صاحب تم اس سنت کے خلاف ورزی کرتے ہوئے اور سنت نبوی کے برخلاف میلاد کیلئے دوسرے دن کیوں مقرر کرتے ہو۔ آپ نے دن مقرر فرمایا اور تم تاریخ مقرر کرتے ہو خواہ وہ تاریخ اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ میں کیوں نہ آ جاتے پھر تو تم سے زیادہ نافرمان رسول اور کوئی نہیں، دن کی تعین کا ثبوت تو دیتے ہو کہ آپ نے سوموار کے دن کو اپنے میلاد منانے کیلئے مقرر فرمایا ہے۔ مگر جب تم اس میلاد پر خود عمل کرتے ہو تو پھر سوموار کے دن کا ہرگز خیال نہیں کرتے یہ تو ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ بریں عقل ودانش بباید گریست۔ محمدی) ان دلیلوں سے ثابت ہوا کہ نیک کاموں کی تعمیل کیلئے دن مقرر کرنا سنت خدا وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۶)

محمدی۔ اول: جو جو دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس کام کیلئے مقرر فرمادیئے ہیں وہی دن ہمارے لئے بھی نمونہ ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ ہم شریعت میں اپنی مرضی سے دن مقرر کرتے جائیں اور ہمارے وہ عمل سنت نبوی پر عمل سمجھا جائے۔

دوم: جب اللہ تعالیٰ نے یہ دن مقرر فرمائے اور ان دنوں میں خاص خاص کام فرمائے، جیسے من وسلویٰ کا اتارنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے دریا عبور کرنے کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ بنادینا اور فرعونیوں کے جادوگروں کی شکست اور موسیٰ علیہ السلام کی فتح کا دن وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مذکورہ دنوں کو منانے کیلئے یوم نجات نوح علیہ السلام از طوفان، یوم نجات، موسیٰ علیہ السلام از سمندر۔ یوم غرق فرعونیاں، یوم حیات عزیر علیہ السلام یوم فتح یابی موسیٰ علیہ السلام بمقابلہ جادوگراں۔ یوم نجات ابراہیم علیہ السلام از نار بگلزار، یوم نجات عیسیٰ علیہ السلام از یہود۔ یوم عروج عیسیٰ علیہ السلام الی السماء، یوم معراج نبی علیہ السلام وغیرہ وغیرہ منعقد فرمائے تھے؟ نہیں ہرگز نہیں تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دن نہیں منائے تو پھر تم نے اس آیت سے یوم میلاد کس طرح کشید کرلیا۔

سوم: جن دنوں کو جن کاموں کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مقرر فرمایا یعنی بقول سعیدی اپنے میلاد کیلئے پیر کا دن مقرر فرمادیا تو پھر تم پیر کے دن کو چھوڑ کر دیگر دنوں میں میلاد کیوں مناتے ہو اور سنت خیر الوریٰ کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہو چنانچہ اس سال کا یوم میلاد ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۶ مطابق اپریل ۲۰۰۵ جمعۃ المبارک کے دن کو کیوں منایا۔ (یہ تاریخ میلاد اس سال کی ہے جب یہ مسودہ تحریر کیا جارہا تھا اب ۱۴۳۱ھ کو ۱۲ ربیع الاول ہفتہ کے دن منایا گیا۔ محمدی) جبکہ بقول سعیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد منانے کیلئے سوموار کا دن مقرر فرمایا۔

چہارم: کہاں لکھا ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبور شہداء احد پر سالانہ تشریف لاتے تھے، یہ نسبت آپ کی طرف غلط اور بالکل غلط ہے بلکہ جنگ احد کے بعد ساری زندگی میں صرف ایک دفعہ تشریف لے گئے تھے چنانچہ بخاری شریف کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہید جلد اول ص:۱۷۹ میں ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلوته علی المیت ثم انصرف الی المنبر الخ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینہ سے نکلے۔ پس آپ نے شہداء احد پر جنازہ کی نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر پر تشریف لائے الخ، اس حدیث میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالفرض فقط ایک بار شہداء احد کی طرف تشریف لے جانے کا بیان ہے۔ سالانہ کا اضافہ بریلوی کشید اور سعیدی بہتان ہے۔

چہارم: سعیدی صاحب دن مقرر کرنے کی بات اس لئے کر رہے ہیں تاکہ تیجا ساتا۔ جمعرات، قل خوانی برسی وغیرہ کے دن مقرر کرنے کا جواز مل جائے اور پھر ان کی موج ہو، ورنہ سعیدی برادری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ اشیاء میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ مقرر فرما رکھی ہے جو آپ کی سنت ہے: كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الظهر فى الاولیین بام الكتاب وسورتين وفى الركعتين الاخريين بام الكتاب الخ۔ (مشکوۃ ص: ۷۹) مگر سعیدی حنفی کا مذہب ہے کہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں اگر کوئی کچھ نہ پڑھے چپ سادھ کے کھڑا رہے تو بھی ٹھیک ہے (فقہ حنفی) آج بھی سعیدی حنفی برادری کا عمل اسی پر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کی دونوں رکعتوں میں بالترتیب سبح اسم ربك الاعلى اور هل اتاك حديث الغاشيه کی قراءت فرمایا کرتے تھے (مشکوۃ ص: ۸۰) مگر سعیدی برادری کے علماء اور ائمہ مساجد، اس کے پڑھنے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین وتروں کی پہلی رکعت میں سبح اسم الخ اور دوسری میں قل يا ايها الكافرون اور تیسری میں قل هو الله احد پڑھا کرتے تھے۔ (مشکوۃ ص: ۱۱۲) مگر بریلوی مولوی ان سورتوں کی قرات کو وتروں میں کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے کے بعد تین بار سبحان الملك القدوس پڑھا کرتے تھے (مشکوۃ ص: ۱۱۲) مگر مجال ہے کہ کسی بریلوی جمعراتی مولوی نے وتروں کے بعد یہ تسبیحات پڑھی اور سکھائی ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد اللهم ربنا لك الحمد الخ بھی پڑھا کرتے تھے (مشکوۃ ص: ۸۲) مگر مجال ہے کہ کوئی بریلوی مولوی اس پر کبھی عمل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ و آخرہ الخ پڑھا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۴) مگر مجال ہے کہ کوئی بریلوی مولوی فرائض وسنن ونوافل میں یہ دعا مغفرت پڑھ لے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی الخ (مشکوٰۃ ص: ۸۴) مگر بریلوی مولوی اور مقتدی دونوں اس دعا سے ناآشنا ہیں اس لئے ان کے ہاں دوسجدوں کے درمیان اطمینان کرنا کوئی مسئلہ نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شکرانہ کا سجدہ فرمایا کرتے تھے۔ اذا جاءهٗ امر سرور اویسر به خرساجدا شاکر اللہ تعالی۔ (مشکوٰۃ ص: ۱۳۱) انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا (مشکوٰۃ ص: ۱۳۱) مگر احمد رضا صاحب نے سجدہ شکر کو مکروہ لکھا ہے۔ فیه کفایة لمن له درایة۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انبیاء کرام کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ

سعیدی (دلیل نمبر ۸): اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انبیاء کرام کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ۔ (مریم آیت: ۴۱) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى (مریم آیت: ۵۱) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ (مریم آیت: ۵۴) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ (مریم آیت: ۵۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ حضرت ادریس کا ذکر کرو، جب ان کے مطلق ذکر کرنے کا حکم موجود ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد پاک کیوں بدعت اور ناجائز ہوگا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۶، ۲۷)

محمدی۔ اول: یہ غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انبیاء کرام کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطت فرمایا ہے۔ سعیدی مفتی ملا کو اتنا معلوم بھی نہیں کہ اذکر میں کس کو خطاب کیا جارہا ہے۔ یہ صیغہ واحد مذکر مخاطب کا ہے، مسلمانوں کیلئے تو جمع مذکر اور حاضر اذکروا کا صیغہ ہوتا۔

دوم: جن آیتوں سے سعیدی نے میلاد کشید کیا ہے کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم، موسیٰ، اسماعیل، ادریس علیہم السلام کا ذکر میلاد اسی انداز سے مجلس منعقد فرما کر کیا ہے، نہیں ہرگز نہیں تو پھر اے سعید یو میلاد یو اس سے مجلس منعقد کر کے میلاد کرنا کیسے ثابت ہوگیا۔

سوم: اگر ان کے ذکر سے، میلاد کشید ہوسکتا ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اذکر فی الکتاب مریم بھی فرمایا ہے اور بقول سعیدی مسلمانوں کو ان کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے میلاد کے طرز پر مجلس منعقد کر کے حضرت مریم کا ذکر کیا ہے۔

چہارم: یہ اذکر یا اذکروا کے جملے دوسری چیزوں کیلئے بھی قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ (احزاب آیت: ۳۴) اس آیت میں ازواج مطہرات کو آیات اللہ کے ذکر کرنے کا حکم ہے۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ (مائدہ آیت: ۷، پ: ۶) اس میں اسلام والی نعمت ذکر کرنے کا حکم ہے۔ نعیم الدین نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ تمہیں مسلمان کیا (خزائن العرفان ص: ۱۵۶) وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ (اعراف: ۷۴، پ: ۸) اس میں ان لوگوں کے خلفاء بننے کو بیان کرنے کا حکم ہے: وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ الخ۔ (اعراف: ۸۶، پ: ۸) اس میں مسلمانوں کی قلت کو کثرت میں تبدیل کردینے کو بیان کرنے کا حکم ہے۔ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (اعراف: ۷۴، پ: ۸) اس میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ذکر کرنے کا حکم ہے۔ ثُمَّ تَذْكُرُوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ إِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِيۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الخ (پ ۲۵، زخرف: ۱۲) میں اس وقت کی نعمت کو یاد کرنے کا حکم ہے جب آدمی سواری پر سوار ہوتا ہے، نعمت اسی معنی میں ہے کہ انسان کے قابو میں حیوان بے عقل بے سمجھ کو کر دیا اگر طاقت اور زور آزمائی ان دونوں کی کی جائے تو انسان جانور کے مقابلہ میں لاشیٔ ہے مگر اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے کہ مثلاً اونٹ جیسے بڑے جانور کو ایک دس سالہ لڑکے کے قابو میں کر دیا ہے جہاں اس کو لے جاتا ہے اور جس طرف کھینچتا ہے وہ اس کی طرف چلا جاتا ہے۔ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ جَآءَتۡكُمۡ جُنُوۡدٌ فَأَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا (پ: ۲۱، احزاب: ۹) اس میں مسلمانوں پر خصوصی انعام کئے جانے کے ذکر کو بیان کرنے کا حکم ہے، جب کافروں کے لشکر مسلمانوں کے مقابلہ میں آ گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دینے کیلئے ہوا بھیج دی اور ان کے قدم اکھیڑ دیئے۔

تو اب سناؤ سعیدی صاحب اور مناؤ ان کے ایام تاکہ قرآنِ مجید پر مکمل عمل ہو جائے۔ ان کے علاوہ جہاں مفسرین نے اذکر یا اذکروا قرآن مجید میں مقدر و محذوف کہا ہے وہ تو ان گنت ہیں کچھ کا تذکرہ تفسیر جلالین سے کیا جاتا ہے۔ احمد رضا صاحب نے بھی اکثر ایسے مقامات میں یاد کرو کے الفاظ کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ اذکر إِذۡ قَالَتِ امۡرَأَتُ عِمۡرٰنَ (پ: ۳، آل عمران: ۳۵، ص: ۴۹ جلالین درسی) اس میں عمران کی عورت کی نذر کا بیان ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مانی تھی کہ اللہ نے مجھے اولاد دی تو میں اسے خالص خداوندی خدمت کیلئے وقف کر دوں گی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہوگا فقط بیت المقدس کی خدمت کرنا اس کا کام ہوگا (خزائن العرفان ص: ۷۸) و اذکر إِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ الخ (جلالین ال عمران ص: ۴۲، ص: ۵۰ درسی) اس میں فرشتوں کے کلام کا تذکرہ ہے جو حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا۔ اُذکر إِذۡ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ الخ (جلالین ال عمران:۴۵) اس کا ترجمہ احمد رضا یوں کرتا ہے اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا الخ (ترجمہ احمد رضا) واذکر اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ الخ (جلالین ص:۵۲، درسی، ال عمران:۵۵) احمد رضا اس کا ترجمہ یوں لکھتا ہے یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا الخ (ترجمہ احمد رضا) واذکر اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الخ (جلالین ص:۶۷ درسی) جس کا ترجمہ احمد رضا یوں کرتا ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کردینا اور نہ چھپانا (ترجمہ احمد رضا) العمران ص:۱۰۷ تختی خورد) واذکر اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ الخ (جلالین ص:۱۱۰ پ:۷، مائدہ:۱۱۰) اس میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام کے ذکر کرنے کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی ان نعمتوں اور احسانوں کا تذکرہ فرمائیں گے جو ان پر اور ان کی والدہ محترمہ پر دنیا میں فرمائے تھے۔ واذکر وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ (جلالین ص:۱۱۱، مائدہ آیت:۱۱۶) اس میں اس گفتگو ذکر کرنے کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تو نے لوگوں کو اپنے متعلق کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اللہ اور خدا مان لو۔ اُذکر يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ الخ (جلالین ص:۱۱۰، انعام:۱۰۹) اس میں اس گفتگو ذکر کرنے کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے رسولوں سے فرمائے گا۔ واذکر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا (جلالین ص:۱۱۳، پ:۷، انعام:۲۲) اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن اکٹھے ہونے اور مشرکوں سے اس دن جو گفتگو اللہ تعالیٰ ان کے معبودوں کے متعلق فرمائے گا کہ وہ کہاں ہیں، اس کا بیان اور تذکرہ کرنے کا حکم ہے۔ و اذکر اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ (جلالین ص: ۱۱۰، پ: ۷، مائدہ آیت: ۱۱۲) اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی گفتگو جو ان کے ساتھ دنیا میں ہوئی اس کا تذکرہ کرنے کا حکم ہے۔ و اذکر اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً الخ (جلالین ص: ۱۱۸، پ: ۷ انعام: ۷۵) اس میں اس گفتگو کا تذکرہ کرنے کا بیان جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کے ساتھ بتوں کے معاملہ میں فرمائی تھی۔ اُذکر اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا الخ (جلالین ص: ۱۴۳، درسی اعراف آیت: ۱۶۱، پ: ۹) اس کا ترجمہ احمد رضا یوں کرتا ہے اور یاد کرو جب ان سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو اور اس میں جو چاہو کھاؤ پیو (احمد رضا ترجمہ ص: ۲۴۵) اس آیت میں بنی اسرائیل کو بستی میں داخل ہونے اور اس میں سکونت کرتے اور کھانے پینے اور گناہوں کی معافی مانگنے اور دروازہ سے گزرتے وقت سجدہ کی کیفیت طاری کرنے کا تذکرہ کرنے کا بیان ہے: و اذکر اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ الخ (جلالین ص: ۱۴۴، اعراف: ۱۷۱، پ: ۹) اس آیت میں بنی اسرائیل کے آدمیوں کا تذکرہ کرنے کا بیان ہے جن پر پہاڑ گرنے والی کیفیت طاری کرکے ان سے تورات پر عمل کرنے کو کہا گیا تھا۔ و اذکر اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الخ (جلالین ص: ۱۴۴، اعراف: ۱۷۲، پ: ۹) اس کا ترجمہ احمد رضا یوں کرتا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں (ترجمہ احمد رضا ص: ۲۴۸، تختی خورد) اس آیت میں بنی آدم سے اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا تھا، اس کا تذکرہ کرنے کا بیان ہے، گویا بقول سعیدی، اللہ تعالیٰ نے سب اولاد آدم کا پہلے میلاد منایا پھر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے میثاق لیا، اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے پہل سب اولاد آدم کا میلاد منایا پھر ان کے میثاق کا تذکرہ فرمایا، کیونکہ سعیدی صاحب کے مفسر نعیم الدین بریلوی یوں لکھتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا الخ (خزائن العرفان ص: ۲۴۸ تختی خورد) واذکر اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ الخ (جلالین ص: ۱۴۸، انفال: ۹، پ: ۹) اس آیت میں صحابہ کرام کا اپنے رب سے کافروں کے مقابلہ میں مدد طلب کرنے کا تذکرہ کرنے کا بیان ہے۔ واذکر اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً الخ (جلالین ص: ۱۴۸، انفال: ۱۱) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جو انعامات صحابہ کرام پر جنگ کے موقعہ پر فرمائے تھے ان کا تذکرہ فرمانے کو کہا ہے: واذکر اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ (جلالین ص: ۱۵۲، انفال: ۴۸، پ: ۱۰) اس آیت میں شیطان کے مکرو فریب کے تذکرہ کرنے کا بیان ہے جو اس نے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں نمودار ہو کر کیا تھا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا تھا اور کہنے لگا تھا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب نہیں آئے گا الخ (تفسیر خزائن العرفان نعیم الدین ص: ۲۶۳ تختی خورد) اگر بقول سعیدی کسی کا تذکرہ کرنے کے حکم سے اس کا میلاد کرنا اور منانا سمجھا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں شیطان مردود کے تذکرہ کرنے کا حکم دیا ہے تو سعیدی فقاہت اور سعیدی نکتہ کو سامنے رکھ کر سعیدیوں میلادیوں کو میلاد شیطان مردود بھی منانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے مکروفریب بیان کرنے کا حکم دیا ہے۔ سعیدی قدم بڑھاؤ، میلادی قوم تمہارے ساتھ ہے۔ واذکر اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ الخ (جلالین ص: ۱۵۰، انفال: ۳۰، پ: ۹) اس کا ترجمہ احمد رضا یوں کرتا ہے: اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کر لیں یا شہید کر دیں یا نکال دیں اور وہ اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی تدبیر فرماتا تھا (ترجمہ احمد رضا) اس آیت میں کافروں کے مکر کرنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قید کرنے قتل کرنے یا دیس نکالا دینے کے صلاح و مشورے کرنے کا تذکرہ ہے اور یوم نجات النبی اور یوم حفاظت النبی، اس حکم کی تعمیل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا میلاد کی طرح اس یوم کو بھی منانا شروع کرو۔ واذکر اِذْ یُرِیْکَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا الخ۔ (جلالین ص:۱۵۱، درس انفال: ۴۳) اس آیت میں اس احسان وانعام الٰہی کا ذکر کرنے کا حکم ہے جو اس نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بایں صورت فرمایا تھا کہ کافر لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام کو تھوڑے نظر آتے تھے تاکہ مسلمانوں کا حوصلہ بڑھے۔سعیدی صاحب یہاں تم اپنی فکر کے مطابق کیا کرو گے اور اس ذکر کرنے کو کیا نام دو گے اور کیا مناؤ گے۔واذکر اِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ الخ (جلالین ص:۲۰۹، ابراہیم:۳۵، پ:۱۳) اس آیت میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ کرنے کا حکم ہے جو انہوں نے اپنے رب کے سامنے فرمائی تھی کہ یارب اس مکہ شہر کو امن والا شہر بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچا۔سعیدی صاحب اپنی فکر جدید کے مطابق یہاں کیا جوہر دکھاؤ گے اور اس ذکر کرنے کو کیا نام دو گے۔بلد الامین کانفرنس، یا اجتناب عن عبادۃ الاصنام کانفرنس۔اور کیا ایسی کانفرنس تم نے اپنی زندگی میں میلاد کی طرز پر اور اسی ذوق وشوق سے منائی ہے یا ابھی تک آپ کو اس کشید کی رہنمائی نہیں ہوئی۔

واذکر اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (جلالین ص:۲۱۲، الحجر:۲۸، پ:۱۴)

اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور میلاد کو ذکر کرنے اور جو گفتگو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ساتھ فرمائی تھی اس کے بیان کرنے کا فرمایا گیا ہے۔سعیدی فکر اور سوچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق یہاں اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گویا فرمایا ہے کہ آپ آدم علیہ السلام کی میلاد و پیدائش کا تذکرہ کرو یعنی ان کا میلاد مناؤ تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میلاد آدم منایا، کیا تم نے کبھی میلاد آدم منانے کی طرف توجہ کی ہے۔ واذکر یَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا (جلالین ص: ۲۲۴، درسی، نحل آیت: ۸۴، پ: ۱۴) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گواہوں کے تذکرہ کرنے کا حکم دیا ہے جو قیامت کے دن پیش ہو کر اپنی اپنی گواہیاں دیں گے جو ان کی تصدیق وتکذیب اور کفر وایمان کی گواہی دیں گے یہ گواہ انبیاء علیہم السلام ہوں گے (خزائن الفرقان ص: ۳۹۷، تختی خورد) تو سعیدی صاحب کو چاہئے کہ اپنی فقاہت اور قرآن دانی کے جوہر دکھاتے ہوئے اس آیت کی بنا پر یوم میلاد الانبیاء یا یوم میلاد الشہداء منائیں کیونکہ ان کے تذکرہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ واذکر يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا الخ (جلالین ص: ۲۲۷، نحل: ۱۱۱) اس آیت میں قیامت کے دن ہر جان جھگڑنے آئے گی کا تذکرہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قیامت کے دن ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی (خزائن العرفان ص: ۴۰۲، تختی خورد) تو کیا اس آیت کی بناء پر سعیدی صاحب اپنی قرآن فہمی کو سامنے رکھ کر، کبھی نفسی نفسی کانفرنس، یا یوم نفسی نفسی منایا ہے؟ واذکر يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا الخ (جلالین ص: ۳۲۴، نمل: ۸۴، پ: ۲۰) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس بات کا تذکرہ فرمانے کا حکم دیا ہے کہ جس دن ہم اٹھائیں گے ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے تو ان کے گلے روکے جائیں گے (ترجمہ احمد رضا) سعیدی فقاہت اور سعیدی نکتہ فہمی کے حساب سے کہ جب کسی کا تذکرہ ہوتا ہے تو اس کے میلاد کا تذکرہ سمجھا جاتا ہے گویا اس کے میلاد کرنے کا حکم ہوتا ہے تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قوموں کا میلاد منایا ہے اور کیا تم نے آج تک اپنی قرآن دانی کی بنا پر ان قوموں کا میلاد منعقد کیا ہے۔ واذکر قَوْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُوۡحٍ ...... وَّعَادًا وَّثَمُوۡدَاۡ وَاَصۡحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوۡنًۢا بَيۡنَ ذٰلِكَ كَثِيۡرًا (جلالین ص: ۳۰۶، فرقان: ۳۷۔۳۸، پ: ۱۹) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور دیگر اقوام ماضیہ وگزشتہ کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ سعیدی فکر اور قرآن فہمی کے مطابق گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سب اقوام کے میلاد منانے کا حکم دیا ہے تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان اقوام کا میلاد منایا ہے کیا کبھی آپ کے احمد سعید کاظمی نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے ان اقوام کا میلاد منایا ہے؟ اگر نہیں منایا تو کیوں۔ کیا یہ وجہ تو نہیں کہ ابھی تک آپ کو اس کشید کی رہنمائی نہیں آئی۔ فيه كفاية لمن له دراية۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم میلاد پر سلام بھیجے

سعیدی (دلیل نمبر ۹): اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم میلاد پر سلام بھیجے ہیں۔ وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا (مریم آیت: ۱۵) ترجمہ اور سلام ہوں اس پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن انہوں نے وصال کیا اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ ایام اللہ سے انبیاء کرام کی ولادت اور وصال کے دن ہیں اور ان دنوں میں ان پر سلام پڑھتے ہیں اور ان کی ولادت کی خوشی منانی ہے جب یحییٰ علیہ السلام کے یوم ولادت کا یہ حال ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم میلاد کا کیا مقام ہوگا پھر اس کی خوشی کیوں نہ جائز ہوگی اور اس دن سلام کو کیوں نہ پڑھنا چاہیے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۷)

محمدی۔ اول: جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت و پیدائش کا ذکر فرمایا ہے اور اس پر سلام کا تذکرہ کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی ساتھ ان کی موت کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ احمد رضا ص: ۴۴۰ میں اس کا ترجمہ یوں کرتا ہے اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن وہ اٹھایا جائے گا اور تفسیر خزائن العرفان نعیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین ص: ۴۴۰ تحتی خورد میں ہے: ۲۲ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشناک ہیں کہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اس لئے ان تینوں موقعوں پر نہایت وحشت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اکرام فرمایا کہ انہیں ان تینوں موقعوں پر امن وسلامتی عطا کی الخ۔

تو جب ان تینوں موقعوں پر سلام وسلامتی کا ذکر ہے تو پھر سعیدی نے فقط پیدائش و میلاد کا ذکر کیوں کیا اور میلاد پر استدلال کیوں کیا، جب آیت میں میلاد اور وفات دونوں کا ذکر ہے اور دونوں پر سلام وسلامتی کا تذکرہ ہے تو جس طرح تم نے آیت سے میلاد نبوی منانا اور سلام کہنا کشید کیا ہے اسی طرح وفات نبوی منانا اور درود سلام کہنا بھی سعیدی کشید سے خود بخود ثابت ہوا جاتا ہے۔

دوم: یہاں سلام کہنا مراد نہیں بلکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سلامتی ان کو عطا ہوئی ہے اس سلامتی کا ذکر ہے جیسا کہ نعیم الدین نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ان تینوں موقعوں پر امن وسلامتی عطا کی۔ (خزائن الفرقان ص: ۴۴۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یوم ولادت کی خوشی مناتے ہوئے......

سعیدی (دلیل نمبر ۱۰): حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یوم ولادت کی خوشی مناتے ہوئے فرمایا: وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا (مریم آیت: ۳۳) ترجمہ اور مجھ پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن پر وصال ہوگا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تشریف آوری کے دن نہایت برکت والے ہوتے ہیں کہ ان دنوں میں ان پر سلاموں کی بارش ہوتی ہے (سلاموں کی بارش تو ان کی وفات کے دن بھی ہوتی ہے جیسا کہ یوم اموت الخ سے واضح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو کیا پھر انبیاء کرام کی وفات کا دن بھی نہایت برکت والا ہو گا تو پھر تم آپ کی وفات نبوی کیوں نہیں مناتے اور اس بابرکت محفل میں سلام کیوں نہیں کہتے۔ محمدی) فلہٰذا امام الانبیاء کے یوم ولادت کی خوشی کرنا اور سلام کرنا اور سلام پڑھنا اور آپ کے میلاد کا تذکرہ کرنا قرآن کے عین مطابق ہے۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۷)

محمدی: فلہٰذا امام الانبیاء کے یوم وفات پر سلام کرنا اور سلام پڑھنا اور آپ کی وفات کا تذکرہ کرنا قرآن کے عین مطابق ہے کیونکہ سعیدی صاحب نے جس آیت سے میلاد نبوی کشید کیا ہے، اس میں صرف میلاد عیسیٰ پر سلام کا ذکر نہیں بلکہ اس میں وفات عیسیٰ اور دوبارہ حیات اور ان دونوں وقتوں میں سلام کا تذکرہ بھی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تینوں اوقات سلامتی اور برکت والے ہیں تو پھر ان تینوں میں سے صرف ایک کو ذکر کرنا اور دیگر کو ذکر نہ کرنا گویا سعیدی صاحب کے نزدیک ان اوقات میں سلامتی و برکت نہیں ہے ورنہ وہ دن بھی ضرور ذکر کرتے، نیز اگر اس سے میلاد محمدی ثابت ہوتا ہے تو پھر اس سے میلاد عیسیٰ علیہ السلام (میلاد عیسوی) بطریق اولیٰ ثابت ہے لہٰذا پہلے مقیس علیہ کو مناؤ پھر اس پر قیاس شدہ میلاد منانا، ورنہ بات نہیں بنے گی کیونکہ جب تمہارے نزدیک مقیس علیہ قابل عمل نہیں تو پھر اس پر قیاس شدہ مسئلہ خود بخود غیر ثابت ہو جائے گا۔

ذکر الانبیاء من العبادة وذکر الصالحین کفارةٌ

سعیدی: حدیث شریف میں ہے: ذکر الانبیاء من العبادة وذکر الصالحین کفارةٌ۔ ترجمہ نبیوں رسولوں کا ذکر کرنا یعنی ان کے میلاد کے واقعات وفضائل بیان کرنا دراصل اللہ کی عبادت ہے اور اللہ کے ولیوں کا ذکر کرنا گناہوں کا صابن ہے (جامع الصغیر ج: ۲، ص: ۲۰) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۷، ۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی۔ اول: ذکر الانبیاء میں صرف میلاد کا ذکر کس محدث کس فقیہ نے کیا ہے کیا اس تشریح پر آپ اپنے امام صاحب کی طرف سے کوئی رہنمائی پیش کر سکتے ہو ورنہ انبیاء کا ذکر تو ان کی توحید بیان کرنا، اس پر ان کو تکالیف ملنا، اور ان کا ثابت قدم رہنا اور صبر کے ساتھ تکالیف کو برداشت کرنا، ان کے معجزات اور ان کی صداقت، امانت ودیانت اور ان کے دیگر حالات کا بیان کرنا بھی ہوتا ہے۔ ان اصل حقائق کو چھوڑ کر صرف میلاد کے واقعات کو بیان کرنا ایسی سوچ صرف میلادیوں کی تو ہو سکتی ہے ایسی سوچ اور کسی مسلمان کی نہیں ہو سکتی۔

دوم: اگر آپ صرف میلاد کے واقعات وغیرہ بیان کرنے کو ہی اس حدیث پر عمل کرنا گردانتے ہو تو پھر تمہارے لئے صرف میلاد النبی میلاد محمدی نہیں جو آپ ۱۲ ربیع الاول کو مناتے ہو بلکہ ہر روز تم کو ایسی مجلسیں برپا کرنی پڑیں گی کیونکہ ہر دن کسی نہ کسی نبی رسول صحابی تابعی تبع تابعی محدث فقیہ امام کی میلاد ضروری ہوئی ہے۔ اور پھر ہر روز صرف ایک کی میلاد نہیں دسیوں ایسے بزرگوں کی میلاد منانی پڑے گی جو اس دن پیدا ہوئے یعنی ہر روز دو دو، تین تین، چار چار میلاد اکٹھے ہو جائیں گے کیونکہ اس دن کسی صحابی کسی تابعی کسی فقیہ یا محدث ولی امام کی ولادت ہوگی لہٰذا سعیدی اب کمر بستہ ہو کر روزانہ کی اس عبادت اور روزانہ گناہوں کیلئے صابن والے عمل کو نہ چھوڑیئے اور ایسے تمام میلادوں سے اکتایئے نہیں ورنہ تم وہابی ہو جاؤ گے یا دوسرے لفظوں میں گستاخان انبیاء وتابعین تبع تابعین اور گستاخان فقہاء محدثین و گستاخان اولیاء صلحاء وغیرہ ہو جاؤ گے۔

احادیث کثیرہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد کا ذکر موجود ہے......؟؟؟

سعیدی: احادیث کثیرہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد کا ذکر موجود ہے جس کو ہمارے مرشد غزالی زمان رازی دوران امام اہل سنت حضرت علامہ سعید احمد کاظمی...... نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے رسالہ میلاد النبی میں نہایت تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے، وہاں دیکھ لیں یا پھر اپنے گھر کی کتاب الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریہ از نواب آف مقلد (نقل مطابق اصل) یا تھانوی صاحب کی نشر الطیب پڑھ لیں۔ مزاج شریف ٹھکانے لگ جائے گا اور اہل سنت کے دلائل کی حقیقت روشن تر ہو جائے گی مگر کیا کیا جائے ضد، بغض اور عناد کا کہ انہوں نے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے اور وہ دلائل کو دیکھنے سمجھنے کی صلاحت سے محروم ہو رہے ہیں۔

دل اندھا زبان اندھی قلم اندھا بیان اندھا اندھوں کو نظر آتا ہے سارا جہاں اندھا

(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۸)

محمدی: میلادی سعیدی صاحب، ذرا سوچئے میلاد کا ذکر اور چیز ہے اور جشن میلاد منانا اور چیز ہے نواب صاحب اور تھانوی صاحب نے پیدائش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے، انہوں نے جشن میلاد منانے کے دلائل نہیں دیئے اور نہ ذکر کئے۔ سعیدی ومحمدی کا اختلاف صرف عید جشن میلاد منانے میں ہے۔ ورنہ میلاد اور پیدائش تو ہم بھی مانتے ہیں، محمدی کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے میلاد نہیں منایا اور نہ منانے کا حکم دیا ہے نہ تابعین نہ تبع تابعین، نہ فقہاء محدثین نہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے منایا اور نہ منانے کا حکم دیا ہے یہی وجہ ہے کہ نواب صدیق خان رحمہ اللہ نے میلاد منانے کو بدعت لکھا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

باقی رہے آپ کے مرشد کاظمی (علیہ ما علیہ) کے دلائل تو وہ بھی ایسے ہی ہوں گے جیسے اس کے شاگرد سعیدی اوچی کے ہیں یوں تو سعیدی اور اس کے مرشد کاظمی اپنے آپ کو حنفی مقلد، اور ہم کو غیر مقلد کہتے ہیں مگر جب بدعات اور رسم ورواج کا معاملہ درپیش ہوتا ہے تو پھر ان کا چھوٹا بڑا اپنے آپ کو مجتہد سمجھتا ہے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا مل ملا کر اپنے دلائل کی بھرمار کر دیتے ہیں، اگر کوئی ان میلادیوں سے پوچھے کہ بھلے مانسو، اگر یہ دلائل میلاد منانے کے ہیں تو بتاؤ ان دلائل کو تمہارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی دیکھا سنا تھا مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے نہ اس پر عمل کیا اور نہ انہوں نے کبھی میلاد منایا بتاؤ وہ اس کشید سے کیوں قاصر رہے۔

جیسے تمہارے دلائل ہیں کاتمی کے دلائل بھی ایسے ہی ہوں گے یعنی کسی نے کہا دو اور دو کتنے ہوتے ہیں بھوکے نے فوراً کہا چار روٹیاں۔ جہاں تھوڑا سا تذکرہ ولادت اور پیدائش کا آجائے فوراً یہ میلادی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ اس میں میلاد منانے کا ثبوت ہے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو سعیدی تذکرہ تو کرتا ہے دیگر انبیاء کرام کا مگر دلیل بنتی ہے میلاد مصطفیٰ کی واہ سبحان اللہ، مجتہد مفسر ہوں تو ایسے ہوں۔ ہم مانتے اور تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل المخلوقات افضل البشر، فخر الاولین والاخرین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور عقیدت ایمان کا جزء اور عین ایمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وشمائل کا ہر وقت تذکرہ افروز باعث رحمت، آپ کی ولادت باسعادت بابرکت، آپ کی سیرت وصورت اخلاق وکردار اقوال وافعال۔ آپ کی حیات طیبہ اور زندگی کے ہر شعبہ کے صحیح صحیح حالات وواقعات اور اسوہ حسنہ، بلا پابندی رسوم وقیود ہر وقت بیان کرنا موجب رحمت الٰہی، کار ثواب ذریعہ نجات اور سبب شفاعت ونجات روز جزاء ہے، آپ کے محامد ومناقب کا ذکر مبارک دل کا سرور آنکھوں کا نور اور راحت جان مسلم ہے، ہر آدمی پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور محبوب بننے کی کوشش کرے اپنے اعمال صالحہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور محبت کے حصول کیلئے ایک معیار اور ضابطہ مقرر کیا ہے۔ وہ ضابطہ اور معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی اور آپ کی اطاعت ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (ال عمران آیت: ۳۱) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب: ۲۱) میں اسی بات کو واضح فرمایا گیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: من احب سنتي فقد احبني ومن احبني كان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معی فی الجنۃ (ترمذی) کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ تمام عبادات مالی بدنی، زبانی، فرائض ونوافل، ہر اچھے کام اور ہر برے کام کی وضاحت آپ نے فرما دی ہے اور امت کیلئے نمونہ ہوتے ہوئے یہ بھی فرمادیا: لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوٰۃ ص: ۳۰) کہ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع اور مطابق نہ ہو، اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور العمل ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ حرام و حلال، جائز و ناجائز امور کا بیان، نیکی و بدی کی تعیین ثواب گناہ وغیرہ امور کی تفصیل اور ان کا بیان صرف اللہ و رسول ہی کر سکتے ہیں جب کسی صحابی تک کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنی مرضی اور پسند سے نیکی کے کام تجویز کرے کہ وہ جو کام نیکی کا سمجھے وہ نیکی کا ہو جائے تو پھر آج کے کسی اعلیٰ حضرت یا کسی غزالی زمان مفتی دوران کو یہ حق قطعاً نہیں ہے۔

من پسند نیکی مقبول نہیں

تین اصحاب کا واقعہ بخاری شریف ج: ۲، ص: ۷۵۷ میں موجود ہے کہ انہوں نے عبادت اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور زیادہ ثواب حاصل کرنے کا طریقہ اپنی طرف سے طے کر لیا، ایک نے کہا کہ میں آئندہ ساری زندگی روزانہ روزے رکھوں گا، دوسرے نے کہا کہ میں آئندہ ساری رات کو قیام کروں گا، تیسرے نے کہا کہ میں آئندہ شادی نہ کروں گا (تاکہ عبادت دلجمعی سے ہو) یہ بظاہر ان کے نزدیک عبادت کے طریقے تھے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے عمل، لیکن ان کی یہ خواہشات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور کتاب و سنت کے خلاف تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے مطابقت نہیں رکھتی تھیں اس لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ان نیک خواہشات والے اعمال پر اپنی نبوی اور محمدی مہر سے تصدیق نہیں فرمائی سوچنا چاہئے کہ کیا یہ کام نیکی کے نہیں تھے۔ نماز پڑھنا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی ہے روزہ رکھنا نیکی ہے، نیکی کو بے فکری کے ساتھ کرنے کیلئے بہتر تجویز، یہ بھی بظاہر اچھی سوچ ہے مگر یہ دربار نبوی میں قبول کیوں نہیں ہوئیں۔

آخر واضح ہوتا ہے کہ چونکہ یہ طریقے خلاف سنت اور خلاف اسوہ حسنہ تھے اس لئے رد کردیئے گئے حالانکہ قرآن سے اور اسوہ حسنہ سے پہلے اس کی رکاوٹ اور ممانعت ہرگز نہیں تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ جانے کا حکم فرمایا۔ لشکر تو چلا گیا مگر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی نیک خواہش اور چاہت کو سامنے رکھ کر لشکر کے ساتھ فوری طور پر روانہ نہ ہوئے کہ ایک تو آج جمعہ ہے لشکر والے چونکہ مسافر ہیں ان پر جمعہ فرض نہیں رہے گا شاید کہیں جمعہ پڑھیں یا ظہر، اگر پڑھیں گے تو کسی امتی کے پیچھے، وہ بھی مسجد نبوی میں نہیں مگر میں جمعۃ المبارک کی سعادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کر کے حاصل کروں گا اور یہ جمعہ مسجد نبوی میں ادا ہوگا جس میں ایک نماز جمعہ پڑھنے سے دس ہزار جمعوں کا ثواب ملے گا یعنی تینوں اضافی ثواب حاصل کر کے لشکر کے ساتھ جاملوں گا۔ لشکر کے جہاد والا ثواب بھی مجھے مل جائے گا۔ اس صحابی نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ما منعك ان تغدو مع اصحابك کہ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح صبح سفر پر کیوں نہیں چلا گیا تجھے کس چیز نے روکا؟ اس صحابی نے جواب دیا: قال اردت ان اصلی معك ثم الحقهم کہ میں نے سوچا کہ جمعہ آپ کے ساتھ مسجد نبوی میں پڑھوں (تاکہ زیادہ ثواب حاصل کرلوں) پھر لشکر والوں کے ساتھ جاملوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما ادرکت فضل غدوتهم۔ (ترمذی ابواب الجمعۃ باب السفر یوم جمعہ ص:۶۹) کہ اب اگر تو ساری دنیا خرچ دے میرے کہنے پر جو لوگ صبح صبح چلے گئے ہیں تو بھی تو ان کے ثواب کو حاصل نہیں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا، دیکھو کتنی پیاری سوچ تھی اس صحابی رضی اللہ عنہ کی اور کتنے بڑے ثواب کو حاصل کرنے کا شوق تھا کہ وہ جہاد کا ثواب جو وہ حاصل کریں گے میں وہ بھی حاصل کرلوں گا اور یہ ثواب مسجد نبوی کے اندر جمعہ پڑھنے والا وہ حاصل نہیں کرسکیں گے میں یہ بھی حاصل کر لوں گا پھر ان کے ساتھ جاملوں گا۔

لیکن تم نے دیکھا کہ اس کی سوچ اور شوق اپنی جگہ پر دھرا کا دھرا رہ گیا، اور خود کتنے بڑے ثواب سے الٹا محروم ہو گیا یہ نقصان اس کا فقط اس بنا پر ہوا کہ اس نے ایک خاص وقت میں ایک خاص نیکی کرنے کا اپنی طرف سے طے کرلیا تھا جس کی اجازت اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی آدمی نے چھینک ماری اور الحمد للہ کے ساتھ والسلام علی رسول اللہ کی ملاوٹ بھی کردی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وانا اقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم. علمنا ان تقول الحمد لله على كل حال۔ (ترمذی ابواب الادب باب مایقول العاطس اذا عطس ج:۲، ص:۹۸) کہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ میں بھی کہتا ہوں مگر اس خاص موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کہنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ آپ نے ہم کو چھینک کے موقعہ پر صرف الحمد لله على كل حال کے الفاظ سکھائے ہیں یعنی یہ جو تو نے اس وقت اضافی جملہ ساتھ جڑ دیا ہے اس موقعہ پر یہ محمدی تعلیم نہیں ہے گویا یہ خلاف سنت ہے۔ اگر اپنی طرف سے اپنی چاہت کو مدنظر رکھ کر دین میں اضافہ کیا جاسکتا ہوتا یا بدعت حسنہ بھی ان کے ہاں کوئی چیز ہوتی، تو صحابی رسول رضی اللہ عنہ اس آدمی کو ہرگز نہ ٹوکتے کہ چلو سنت نہیں تو بدعت حسنہ تو ضرور ہے۔ اگر آج کا بدعتی ذہن رکھنے والا وہاں کوئی ہوتا تو جھٹ صحابی رسول کو کہہ دیتا کہ حضرت اس میں خرابی کیا ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روکا ہے؟۔

تو جب سنت سے ثابت عمل میں اپنی طرف سے خاص موقعہ پر اضافہ وزیادتی منع ہے تو جہاں اول سے آخر تک اپنی طرف سے زیادتی ہی زیادتی ہو جیسے میلاد منانا وہ تو بطریق اولیٰ منع ہوگا۔

یہی صحابی کسی موقعہ پر ایک مسجد میں جاتا ہے تاکہ نماز ادا کریں، اذان ہوتی ہے اذن کے بعد وہ موذن تثویب شروع کردیتا ہے یعنی آؤ نماز کی طرف کہنے لگ جاتا ہے تو حضرت عبداللہ مذکور نے اپنے ساتھی کو فرمایا کہ مجھے اس مسجد سے واپس باہر لے چلو کیونکہ یہ مسجد بدعتی کی ہے اور اس میں نماز ادا کئے بغیر مسجد سے چلے گئے (ترمذی باب ماجاء فی التثویب فی الفجر ص:۲۷، ج:اول ابوداؤد باب فی التثویب ص:۷۶ ج:اول)

نماز کیلئے بلاوا اذان کے اندر ہوتا ہے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح گویا اس آدمی نے تعلیم محمدی کو کافی نہیں سمجھا بلکہ اپنی طرف سے بطور بدعت حسنہ کے اضافہ کردیا بطور تنبیہ صحابی مذکور نے ان لوگوں کو بزبان حال سمجھایا کہ میں تمہاری اس بدعت پر راضی نہیں ہوں۔

بدعت ہر اس عقیدہ اور عمل کو کہا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے خلاف ہو، آپ کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ملتا ہو بلکہ وہ بعد کی ایجاد اور پیداوار ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد۔ (بخاری ج:اول، ص:۳۵۵ مسلم جلد: دوم ص:۷۷) یعنی جس شخص نے ہمارے دین کے معاملہ میں نئی بات نئی رسم نکالی جو ہمارے دین میں موجود نہیں ہے تو وہ رسم نیا کام مردود ہے۔ بخاری جلد: دوم ص:۱۰۹۲ میں ہے: من عمل عملاً لیس علیه امرنا فھو رد۔ کہ جو ایسا عمل کرتا ہے جس پر ہمارا حکم یا ہمارا عمل نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ ابوداؤد جلد: دوم ص:۳۷۹ میں ہے: من صنع امرا علی امر غیرنا فھو رد۔ کہ جو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرتا ہے جو ہمارے دین اور عمل کے خلاف ہے یا ہمارے غیر کے موافق عمل کرتا ہے پس وہ عمل مردود ہے۔

میدان محشر میں حوض کوثر سے پانی پینے کیلئے ایک قوم آنے لگے گی تا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے حوض کوثر سے پانی پی کر اپنی پیاس بجھائے مگر فرشتے اس قوم کو روک کر دوسری طرف دھکیل دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں (ان کو کیوں روک رہے ہو) تو جواب ملے گا کہ جناب یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی شریعت، سنت اور طریقہ کے خلاف نئے نئے طریقے ایجاد کئے تھے (یہ لوگ آپ کے حوض کوثر کے پانی پینے کے لائق نہیں) تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: فسحقا لمن غير بعدی (بخاری کتاب الحوض ج:۲،ص:۹۷۴ مسلم شریف کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا ص:۲۴۹) تو پھر مجھ سے دور ہو جائیں دفع ہو جائیں جنہوں نے میرے بعد میرے دین میں بگاڑ اور تبدیلی کر لی تھی۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: من ابتدع فی الاسلام بدعة يراها حسنة فقد زعم ان محمداً صلى الله عليه وسلم خان الرسالة لان الله تعالىٰ يقول اليوم اكملت لكم دينكم (الآية) فمالم يكن يومئذ دينا فلا يكون اليوم دينا (الاعتصام للشاطبی جلد اول ص:۴۷) کہ جو شخص اسلام میں نئی بات نئی رسم نکالتا ہے جس کو وہ بدعت حسنہ سمجھتا ہے تو گویا اس نے یہ خیال کر لیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کے پہچانے میں خیانت کی ہے (کہ آپ نے اس بدعت حسنہ کی تعلیم نہیں دی جو آپ کو دی تھی) کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کے دن میں نے تم پر دین اسلام مکمل کر دیا ہے لہٰذا جو چیز اس وقت دین نہیں تھی آج بھی وہ دین نہیں ہو سکتی الخ۔

مثلاً پانچ نمازوں کیلئے اذان دینا دین کا کام ہے اور ان اوقات میں اذانیں حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوائیں اور آج بھی دلوائی جاتی ہیں اور عیدین، جنازہ اور استسقاء کی نمازوں میں اذان نہیں دی جاتی تھیں اور آج تک نہیں دی جاتیں گویا پانچوں اوقات میں اذان اور تکبیر کہنا اور عیدین جنازہ استسقاء میں اذان وتکبیر نہ کہنا دین کا کام تھا، آج اگر کوئی نیا بدعتی اٹھ کر کہنا شروع کر دے عیدین و جنازہ اور استسقاء میں اذان بھی اور تکبیر بھی ہونی چاہئے کیونکہ یہ نیکی کے کام ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان واقامت ان تینوں نمازوں میں کہنے سے روکا نہیں ہے لہٰذا جائز ہے تو جیسے عیدین و جنازہ اور استسقاء میں اذان واقامت کہنا بدعت ہے اور بدعت حسنہ بھی نہیں ورنہ بدعت حسنہ کے دلدادہ ضرور اس بدعت حسنہ کو بھی رائج کر چکے ہوتے، اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے میلاد نبوی نہیں منایا، اب اگر بدعتی میلاد نبوی مناتے ہوئے اس کو بدعت حسنہ کہے تو وہ بھی بدعت ہوگی بدعت حسنہ نہیں ہوگی، ورنہ ماننا پڑے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مسئلہ نہ بتا کر دین کے پہنچانے میں سستی، کمی فرمائی ہے۔ نعوذ باللہ۔

تو جب ہمارے مدعا میلاد النبی کی حقیقت واضح ہوگئی کہ یہ بدعت ہے اور اس کا موجد چھٹی صدی کا ایک فضول خرچ بادشاہ تھا اور اس کو سہارا دینے والا ایک لالچی قسم کا فریبی مکار آدمی تھا۔

اگر یہ بدعت حسنہ ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور میں یہ ضرور ہوتی، جب انہوں نے نہیں کیا کہ دین میں اضافہ کا کام تھا دین کا کام نہیں تھا تو ہم کیوں کریں۔

مگر کیا کیا جائے کہ ضد، بدعت کی محبت، سنت اور اسوہ حسنہ سے حسد وعناد نے ان ملاؤں حلوہ خوروں پیٹ کے پجاریوں کو اندھا کر دیا ہے جو ان واضح دلائل کو دیکھنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئے اور بدعات کے ایسے شوقین ہو گئے کہ ان کو بدعت کی کڑواہٹ معلوم نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت کی تردید میں اشعار

بطور جواب آں غزل ''اور جیسی کہو گے ویسی سنو گے،،

دل اندھا زبان اندھی قلم اندھا بیان اندھا
اندھوں کو نظر آتا ہے سارا جہاں اندھا
کرلیں یہ گمراہ گمراہی کی اپنی دھوم دھام
جب تلک مہدی کے لشکر کا پتہ لگتا نہیں

سنت کی پیروی سے خدا کا حبیب ہو
دوزخ کی آگ دور ہو جنت قریب ہو
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنی وہی ہے ٹھیک جو سنت کرے قبول
ہر خوشی و غمی میں رہے متبع رسول
سنی وہی ہے جو کرے اطاعت رسول کی
ہو گی اسی کے حق میں شفاعت رسول کی

بدبخت ہے جو دین میں بدعت کی راہ لے
اس کو کبھی بھی نہیں محبت رسول کی
غیروں کی نسبتوں سے تعلق نہیں مجھے
کافی ہے بھاتی مجھ کو نسبت رسول کی

مت مانیو مخالف سنت کسی کا قول
اختر اگر ہے تجھ کو محبت رسول کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے فرض تم پر مومنو اطاعت رسول کی
بنیاد دین حق کی ہے سنت رسول کی

نبی کا ہو کے رہنے کو خدا نے ہم کو فرمایا
قل ان کنتم تحبون اللہ کا سبق قرآن نے بتلایا

نبی کو مقتدا اپنا خدا کے حکم سے مانا
تو اپنے مقتدا کا نام لینا ہم کو خوش آیا

اسی کی پیروی کا ہر دم اسی کا نام لیں گے
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

فرشتے ہم سے پوچھیں رہے تھے کس کے ہو کے تم
خوشی سے بول اٹھیں گے نبی کے ہو رہے تھے ہم

اگر خواہش تیری ہے تجھ سے ہو مولا تیرا راضی
پکڑ لے صدق دل سے اسوہ حسنہ محمد کا

اے محمدیو! ایسے خدا پر ہو جاؤ نثار
جس نے کیا ہے دین ہمارا محمدی

کرتا ہے دل سے سنت نبوی کی پیروی
بدعت کے شور و شر سے کنارا محمدی

اکثر ہوتی ہے منکر سنت سے گفتگو
لیکن کسی جگہ میں بھی نہ ہارا محمدی

سنت سے منہ نہ موڑ کسی کے لحاظ سے
مسلک اگر ہے یارو تمہارا محمدی

بظاہر عید میلاد النبی وجہ محبت ہے
مگر یہ یاد رکھیں کہ اصل اطاعت ہی مودت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی ہیں دین کی باتیں جو پیغمبر نے بتلائیں
مسلمانو سمجھ لو خوب اس کو دین فطرت ہے
انہیں کاموں کو کیجئے جو نبی نے تم کو سکھائے ہیں
اگر تم کو رسول اللہ سے سچی محبت ہے

تمہارے یہ چراغاں یہ جلوس و جشن یہ جلسے
بیشک ہیں یہ سب محدثات و بدعت و جسارت
جو پڑھتے ہیں غلط روایات اور غلط اشعار جلسوں میں
وہی نافرمان پیغمبر انہیں حق سے عداوت ہے

کرے جو خیر خواہی اس کو تم دشمن سمجھتے ہو
غلط راہوں پر چلتے ہو یہ کیسی تم پہ آفت ہے
عزیزو ہو کے سنی تم نہ چھوڑو گے اگر بدعت
تو محشر میں چکھائے گی تمہیں نار سقر بدعت

نماز روزہ حج زکوٰۃ اور نیکیاں ساری
یہ مٹاتی ہے بقول حضرت خیر البشر، بدعت
گزر ایمان کا اس خانہ دل میں نہیں ممکن
معاذ اللہ جس دل میں بنا لیتی ہے گھر بدعت

نبی کے بعد اور اصحاب و آل یار کے پیچھے
جو نکلیں دین میں راہیں نئی ہیں سر بسر بدعت
جو ہیں خواہان سنت ان کے آگے تمنّا اسے بدتر بدعت ہے
مگر نزدیک ہے اہل ضلالت کے شکر بدعت

بھلا کیوں کر نہ میں اس بدعتی ملا کو خر سمجھوں
جو پھیلائے سنت کی جگہ شام و سحر بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بدعت کو ہلکی جان مت لیجیو میرے پیارے
قدم کو مسلک سنت سے پھسلاتی ہے بدعت

اگر تو شرع سے مولود کو ثابت نہیں کرتا
تو کہہ اس محفل بے اصل کو پیداوار بدعت

رسوم شرک و بدعت کو بڑھائے جس کا جی چاہے
تماشائے جہنم مچائے یہ جس کا جی چاہے

رہے وہ عمر بھر ہی شرک و بدعت کی اعانت میں
حرام اپنے لئے جنت بنائے جس کا جی چاہے

مٹا کر سنت اور بڑھائے رسم بدعت کو
لقب خود بدعتی اپنا بنائے جس کا جی چاہے

مسلمانو کبھی ہرگز نہ چلنا راہ بدعت پر
سدا ثابت رہنا نبی اپنے کی سنت پر

نبی کی پیروی ہی میں سراسر سرفرازی ہے
نہ مرنا بھول کر بھی تم کبھی دنیا کی عزت پر

اگر سنت کی پابندی میں جان پر بھی جو بن آئے
تو دو ترجیح تم اس کو اس دنیا کی راحت پر

حصول نام و شہرت میں کرو ضائع نہ مال اپنا
نظر ڈالو عزیزو اپنی طولانی مسافت پر

رواج و رسم دنیا کا نہ کام آئے گا کچھ ہرگز
اگر درکار ہے توشہ تو ہو قائم اطاعت پر

یہی ہے راہ سنت اور اسی کی ہوئے گی پرسش
خدا جب آن کر بیٹھے گا خود تخت عدالت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو سنت کر کے ترک جو بدعت میں جا الجھے
تعجب ہے ہمیں احقر انہیں کی بس حماقت پر
بھلا کیا جا کے منہ دکھلائیں گے اللہ اپنے کو
بھروسہ ہے انہیں کیونکر محمد کی شفاعت پر
عزیزو ہے نجات آخرت مطلوب اگر تم کو
تو ہے موقوف بس وہ تو محمد کی اطاعت پر
نہایت مسلک بدعت سے ہم کو چاہئے پرہیز
کہ ہے باطلوں سے یہ طریق پر خطر باطل
اگر اے مولوی تو ہے طریق حق سے روگرداں
تو ہے انصاف کی رو سے تیرا علم و ہنر باطل
اگر کوئی مر جائے کر لو زیارت
نہ تیجا نہ چہلم نہ برسی مناؤ
معین نہ کرنا کوئی خاص دن تم
پکا کر غریبوں کو للہ کھلاؤ
نام دینی رکھ لیا ہے دین کے دشمن ہیں یہ
شرک و بدعت کے خوگر چار سو اور بیس ہیں
ہزاروں زہد کے پردے میں آج دین فروش
دکھا رہے ہیں زمانے کو اپنا جوش و خروش
نہ عاقبت کا خیال ان کو ہے نہ زیست کا ہوش
غرور و کبر کا پیکر شقی و شرک بدوش
نگاہ آیت لا تفسدوا پہ ان کی نہیں
جھکا دیتے ہیں انبار زر پہ اپنی جبین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگانے والے جگائیں مگر یہ سن جاگے
غلط الاپتے یہ رہ گئے ہیں بے راگے

ہو شرک تم پر مسلط تو بندگی ہے فضول
ہوئیں جو بدعتیں تم سے تو زندگی ہے فضول

بدعت رواج ورسم کو اب دین سمجھ بیٹھے
سڑک سیدھی پہ چلنے والے وہ سالک نہیں ملتے

(ملتقط از گلستان رحمانی)

سعیدی میلادی نے اپنے مرشد کاظمی کے رسالہ میلاد النبی کے پڑھنے کا شوق دلایا تھا مگر جب میں نے اس کو پڑھا تو وہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسا کہ کہا جاتا ہے بڑا دکان پھیکا پکوان۔ اس لئے دل چاہ رہا ہے کہ اس کی حقیقت بھی لوگوں کے سامنے بطور جائزہ بیان کر دی جائے اس لئے سعیدی صاحب کی کتاب کے جواب کے بعد مختصر انداز میں ان شاء اللہ اس کا جائزہ بھی پیش کیا جائے گا۔ فانتظروا۔

کیا مدارس کے جلسے بھی بدعت ہیں

سعیدی۔ (تنبیہ): اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے میں ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدعت وضلالت ہے تو پھر تمہارے اجتماعات کانفرنس سیرت کے جلسے جلوس، اور دستار بندیاں اور دیگر مذہبی اور سیاسی تقریبات بطریق اولی بدعت وضلالت ہیں کیونکہ یہ پروگرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و چاروں ائمہ اور تابعین وغیرہ کے دور میں ہرگز نہیں تھے۔ جبکہ ذکر میلاد ہر دور میں ہوتا رہا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۸)

محمدی۔ جواب: ان کانفرنسوں، جلسوں وغیرہ میں اور تمہارے عید میلاد کے جلسوں جلوسوں جشنوں کے منانے میں فرق ہے۔ اگر بالفرض کوئی جماعت، کوئی مدرسہ، سارے سال میں کوئی کانفرنس کوئی جلسہ کوئی دستار بندی نہ کرائیں تو کوئی بھی ان کو برا بھلا نہیں کہتا اور کوئی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو گستاخ رسول دشمن رسول، دشمن کانفرنس، دشمن جلسہ، دشمن دستار بندی نہیں کہتا ہے۔

بالفرض ایک سال انوار العلوم ملتان کا کوئی سالانہ جلسہ منعقد نہ ہو اور دستار بندی کا پروگرام ترک کر دیا جائے تو کوئی بریلوی کاظمی ابن کاظمی کو یہ نہیں کہے گا کہ جناب آپ یہ جلسہ اور یہ دستار بندی کا پروگرام ترک کر کے دشمن دین، دشمن اسلام، دشمن خدا اور رسول بن گئے ہو۔

ہاں جو جماعت تمہاری طرح عید میلاد نہیں مناتی جلوس نہیں نکالتی جلوس میں شامل نہیں ہوتی وہ تمہارے نزدیک دشمن دین دشمن رسول، دشمن میلاد و دشمن اسلام ہے۔

بالفرض مدرسہ انوار العلوم کے اساتذہ اور طلباء و منتظمین ایک سال عید میلاد النبی نہ منائیں اور اس کے جلسہ وجلوس میں شریک نہ ہوں۔ حضرت کاظمی بن کاظمی اس میں شرکت نہ فرمائیں تو لوگ کہنا شروع کر دیں گے کہ دال میں کالا کالا ہے کوئی کہے گا یہ کہ روش اہل سنت کی نہیں ہے کوئی کہے گا کہ یہ طریق محبت رسول کے خلاف ہے کوئی کہے گا کہ کاظمی ابن کاظمی نے دشمن رسول والا کردار ادا کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ فرق ہے میلاد کے جلسے وجلوس میں اور انوار العلوم کے سالانہ جلسہ و دستار بندی کے پروگرام میں۔ گویا انوار العلوم کے سالانہ جلسے اور دستار بندیاں یہ صرف مدرسہ کی کارکردگی دکھانے اور تعاون حاصل کرنے کیلئے منعقد کئے جاتے ہیں مگر میلاد النبی کے جلسے اور جلوسوں میں یہ بات نہیں ہوتی اس کو تو نماز وروزہ حج وزکوۃ والی حیثیت یا اس سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

تو ہمارے جلسوں کانفرنسوں، تمہارے جلسوں کانفرنسوں اور میلاد النبی کے جلسوں جلوسوں میں فرق واضح ہو گیا کہ تم اور ہم جلسے کانفرنسوں، دستار بندیوں کو دین اسلام کا جز نہیں سمجھتے مگر تم میلاد کے جلسوں وجلوسوں جشنوں کے منانے کو جزء اسلام سمجھتے ہو۔ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ پر اگر کوئی نہ جائے تو کوئی اعتراض نہیں مگر انوار العلوم کے میلاد النبی کے جلسہ جلوس میں اگر کوئی میلادی نہ جائے تو اعتراض ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن دیوبندی غیر مقلد مولویوں نے میلاد شریف منایا

سعیدی: (تنبیہ دوم): جن دیوبندی غیر مقلد مولویوں نے میلاد شریف منایا یا اس کو جائز قرار دیا اور اس کے منانے کا حکم دیا ہے وہ بدعتی گمراہ ہوئے یا نہیں۔ اگر وہ گمراہ نہیں تو اہل سنت مسلمانوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم پلک جھپکنے سے پہلے ان پر ضلالت و بدعت وغیرہ کا فتویٰ لگا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہو (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۹)

محمدی۔ اول: ہمارے کسی اہلحدیث نے جشن میلاد نہیں منایا اور نہ ایسے میلاد کو جائز قرار دیا ہے اور نہ اس کے منانے کا حکم دیا ہے لہٰذا وہ نہ بدعتی ہوئے اور نہ گمراہ بلکہ انہوں نے تو صاف صاف کہا ہے کہ مجرد ذکر ولادت شریف سن کر رہنا، دہر میں بیٹھ کر خوش ہو لینا اور پیروی کی فکر نہ کرنا بلکہ بدعات منکرات میں آلودہ رہنا کچھ مفید نہ ہوگا بلکہ سبب ہلاکت ٹھہرے گا۔ ایسی فرحت خشک ہرگز مصدق دعویٰ محبت خدا اور رسول نہیں ہو سکتی الخ (الشمامۃ العنبریہ ص:۱۰۴) دلیل الطالب کی عبارت پہلے گزر چکی ہے کہ نواب صدیق حسن کے نزدیک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسمی طور پر منانا بے ثبوت ہے ہمیں اس کا ثبوت نہ کتاب اللہ سے اور نہ سنت رسول اللہ سے نہ قیاس سے نہ استدلال سے ملا بلکہ سب متفق ہیں کہ یہ عمل مولد خیر القرون کے کسی زمانہ میں نہیں تھا اور ان کا اجماع ہے کہ عمل مولد کا اختراع کرنے والا سلطان مظفر کو کبری حاکم اربل ہے جو ۷۰۰ میں تھا اور کسی مسلمان کو اس کے بدعت ہونے میں انکار نہیں (دلیل المطالب ص:۴۰۶)

دوم: تمہارے بڑے بڑے بزرگ جنہوں نے جشن میلاد نہیں منایا اور نہ ایسے جلوسوں میں شرکت کی، کیا وہ بھی دشمن رسول، دشمن میلاد تھے؟ اگر وہ دشمن رسول، دشمن میلاد نہیں تھے تو اہلحدیث (جو حقیقی اہل سنت ہیں) مسلمانوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم پلک جھپکنے سے پہلے ان پر دشمن رسول دشمن میلاد کا فتویٰ لگا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلالپور پیروالہ میں عید میلاد النبی کے جلوس کی ابتداء

ہمارے جلالپور پیروالہ میں حضرت حافظ صاحب کی مشہور گدی چلی آرہی ہے جن کا نام حافظ فتح محمد صاحب تھا، انہوں نے بھی میلاد نہیں منایا اور نہ انہوں نے جلوس نکالا اور نہ انہوں نے میلاد کے جلوس کی قیادت کی، وہ فوت ہو گئے اور ان کے پہلے گدی نشین میاں سعید احمد صاحب کو میں نے دیکھا تھا ان کے زمانہ میں جلالپور پیروالہ میں نہ میلاد ہوتا تھا اور نہ جشن میلاد کا جلوس نکالا جاتا تھا اور نہ جلوس میں شرکت کر کے جلوس کی قیادت کرتے تھے ان کے فوت ہو جانے کے بعد ان کے گدی نشین جناب میاں فتح محمد صاحب قادری جو حال موجود ہیں ان کو گدی نشینی سنبھالنے کے بعد کئی سالوں تک دیکھا نہ تو انہوں نے جلالپور پیر والہ میں میلاد منایا اور نہ جلوس نکالا اور نہ کسی ایسے جلوس کی قیادت کی۔ جلالپور پیروالہ کی تاریخ میں پہلے پہل جس نے میلاد منایا اور جلوس نکالا اور اس کی اول اول قیادت کی وہ تھے حکیم محمد ابراہیم بریلوی صاحب (جواب فوت ہو چکے ہیں) جن کی مسجد شریف، حافظ فتح محمد صاحب کی مسجد کے تھوڑا آگے بجانب مشرق گلی میں واقع ہے جو مسجد حکیم صاحب والی مشہور ہے۔ یہ حکیم صاحب بچوں کو ناظرہ قرآنِ مجید پڑھاتے تھے انہوں نے میلاد کا پہلا جلوس جب نکالا، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جب میں مدرسہ دار الحدیث محمدیہ واقعہ جامع مسجد اہلحدیث جہانشاہ والی جلالپور پیروالہ محلہ خواجگان، میں پڑھتا تھا تو میں نے دیکھا کہ حکیم صاحب مذکور بیس پچیس طلباء کے آگے میلاد کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے مسجد اہلحدیث مذکور کے سامنے سے نعرہ بازی کرتے ہوئے گزرے، اس میں نہ میاں فتح محمد صاحب قادری تھے اور نہ ان کے چھوٹے بھائی جناب میاں بشیر احمد قادری اور نہ کوئی دوسرا بریلوی جماعت کا مذہبی آدمی شریک جلوس نظر آیا۔ صرف حکیم مذکور آگے آگے اور بیس تیس طلباء ان کے پیچھے پیچھے تھے یہ جلوس مرکزی جامع مسجد اہلحدیث سے گزر گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ نعیمیہ لاہور کے مہتمم محمد حسین کو کیا کہو گے

سوم: آپ اپنے مفتی نعیمی جناب محمد حسین صاحب جو جامعہ نعیمیہ لاہور کے مہتمم کو کیا کہو گے جنہوں نے یہ بیان دیا ہے کہ عاشورا اور بارہ ربیع الاول کے جلسے اور جلوس یادگاروں کے سلسلے میں نکالے جاتے ہیں اور یہ مذہبی نقطہ نظر سے نہ فرض ہیں نہ واجب بلکہ ان کو نکالا جانا مستحسن ہے، انہوں نے کہا کہ ہر وہ کام جس سے کسی نقصان کا احتمال ہو اس پر پابندی لگا دینا ضروری ہے انسانیت کو قتل عام سے بچانے کیلئے مستحسن چیزوں کو ترک کیا جا سکتا ہے، ایسے جلوس دیگر اسلامی ممالک میں اس لئے نہیں نکالے جاتے کہ یہ دین کا حصہ نہیں ہیں آج کے حالات میں یہ ضروری ہے کہ ایسے جلوسوں پر فوری پابندی عائد کر دی جائے (روزنامہ جنگ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء) یعنی مفتی محمد حسین صاحب فرماتے ہیں کہ (یہ میلاد کے جلوس) دین کا حصہ نہیں ہیں الخ۔ ہم یہ بات جب کرتے ہیں تو میلادی لوگ اس کو برا مناتے ہیں اور میلاد دشمنی گردانتے ہیں یہی بات جب ان کے مفتی نعیمی صاحب نے کہہ دی ہے پتہ نہیں ان کو یہ میلادی لوگ کیا القاب دیں گے۔

جن علماء نے میلاد پر کتابیں لکھی ہیں وہ کیسے ہیں

سعیدی (تنبیہ: ۳): وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر متوفی ص: ۷۷۴ھ نے مولد رسول یعنی میلاد رسول کریم پر کتاب لکھی اور غیر مقلدوں کے امام علامہ ابن جوزی حنبلی نے المیلاد النبوی اور نواب (صدیق حسن) آف غیر مقلد نے الشمامۃ العنبر یہ مولد خیر البریہ اور دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ نے فیصلہ ہفت مسئلہ اور تھانوی دیوبندی نے نشر الطیب اور وہابیوں کے نزدیک معتبر امام حافظ ابن حجر مکی نے نعمۃ الکبری اور حافظ جلال الدین سیوطی نے حسن المقصد فی عمل المولد اور علامہ سید احمد مالکی مدرس حرم نے حول الاحتفال اور دیگر مستند علماء کرام نے میلاد شریف کی تعریف میں کئی کتابیں اور رسالے لکھے ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات گمراہ بدعتی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۲۹)

جنہوں نے صرف پیدائش پر صحیح احادیث سے کتابیں لکھی ہیں وہ بدعتی نہیں

محمدی: میلادنبوی (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش) کے حالات صحیحہ لکھنا یا کتاب میں ولادت شریف کا ذکر کرنا، عین دین اسلام اور محبت رسول ہے۔ شرط یہ ہے کہ کتاب کا مواد احادیث صحیحہ پر مشتمل ہو جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں نے ایسی رطب و یابس مواد پر مشتمل کتابوں پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے جو انہوں نے الشمامۃ العنبریہ میں لکھا ہے جس کی عبارت پہلے کسی مقام پر لکھی جا چکی ہے تاہم جنہوں نے ایسی کتابیں لکھی ہیں جن میں حالات ثابت شدہ از روایات صحیحہ مندرج ہیں، انہوں نے صرف پیدائش کے حالات لکھے ہیں میلاد منانے کا اثبات نہیں کیا وہ نہ گمراہ ہیں اور نہ بدعتی۔

ہاں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھی ہیں جن میں روایات ضعیفہ، موضوعہ غیر صحیحہ سے عید میلاد منانے کو کشید کیا ہے جیسے سعیدی، کاظمی وغیرہ وہ کتابیں حقائق سے دور اور کوسوں دور اور ایسے لوگ بدعتی اور گمراہ ہوں تو کوئی تعجب نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ میں ہے فی الواقع نفس ذکر ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی منکر نہیں ہوسکتا بلکہ وہ مندوب اور مستحسن ہے مگر بوجہ الحاق امور نامشروعہ جیسا کہ زمانہ حال ہے بدعت حرام ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیجئے مگر جیسا کہ قرون ثلاثہ میں تھا کہ نہ مروجہ مجلس مولود منعقد ہوتی تھی نہ ذکر ولادت پر قیام ہوتا تھا ہم سب مامور کئے گئے ہیں اتباع سلف صالحین پر نہ کہ اتباع خلف پر الخ (فتاویٰ رشیدیہ ص: ۲۳۵) فتاویٰ مذکورہ میں آگے بزرگان حنفیہ مالکیہ شافعیہ کے اقوال لکھے ہیں چنانچہ ہم کسی موقعہ پر اس فتاوی سے ان اقوال کو نقل کر آئے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ کے صفحات ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸ دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں البتہ اس مقام پر فتویٰ اعلیٰ حضرت احمد رضا نقل کر دینا مناسب ہے۔

نقل فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب درباره میلاد شریف

فتویٰ در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ از باب الخطر ص: ۱۹۴، ۲۹۴، ۳۹۴ موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری

استفتاء اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوف تحیۃ الی یوم التناد میں جو شخص مخالف شرع مطہر مثلاً تارک صلوٰۃ شارب خمر ہو ڈاڑھی کترواتا یا منڈواتا ہو، مونچھیں بڑھاتا ہو، بے وضو بے ادبی گستاخی سے بروایات موضوعہ تنہا یا دو چار آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر مولود پڑھتا یا پڑھاتا ہو اگر کوئی مسئلہ بتائے تنبیہ کرے تو استہزاء و مزاح کرے بلکہ اپنے مقتدیوں کو حکم دے کہ ڈاڑھی منڈوانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں کیونکہ جیسے ان کے رخسار صاف صاف ہوتے ہیں ایسے ہی ان کے دل مثل آئینہ کے صاف وشفاف ہیں ایسے شخص سے مولود پڑھوانا یا اس کو پڑھنا یا ممبر و مسند پر تعظیماً بٹھانا۔ بانی مجلس و حاضرین و سامعین کا ایسے اشخاص کو بوجہ خوش آوازی کے چوکی پر مولود پڑھنے بٹھانا ناجائز ہے یا نہیں اور ایسے آدمی سے رب العزت جل مجدہ اور روح حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش ہوگی یا ناخوش اور پروردگار عالم ایسی مجلس سے خوش ہو کر رحمت نازل فرماتا ہے یا غضب۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان محافل میں تشریف لاتے ہیں یا نہیں اور حاضرین محافل کے مستحق رحمت ہیں یا غضب۔ بینوا من الکتاب توجروا عند رب الارباب

جواب: افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق وفاجر، مستحق عذاب نیران وغضب رحمان اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت وہوان۔ خوش آوازی خواہ کسی علت نفسانی کے باعث ہو، اسے مجرد مسند پر کہ حقیقت مسند حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے تبیین الحقائق ومنح اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعین وطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہ میں ہے۔ فی تقدیم الفاسق تعظیمہ وقد وجب علیہم اھانتہ شرعا ۔(فاسق کو بڑھانا دراصل اس کی تعظیم کرنا ہے حالانکہ ان پر شرعاً اس کی اہانت واجب ہے)۔روایت موضوعہ پڑھنا بھی حرام ہے سننا بھی حرام ایسی مجالس سے اللہ عزوجل اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کمال ناراض ہیں، ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پاکر بھی حاضر ہونے والے سب مستحق غضب الٰہی ہیں یہ جتنے حاضرین ہیں سب وبال میں جدا جدا گرفتار ہیں، اوران سب کے وبال کے برابر اس پڑھنے والے پر وبال ہے اور اپنا گناہ خود اس پر علاوہ اوران حاضرین اور قاری سب کے وبال کے برابر ایسی مجلس کے بانی پر ہے اور اپنا گناہ خود اس پر طرہ مثلاً ہزار شخص حاضرین مذکور ہیں تو ان پر ہزار گناہ اور اس کذاب (جھوٹے) قاری پر ایک ہزار ایک گناہ اور بانی پر دو ہزار دو، ایک ہزار حاضرین کے اور ایک ہزار ایک اس قاری کے اور ایک (گناہ) خود اپنا، پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوگا بلکہ جس قدر روایات موضوعہ جس قدر کلمات نامشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت کلمہ پر یہ حساب وبال وعذاب تازہ ہوگا مثلاً فرض کیجئے کہ ایسے سو کلمات مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو ان حاضرین میں سے ہر ایک پر سو سو گناہ اس قاری وعلم دین سے عاری (خالی) پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور بانی پر دو لاکھ دو سو۔ وقس علی ہذا (اس پر قیاس کرتے جاؤ۔محمدی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلك من اجورھم شیئا ومن دعی الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلك من آثامھم شیئا رواہ الائمۃ احمد مسلم والاربعۃ عن ابی ھریرۃ.

کہ جس نے ہدایت کی طرف بلایا تو اس کیلئے اس قدر اجر ملے گا جس قدر پیروی کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کو ملے گا اوران کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جو شخص کہ گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو اس قدر گناہ ملے گا جتنا کہ اس کی پیروی کرنے والوں کو گناہ ملے گا اوران کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی، اس کو امام احمد، مسلم اور چاروں ائمہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاک ومنزہ ہیں اس سے کہ ایسی ناپاک جگہ تشریف فرما ہوں البتہ وہاں ابلیس شیاطین کا ہجوم ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین (فتاویٰ رشیدیہ ص:۳۴۵،۳۴۶،۲۴۷)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کیا ملک مظفر اور ابن دحیہ مجرم نہیں؟

سعیدی (تنبیہ نمبر ۴):......جس کو ان کے امام حافظ ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ ابن خلکان کے حوالہ سے بے جرم قرار دیں، یہ اس مرد مومن پر بہتان باندھتے ہیں۔ سچ ہے کہ آئینہ میں اپنا منہ نظر آتا ہے یا بیچاری نے اپنے وارثوں پر راز فاش کر دیا ہوگا اس لئے وہ آج تک چیختے چلاتے پھرتے ہیں آخر کچھ تو ہے کہ چھٹی صدی والا پندرھویں صدی تک بھی نہ بھول پایا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۲۹)

محمدی۔ اول: امام ابن تیمیہ جس کو علامہ حافظ ذھبی نے شیخ الاسلام علامہ، حافظ، فقیہ، مجتھد، مفسر، علم الزہاد، نادرۃ العصر کے القابوں سے یاد فرمایا ہے (تذکرۃ الحفاظ طبقہ: ۱۲ جلد چار) جس کی تعریف حافظ ابن قیم حافظ عبدالہادی رحمہم اللہ کریں اور جس کو یہ لوگ بے جرم قرار دیں یہ بدعتی لوگ اس مرد مومن ابن تیمیہ پر طرح طرح کے الزام لگائیں اور بہتان باندھیں۔ سچ ہے کہ آئینہ میں اپنا منہ نظر آتا ہے یا بیچاری نے اپنے وارثوں پر راز فاش کر دیا ہوگا اس لئے وہ آج تک وہ چیختے چلاتے پھرتے ہیں آخر کچھ تو ہے کہ ساتویں صدی والا پندرھویں صدی تک بھی نہیں بھول پایا، یہ تو گنبد کی صدا ہے جیسی کہو گے ویسی سنو گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم: غالباً سعیدی بریلوی میلادی کی مراد اس مرد مومن سے یا تو ملک مظفر کوکبری ہے یا وہ جس نے اس ملک شاہ سے میلاد پر کتاب لکھ کر جیب گرم کر لی تھی، ان دونوں کے متعلق حقیقت پہلے لکھ دی گئی ہے مختصر یہ کہ بادشاہ فضول خرچ عیاش اور اس کی ہاں میں ہاں ملانے والا مولوی ابن وحیہ فریبی مکار اور جھوٹا آدمی تھا۔

سوم: چھٹی صدی والے اس مرد مومن ابن وحیہ کو پندرھویں صدی والے لوگ اس لئے نہیں بھولے کہ چھٹی صدی والوں کے ساتھ اس نے جو چالاکیاں کیں اور ان کے ساتھ مسکر و فریب جو کیا اس لئے انہوں نے اس کو فراڈی مکار محدثین کا دشمن کذاب بے باک ایسا تذکرہ کیا ہے اور ہم تک اس کے حالات پہنچے تو کیا اس کے باوجود ہم اس کو صادق، ثقہ امین دیانتدار تسلیم کر لیں فقط اس بنا پر کہ اس نے میلاد پر کتاب جو لکھ ڈالی ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رایت الناس مجتمعین علی کذبه وضعفه (لسان المیزان ج: ۴، ص: ۲۹۵) کہ میں نے لوگوں کو ابن وحیہ (سعیدی صاحب کے مرد مومن) کے جھوٹے اور ضعیف ہونے پر متفق پایا ہے۔

نہ خوف خدا نہ شرم نبی　　یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کیا اللہ تعالیٰ میلاد پاک کرنے اور خوشی کے اظہار کرنے سے روکا ہے؟

سعیدی (تنبیہ نمبر 4): ذکر میلاد کے دشمن سے پوچھو کیا اللہ نے میلاد پاک کا جلسہ کرنے و جلوس نکالنے اور خوشی کا اظہار کرنے سے منع کیا ہے؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ وہ فرماتا ہے: افعلوا الخير، وما تفعلوا من خير فان الله به عليم ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم۔ یعنی اچھے کام کیا کرو، ان کا ثواب ملے گا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ آپ نے اور آپ کے اصحاب اہل بیت نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میلاد منایا ہے۔ (کمامر)۔

کیا اللہ اور اس کے رسول نے ان بیس سے زائد باتوں سے روکا ہے؟

محمدی۔ اول: سنت کے دشمن، میلادی بدعتی سے پوچھو کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے اذان کے اندر حی علی خیر العمل کے الفاظ کہنے سے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم کیوں نہیں کہتے۔ اذان کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کہنے اور ملانے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم میلادی لوگ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کیوں نہیں کہتے۔ اذان کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ دو دفعہ کہنے سے اللہ و رسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم اس کار خیر کو دو دفعہ کیوں نہیں کہتے۔ جنازہ غائبانہ پڑھنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم اس کار خیر (نمازِ جنازہ) کو کیوں نہیں ادا کرتے۔ دوبارہ نماز جنازہ سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم اس کار خیر کو دوبارہ کیوں نہیں کرنے دیتے۔ اذان کے اندر اشھد ان امیر المومنین وامام المتقین علیا ولی اللہ الخ کہنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں تو پھر تم اس کار خیر سے آج تک کیوں محروم ہو۔ مغرب کی اذان کے بعد جماعت سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم آج تک اس کار خیر سے کیوں محروم ہو۔ جبکہ صحابہ کرام یہ دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ عیدین سے پہلے یا پیچھے، عیدگاہ کے اندر اللہ ورسول نے دوگانہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم آج تک اس کار خیر سے کیوں محروم ہو۔ عیدین کی جماعت کیلئے اذان اور اقامت کے الفاظ کہنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم اس کار خیر سے آج تک محروم کیوں ہو۔ اذان ترجیع کہنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک اللہ ورسول کیلئے شہادت دوبارہ کہنے کی خیر سے کیوں محروم ہو جبکہ صحابی رسول حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اس کارخیر کو اپنی زندگی میں کہتا رہا۔ امام ومقتدی کو اللہ ورسول نے نماز جہری میں آمین بالجہر سے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز تو تم آج تک اس سے محروم کیوں ہو۔ مرد مسلمان کو نماز کے اندر سینہ پر ہاتھ باندھنے سے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم آج تک اس سے محروم اور مانع کیوں ہو۔ نماز جنازہ کے اندر خالص دعا مانگنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم آج تک میت کو اس کارخیر سے محروم کیوں کر رکھا ہے۔ فرائض کی رکعتوں مثلاً مغرب کی نماز کے اندر چوتھی رکعت ملا کر ادا کرنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم آج اس زیادتی خیر سے محروم کیوں ہو۔ فرائض میں بجائے سبحانك اللهم کے اللهم باعدبيني وبين خطاياي الخ پڑھنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم آج تک اپنے لئے طلب خیر سے کیوں محروم ہو، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرائض میں یہ دعائیہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم پھر اس وقت قنوت پڑھنے سے کیوں روکتے ہو۔ عیدین کی زوائد تکبیرات ۱۲ عدد کہنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم آج تک اس خیر سے کیوں محروم ہو۔ سحری کی اذان دینے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر تم اس کارخیر سے آج تک کیوں محروم ہو جبکہ یہ اذان سحری زمانہ نبوی میں ہوا کرتی تھی۔ نماز جنازہ کے اندر سورت فاتحہ پڑھنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم آج تک اس کارخیر سے محروم کیوں ہو۔ نماز جنازہ کی تکبیرات کے وقت رفع الیدین کرنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا ہے؟ ہرگز نہیں تو پھر تم تکبیرات عیدین کے رفع یدین کی اس کارخیر سے محروم کیوں ہو جبکہ ان دونوں موقعوں پر صحابہ کرام سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ تشہد اول میں عبدہ ورسولہ کے بعد درود شریف پڑھنے سے اللہ ورسول نے منع فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو تم آج تک میلاد والے کی ذات بابرکات پر درود پڑھنے کی خیر سے محروم کیوں ہو۔ سجدہ تلاوت خیر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے پندرہ سجدے صحابہ کرام کو بتائے ان میں سورت حج کے دو سجدے بھی تھے (ابوداؤد، ابن ماجہ مشکوٰۃ) مگر آج تک یہ میلادی حضرات سورت حج کے اس دوسرے سجدہ سے کنی کتراتے ہیں۔ تو جب بقول سعیدی میلاد منانے سے خدا اور رسول نے منع نہیں فرمایا لہٰذا میلاد منانا چاہئے تو اسی اصول کے تحت ہم کہتے ہیں کہ جب خدا اور رسول نے ان موقعوں پر ان کاموں سے منع نہیں فرمایا تو انصاف کا تقاضا تو یہ ہے اس سعیدی میلادی کو یہ سب کام کرنے چاہئیں تاکہ سعیدی پر الزام نہ آئے کہ دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو۔ الخ۔

کیا صرف میلاد ہی خیر کا کام ہے؟

دوم: اس سعیدی میلادی سے پوچھیں کہ میلادیوں کے نزدیک صرف میلاد منانا ہی خیر ہے یا یہ کام بھی خیر میں شامل ہیں، ہم کہتے ہیں کہ بظاہر یہ بھی اسی طرح خیر ہیں جس طرح میلادیوں کی نظر میں میلاد منانا خیر ہے مگر میلاد کا منانا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اہل بیت سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں اور ایسی جھوٹ کی نسبت کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے فرما رکھا ہے: لعنة الله على الكاذبين۔ ہاں ان اکیس کاموں میں بہت سے کام ایسے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب اہل بیت کیا کرتے تھے مگر سعیدی میلادی کے نزدیک یہ خیر کے کام نہیں۔ میلادیوں کا قانون ہی علیحدہ ہے کہ جو جی میں آیا اس کو کار خیر بنا لیا اور جو خیر کے کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب سے ثابت ہیں وہ ان کے نزدیک خیر نہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے۔

کیا صحابہ کرام کے تین کام خیر نہیں تھے؟

سوم: بات ہو رہی ہے خیر کی، تین صحابہ کرام نے تین کام خیر کے سمجھ کر کرنے کا وعدہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خیروں کا خیر ہونے سے انکار فرمادیا لہٰذا ثابت ہوا کہ جو جو خیر کے کام بدعتی لوگ سمجھ کر کرتے ہیں جب تک ان کی خیر ہونے کی تصدیق عدالت نبوی سے نہ ہو جائے وہ فقط کسی کے خیر سمجھنے سے خیر نہیں ہو جاتے لہٰذا میلاد بھی ایسی خیر ہے جس کی تصدیق عدالت نبوی سے نہیں ہوئی لہٰذا میلاد منانا خیر نہ ہوا۔

کیا تابعین، آئمہ محدثین ومفسرین میلاد کرتے تھے

سعیدی: تابعین چاروں، امام اور محدثین ومفسرین بھی ذکر میلاد کرتے سنتے آئے ہیں اور اپنے اپنے طریقے کے مطابق اس کو مناتے رہے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ و رسول کریم وصحابہ کرام و آل اطہار و اولیاء اللہ کے ماننے والے اس ذکر پاک کے انعقاد سے کبھی منہ نہ موڑیں گے۔ غیر مقلدوں کے امام ابن جوزی فرماتے ہیں میلاد منانے والے سارا سال امن وامان میں رہتے ہیں اور رحمتوں و برکتوں کا ان پر نزول ہوتا ہے (المیلا دالنبوی) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص: ۳۰)

محمدی ۔ اول: فرائض وواجبات، سنن ونوافل ومستحبات کے ادا کرنے کے طریقے شریعت خود بتاتی ہے اگر میلاد منانا بھی فرض، واجب سنت مستحب ہوتا تو اس کے منانے کا طریقہ بھی شریعت بتاتی، فقہ حنفی میں اس کے منانے کا طریقہ نہیں لکھا چونکہ میلاد منانا نہ فرض نہ واجب نہ سنت نہ مستحب ہے اس لئے شریعت اور فقہ میں اس کے منانے کا بیان نہیں ہے۔ سعیدی میلادی نے اپنی دبی زبان سے یہ اقرار کرلیا کہ تابعین، چار ائمہ، محدثین مفسرین اپنے اپنے طریقے کے مطابق مناتے تھے گویا یہ میلاد منانا نہ فرض ہے نہ سنت نہ واجب ہے نہ مستحب کیونکہ اگر میلاد واجب وفرض وسنت مستحب ہوتا تو دیگر فرائض وواجبات سنن ونوافل اور مستحبات کی طرح لوگوں کے اپنے اپنے طریقے نہ چلتے بلکہ طریقہ رسول طریقہ اصحاب طریقہ آل اطہار کو اپناتے اور میلاد منانے کا طریقہ چاروں فقہوں میں ہوتا کہ میلاد منانے کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے جیسے جمعہ وعیدین کا ایک وقت ہوتا ہے، اگر اس دن عید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میلاد نہ منائی جاسکے مثلاً بارش ہو جائے تو پھر دوسرے دن منانا چاہئے (جیسے عیدین کے متعلق حدیث وفقہ میں لکھا موجود ہے) اس کیلئے جلوس نکالنے کی جگہ کون سی ہے۔ مسجد، مدرسہ، بازار، میدان، اس کی تعیین ہوتی کہ جیسے عیدین کیلئے عیدگاہ یا مسجد مقرر ہے۔ اس میں دوگانہ، نماز عیدین کی طرح کیوں نہیں ہے، عیدین کی طرح راستہ بدل ہے کہ نہیں، عیدین کی ادائیگی کے وقت اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد کہنا مسنون ہے، عید میلاد کیلئے یہ کہنا چاہئے کہ نہیں۔ اس کی وضاحت ہوتی یا کوئی دوسرے الفاظ مثلاً جشن عید میلاد النبی زندہ باد کے کہنے کی وضاحت ہوتی یا نعرہ رسالت نعرہ حیدری نعرہ خلافت وغیرہ۔

فقہ کی کتابوں اور حدیث کی کتابوں میں یہ عنوان باندھا جاتا۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور ائمہ اربعہ کے اقوال وافعال بیان کئے جاتے لہذا میلاد منانے کی جو نسبت تابعین ائمہ اربعہ کی طرف کی گئی ہے یہ غلط ہے، ان کی طرف یہ صاف جھوٹ لکھا ہے بلکہ سلف صالحین صحابہ تابعین ائمہ اربعہ محدثین کے متعلق کسی حد تک وضاحت پہلے آچکی ہے کہ ان کے دور میں یہ بدعت نہیں تھی، یہ بدعت ۷۰۰ کی پیداوار ہے۔

کیا میلاد منانے سے سارا سال امن رہتا ہے؟

ابن جوزی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے لکھا کہ میلاد منانے سے سارا سال امن امان رہتا ہے، سردست میں اس نقل کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرے پاس یہ کتاب موجود نہیں مگر کم از کم ہمارے دور میں یہ معاملہ الٹ ہے کیونکہ جب سے حکومت نے میلاد منانے کی سرپرستی قبول کی ہے اس وقت سے ملک میں امن امان کا مسئلہ بگڑتا جا رہا ہے، قتل وغارت، لوٹ مار عام ہوتی جا رہی ہے اخبارات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مزید یہ کہ اس سال بھی حکومت اور عوام نے زور شور دھوم دھام سے میلاد منایا مگر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خونریزی رکی نہ ڈاکہ زنی ختم ہوئی اور نہ دیگر لوٹ مار کے کاروبار رکے بلکہ میلاد کے مہینہ کے بعد ساتویں ماہ ماہ رمضان میں اسلام آباد، مظفر آباد، راولہ کوٹ، بالا کوٹ وغیرہ میں جو زلزلہ آیا اس نے تو امن امان کی ساری صورت حال بگاڑ کے رکھ دی، الامان والحفیظ۔ رحمتوں برکتوں کے نزول کے بجائے تباہی و بربادی کا نزول ہوا۔

خود میلادیوں کے نزدیک میلاد کی حیثیت میں اختلاف

نیز خود میلادیوں بریلویوں کے ہاں میلاد کی حیثیت میں بھی اختلاف ہے ایک صاحب اسے واجب قرار دیتے ہیں چنانچہ مولوی دیدار علی صاحب اپنی کتاب اصول الکلام فی بیان المولد والقیام ص: ۵۸ میں لکھتا ہے کہ میلاد سنت اور واجب ہے مگر یہی مولوی دیدار علی اسی کتاب کے ص: ۱۵ پر پہلے لکھتا ہے کہ میلاد شریف کا سلف صالحین سے قرون اولی میں کوئی ثبوت نہیں یہ بعد میں ایجاد ہوئی (اصول الکلام ص: ۱۵، بحوالہ البریلویت اردو ص: ۲۱۷ عربی ص: ۱۲۴) بھلا جو عمل سلف صالحین میں نہ ہوا ہو وہ سنت اور واجب کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ سنت وواجب کی تعریف ہدایہ میں یہی لکھی گئی ہے کہ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔

مفتی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتا ہے محض میلاد شریف منعقد کرنا اور ولادت پاک کی خوشی منانا اس کے ذکر کے موقعہ پر خوشبو لگانا گلاب چھڑکنا، شیرین تقسیم کرنا غرضیکہ خوشی کا اظہار جس جائز طریقے سے ہو وہ مستحب ہے اور باعث برکت، آج بھی اتوار کو عیسائی اس لئے عید مناتے ہیں کہ اس دن دستر خواں اترا تھا اور حضور کی تشریف آوری اس مائدہ سے کہیں بڑھ کر نعمت ہے لہٰذا ان کی ولادت کا دن بھی یوم العید ہے (جاء الحق ص: ۱/۲۳۱ بحوالہ البریلویت اردو ص: ۲۱۸ عربی ص: ۱۱۵) اور یہی گجراتی مولوی مفتی لکھتا ہے۔ اگر کوئی واجب سمجھے تو اس کا یہ سمجھنا بہت برا ہوگا (جاء الحق) حالانکہ مستحب کے متعلق فقہ حنفی میں لکھا ہوا ہے ومستحبه وهو ما فعله النبي مرة وتركه اخرى و ما احبه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلف (درمختار ج:اول ص، بحث مستحبات وضو) کہ مستحب وہ کام ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑا ہو اور جس کو سلف صالحین اچھا جانتے ہوں۔آپ پہلے پڑھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین اور سلف صالحین میلاد نہیں مناتے تھے اور فقہ حنفی میں ہے کہ جب سنت اور بدعت کا حکم لگانے میں شک ہو جائے تو ایسے کام کو چھوڑنا بدعت پر عمل کرنے سے بہتر ہے (ردالمحتار ج:۱، ص:۴۷۵) اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترك السنة راجحا علی فعل البدعة۔

اور واجب کے متعلق ہدایہ میں لکھا ہوا ہے کہ واجب وہ کام ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہمیشہ کیا ہو اور کبھی بھی اس کا ترک کرنا ثابت نہ ہو۔

حالانکہ علماء تو بیان کرتے ہیں کہ میلاد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ایک بار بھی نہیں منایا، تابعین چاروں ائمہ اور محدثین کے ذکر میلاد کی حقیقت پہلے بالوضاحت بیان کر آیا ہوں۔

سعیدی: حضرت الشیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ جن کو دیوبندیوں غیر مقلدوں نے اپنا مقتدا و پیشوا تسلیم کیا ہے وہ بارگاہ الوھیت میں عرض کرتے ہیں۔اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں......البتہ ایک عمل تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقعہ پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں، اور نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہو؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہیں جائے گا بلکہ یقینا تیری بارگاہ میں قبول ہوگا، اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی (اخبار الاخیار اردو ص:۶۲۴) (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی۔اول: اگر یہ اقرار نامہ محدث دہلوی کا لفظ بلفظ انہیں کا ہے اور اس میں سعیدی کشید بھی نہیں ہے (کیونکہ فی الحال میرے پاس یہ کتاب موجود نہیں ہے۔محمدی) تو پھر اس سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ دہلوی، نماز، روزہ، حج وزکوۃ وغیرہ کو جوفرائض ہیں ان کو آپ ادا نہیں فرمایا کرتے تھے اور اگر نماز بھی ادا بھی کرتے تھے تو اتنی عاجزی اور انکساری اور خلوص کے ساتھ ادا نہیں کرتے تھے ہاں آپ صرف یہ میلاد اور درود وسلام والا عمل ایسا کرتے تھے اس لئے فرماتے ہیں کہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کی دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں الخ یا پھر یہ مطلب ہے کہ نماز وروزہ حج زکوۃ صدقات والدین کے ساتھ حسن سلوک ہمسایہ سے اچھا سلوک وغیرہ وغیرہ بھی کیا کرتا ہوں مگر ان کی حیثیت میرے نزدیک یہ ہے کہ ان کو تیری دربار میں پیش کرنے کو لائق نہیں سمجھتا کیونکہ یہ تو ہیں خدا اور رسول کے بتائے ہوئے طریقے وسلیقے۔میرے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے، میرے نزدیک جس کام کی اہمیت ہے جس کو میں آپ کی دربار میں پیش کر کے فخر محسوس کررہا ہوں وہ ہے میرا ذاتی کردار جس میں قرآن وسنت کی طرف سے رہنمائی حاصل نہیں ہے، یہ میرا ذاتی عمل ہے میں نے ہی اس کو بدعت حسنہ سمجھ کر ادا کیا ہے گویا محدث دہلوی کے نزدیک نماز روزہ، حج زکوۃ صدقہ خیرات والدین کے حقوق ہمسایوں کے حقوق، حسن اخلاق اقرباء کے حقوق کی پاسداری، اتنی اہمیت نہیں رکھتے جن کا حکم کتاب وسنت میں واضح انداز میں موجود ہے، ان کے نزدیک اہمیت اس کام کی ہے جس کا حکم نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ صحابہ کرام نے نہ تابعین نہ تبع تابعین نے دیا نہ اہل بیت اطہار نے دیا نہ فقہاء محدثین نے دیا۔اپنی خواہش سے ایک عمل کیا اور اس پر عمل کر کے اللہ کی دربار میں پیش کردیا اور آرزو یہ کہ میرا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی دربار میں قبول ہوگا۔

مگر اس کے مقابلہ میں زمانہ نبوی کا ایک عمل اور اقرار نامہ کتب احادیث بخاری شریف ص: ۷۵۷ ج دوم میں موجود ہے کہ خانہ ساز عمل (جیسا کہ محدث دہلوی نے خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساز عمل پیش کیا ہے) طے کر کے اپنا اقرار نامہ ازواج مطہرات کو تین اصحاب نے پیش کیا تھا کہ ایک آئندہ ساری زندگی ہمیشہ روزہ سے رہے گا دوسرا ساری زندگی ہر رات قیام کرتا رہے گا سوئے گا نہیں، تیسرا ساری زندگی نکاح شادی نہیں کرے گا گویا یہ تین اشخاص محدث دہلوی کی طرح اپنے اس اقرار نامہ پر خوش و خرم ہو کر چلے گئے کہ ہمارے یہ عمل اللہ ورسول کے نزدیک قبول ہوں گے۔ اللہ ورسول ضرور خوش ہوں گے اور اپنی رضا کا ٹکٹ ہمیں عطا فرمائیں گے، مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب اسوہ حسنہ نے یہ اقرار نامہ سنا تو خوش ہونے کے بجائے الٹا ان پر ناراض ہو گئے اور ان کو بلوا کر ان کے اقرار نامے کی خرابی بیان فرمائی کہ یہ اقرار نامہ یہ عمل یہ حسن نیت اپنی جگہ تمہیں اچھا لگا ہے مگر ضروری نہیں کہ تمہارا پسندیدہ اور خود ساختہ عمل اور حسن نیت اللہ ورسول کے ہاں بھی اچھا عمل ہو، تمہارے اقرار اور حسن نیت میں ایک خرابی ہے کہ جس کی وجہ سے تمہارے یہ اعمال اور تمہاری یہ حسن نیت اللہ ورسول کے ہاں قبول نہیں وہ ہے میری سنت کی خلاف ورزی تو اس اقرار نامہ کے مطابق اگر تم نے یہ عمل کیا تو تم اسوہ حسنہ محمدی کے خلاف عمل کرنے والے بن جاؤ گے اور تم کو اللہ ورسول کی رضامندی حاصل نہیں ہوگی اور آخرت میں اس عمل سے سرخروئی نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تم سب کیلئے اسوہ حسنہ (نمونہ) بنا کر بھیجا ہے تم میں سے کسی کو یہ مقام حاصل نہیں کہ جو تم کرو کہو وہ اللہ کی رضا سمجھی جائے ہاں میں جو کروں جو کہوں وہ اللہ کی رضا کے کام ہوں گے کہ میرے پاس اللہ کا کنکشن (وحی) موجود ہے وہ ہر وقت میرے ساتھ رابطہ کئے ہوئے ہے اور مجھے بتاتے رہتے ہیں، میں اپنی مرضی سے نہیں بولتا، اس کی وحی سے بولتا ہوں، دیکھو میرا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے ہے کہ میں ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں ان کے علاوہ باقی مہینوں میں کبھی روزہ دار ہوتا ہوں اور کبھی افطار میں، اور رات کے وقت نفلی عبادت کرتا ہوں مگر ساری رات نہیں، کچھ حصہ سوتا ہوں اور کچھ حصہ اٹھ کر قیام کرتا ہوں نفل پڑھتا ہوں، میں نے شادیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہوئی ہیں یہ ہے میری سنت یہ ہے میرا اسوہ حسنہ آگے فرمایا: فمن رغب عن سنتي فليس مني کہ جو میرے طریقہ اور میری سنت کی پروانہ کرے اور اس کو حقیر جانے، قلیل جانے اور میری سنت کو معمولی حیثیت دے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی مکمل رضا اور آخرت کی سرخروئی کا مکمل سبب نہ سمجھے اور اپنے بنے بنائے عملوں، چاہتوں اور حسن نیتوں کو فوقیت دے، وہ میرے تعلق داروں سے نہیں، میرا تعلق دار وہ ہے جو میرے فرمان میرے طریق میری سنت کو پسند کرے اور میری سنت کو کافی سمجھے۔

نبی ﷺ کی تشریف آوری کے وقت تعظیماً کھڑے ہونا جائز نہیں ہے۔

دوم: درود وسلام نماز کے اندر پڑھنے کو اہلحدیث فرض اور قبولیت نماز اور قبولیت دعا کیلئے شرط اور ضروری سمجھتے ہیں مگر سنت کے مطابق، ہاں میلاد مناتے وقت یا بعد آپ کی تشریف آوری سمجھتے ہوئے تعظیماً کھڑے ہو کر آپ پر درود وسلام نہیں پڑھتے کیونکہ یہ طریق آپ کے بتائے ہوئے اسوہ حسنہ کے خلاف ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اپنی زندگی میں تعظیماً قیام کرنے (کھڑے ہونے) سے منع فرمایا ہے:

عن ابی امامة قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی عصا فقمنا له فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضه بعضا۔ (ابوداؤد مشکوۃ ص: ۴۰۳)

کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کے سہارے ایک دن باہر تشریف لائے تو ہم آپ کیلئے کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عجمی لوگوں کی طرح کھڑے نہ ہوا کرو کیونکہ وہ ایک دوسرے کی تعظیم اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راؤہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ ذلک۔

(ترمذی حسن صحیح مشکوٰۃ ص: ۴۰۳)

کہ صحابہ کرام کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات برکات تھی (مگر) صحابہ کرام جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے کہ تشریف لا رہے ہیں آپ کیلئے (تعظیماً) کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ (تعلیم نبوی) جانتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو مکروہ اور ناپسند فرماتے ہیں۔ یہ تو ہے ذاتی تشریف آوری کی بات تو پھر آپ کی روحانی تشریف آوری پر قیام کیسے جائز ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسے قیام کو کیسے قبول فرمائے گا جس قیام کو خود اسوہ حسنہ والے ناپسند فرماتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین احناف وغیرہ نے قیام میلاد النبی سے منع فرمایا ہے:

احناف نے قیام میلاد النبی ﷺ سے منع فرمایا ہے

و یقومون عند تولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویزعمون ان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی وحاضر. فزعمھم باطل بل ھذا الاعتقاد شرك قد منع الائمة عن مثل ھذا (قاضی شہاب الدین تحفۃ القضاۃ، بحوالہ فتاوی رشیدیہ ص: ۲۳۷، انوار التوحید سیالکوٹی ص: ۳۳۵) لہٰذا شیخ دہلوی کا یہ اقرار نامہ شریعت محمدیہ کے خلاف اور عمل ونظریہ صحابہ کرام وتصریحات علماء حنفیہ کے خلاف ہے۔

سوم: قاضی شہاب الدین نے شیخ دہلوی کے عمل کو قابل رد قرار دے دیا ہے اور اس عمل اور اعتقاد کو شرک بتایا ہے۔

چہارم: ہمارے نزدیک میلاد نبوی منانے والی جگہ کے مقابلہ میں وہ مقام زیادہ برکت والا ہے جہاں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں، ورنہ آپ کو کہنا پڑے گا کہ روضہ نبوی سے زیادہ برکت والی جگہیں پاکستان وہندوستان والی وہ جگہیں ہیں جہاں لوگ میلاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناتے ہیں الخ۔

پنجم: میلاد منانے کی وہ جگہ جہاں بعض اوقات روایات موضوعہ پڑھی جاتی ہیں اور سنائی جاتی ہیں ایسی جگہوں کے متعلق احمد رضا صاحب کا فتویٰ ابھی گزرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاک منزہ ہیں اس سے کہ ایسی ناپاک جگہ تشریف فرما ہوں البتہ وہاں ابلیس شیاطین کا ہجوم ہوگا الخ۔

ششم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ شر البقاع اسواقها و خير البقاع مساجدها (ابن حبان مشکوٰۃ ص:۷۱) کہ شر کی جگہ بازاریں ہیں اور خیر و برکت کی جگہیں مساجد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المدينة خيرهم (مشکوٰۃ ص:۲۳۹) کہ ان کیلئے مدینہ خیر کی جگہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا: و الله انك لخير ارض الله۔ (مشکوٰۃ ص:۲۳۸) کہ اللہ کی قسم بیشک تو (اے مکہ شریف) اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے زیادہ خیر و برکت والی جگہ ہے۔

عبدالحق دہلوی کی عبارت سے دو باتیں

سعیدی: محقق زمانہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی مندرجہ بالا دعا سے دو باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ درود و سلام۔

۲۔ محفل میلاد، یہ دونوں چیزیں اللہ کی بارگاہ میں زیادہ مقبول و محبوب ہیں۔ (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۳۲)۔

مشکوٰۃ اور تحفۃ القضاۃ سے بھی دو باتیں واضح ہوئیں

محمدی: مشکوٰۃ شریف اور تحفۃ القضاہ کی مندرجہ بالا وضاحتوں سے دو باتیں سامنے آتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ: (۱) لوگوں کا محفل میلاد میں نام سن کر کھڑے ہونا اور تشریف آوری اور مجلس میں حاضر ہونے کا گمان کرنا باطل محض ہے۔

(۲) ایسا گمان کرنا اور اعتقاد رکھنا شرک ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو اپنے لئے تعظیماً کھڑے ہونے سے منع فرمادیا تھا اور صحابہ کرام نے آپ کی اس کراہت کو سامنے رکھ کر آپ کیلئے کبھی بھی کھڑے نہ ہوتے تھے۔

لہٰذا شیخ کی پسند، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسند کے مقابلہ میں پاش پاش ہوگئی اور قاضی جی کی بات کا وزن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید سے وزنی ہوگیا گویا قاضی اور شیخ دہلوی کا تنازعہ ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ الخ۔ کہ تنازع کے وقت بات کو اللہ ورسول کی طرف لوٹاؤ۔ لہٰذا قاضی صاحب کی بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور اسوہ حسنہ نے صحیح قرار دے دیا اور دہلوی کی بات کو غلط قرار دے دیا ہے۔

ابولہب کے خواب کی حقیقت

سعیدی: بخاری شریف ج:۲، ص:۷۶۴ میں ہے کہ ابولہب کافر کو مرنے کے بعد پینے کا پانی ملتا تھا اس نے کہا: لعتاقتی ثویبه کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کیا تھا یہ پانی اسی کا صلہ ہے۔ یعنی میلاد کی خوشی میں کافر شریک ہو جائے تو اسے بھی فائدہ پہنچے (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۳۲)

محمدی۔ اول: سعیدی بریلوی پر مجھے افسوس اور ترس آرہا ہے کہ عید میلاد کے جواز میں اگر کوئی دلیل ملی ہے تو ابولہب کے عمل میں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا، جس کی ہلاکت اور بدبختی کا ذکر قرآنِ مجید میں خود رب رحمان نے اس کا نام لے کر کیا ہے۔ تبت یدا ابی لھب وتب الخ۔ حالانکہ ظاہر بات ہے کہ اس کا یہ عمل اس وقت کا تھا جب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ میں آج جس کی پیدائش ومیلاد کی خوشی میں لونڈی آزاد کررہا ہوں وہ بڑا ہوکر نبی ورسول بنے گا اور میں اس کا مقابلہ کروں گا، اس نے جو کچھ کیا وہ ایک قریبی رشتہ دار اور اپنے فوت شدہ بھائی عبداللہ کے لخت جگر کے ناطے سے کیا، اور وہ بھی صرف ولادت کے وقت صرف ایک دفعہ، دوسرے سال ولادت کے دن پھر دوسری لونڈی کو آزاد نہیں کیا۔

دوم: اس واقعہ سے استدلال تب صحیح ہوسکتا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابولہبی عمل کی تحسین فرمائی ہوتی یا صحابہ کرام اس کے عمل سے حجت پکڑتے ہوئے میلاد کو بطور عید مناتے اور وہ بھی اسی طرح اپنی لونڈیاں آزاد کرتے، خصوصاً حضرت عباس رضی اللہ عنہ جن کی طرف یہ خواب منسوب ہے وہ بیداری کے بعد اس خواب سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا سمجھتے اور اپنی زندگی میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہوئے لونڈی آزاد فرماتے۔ حضرت عروہ تابعی رحمہ اللہ جنہوں نے اس خواب کو روایت کیا ہے وہ اس واقعہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا سمجھ کر جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی میں مناتے اور لونڈی آزاد کرتے اور خود امام بخاری جس نے اس خواب کو نقل کیا ہے وہ اپنی زندگی میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل سمجھ کر مناتے اور اپنی صحیح میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا استنباط فرماتے۔ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابولہب کے عمل کے اس فائدے کی تصدیق نہیں فرمائی اور نہ اس کے عمل کو اختیار فرمایا اور صحابہ کرام خصوصاً حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسے کوئی حیثیت نہیں دی اور نہ حضرت عروہ اور نہ حضرت امام بخاری نے عید میلاد النبی منانے کی دلیل بنائی اور نہ میلاد منایا تو پھر آج سنت رسول کو چھوڑ کر طریقہ صحابہ کو چھوڑ کر اس سے منہ موڑ کر سنت ابولہبی سے استدلال عجیب نہیں؟۔ بلکہ مسلم شریف کی حدیث جس میں ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن جدعان کے بارے میں (جو ہر سال موسم حج میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہزار اونٹ ذبح کیا کرتا تھا اور ایک ہزار جوڑے پہناتا تھا اور جس نے حلف الفضول کیلئے اپنے گھر دعوت دی تھی) پوچھا جو صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا اس کو یہ عمل نفع دیں گے تو آپ نے فرمایا نہیں اس لئے کہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ اے میرے رب قیامت کے دن میری خطا معاف کرو۔ (مسلم ص:۱۱۵، ج:اول) سے بھی اس خواب کی عدم صحت یقینی طور پر ثابت ہوگئی۔

سوم: احناف کا اصول ہے کہ خبر واحد سے قرآن مجید کی تقیید اور اس کے حکم عمومی سے تخصیص نہیں کی جا سکتی (اصول فقہ اصول شاشی) اس اصول کی وجہ سے حنفیہ نے صحیح مرفوع احادیث کو رد کر دیا کہ فلاں حدیث فلاں آیت کے خلاف ہے، کہ آیت میں عموم ہے اور یہ حدیث اس عموم کی تخصیص کر رہی ہے لہٰذا حدیث پر عمل قرآنی نص کے خلاف ہے مگر نام نہاد حنفی ایسے بدعی مسائل میں اپنے حنفی اصول کو توڑتا ہے اور اپنے اصول کو چھوڑ کر قرآن کے مقابلہ میں خبر واحد اور ضعیف روایتوں سے استدلال کرتا ہے۔ دیکھو یہ روایت خبر واحد ہے اور منقطع یعنی عروہ تابعی نے یہ نہیں بتایا کہ مجھے یہ خواب کا واقعہ کس نے بتایا اور وہ خواب کا واقعہ ہے۔ نبی و رسول کے خواب کے علاوہ کسی کا خواب معتبر نہیں۔ قرآنی آیات اس خبر واحد مرسل منقطع کے خلاف موجود ہیں۔

ابولہب مشرک کا انگلی سے جنت کا پانی پینا قرآنی آیات کے سراسر خلاف ہے۔

آیت اول:

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا

(پ ۱۹ الفرقان آیت: ۲۳)

ترجمہ: اور جو کچھ انہوں نے کام کئے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکھرے ہوئے ذرے کر دیا (ترجمہ احمد رضا صاحب) اس کی تفسیر میں نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے ف: ۷۴ حالت کفر میں مثل صلہ رحمی مہمانداری یتیم نوازی وغیرہ (خزائن العرفان ص: ۵۱۸، تختی خورد)

دوسری آیت:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (کہف آیت: ۱۰۵)

ترجمہ یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کیلئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (ترجمہ احمد رضا) اس کی تفسیر نعیم الدین بریلوی سے سنئے ف: ۲۱۷ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعثت و حساب اور ثواب کے منکر رہے ف: ۲۱۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو ان کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب تولے جائیں گے تو ان میں وزن نہ ہوگا (خزائن العرفان ص: ۴۳۸)

گویا یہ آیتیں بتا رہی ہیں کہ کافروں کے سب اعمال برباد ہیں ان کا کوئی وزن نہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

تیسری آیت:

عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (انعام: ۸۸)

کہ بالفرض اگر یہ انبیاء کرام شرک کرتے تو ان کے بھی عمل ضائع ہو جاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی فرمایا: لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ۔ (زمر: ۶۵، پ: ۲۴) کہ اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شرک کریں تو آپ کے بھی عمل ضائع ہو جائیں جبکہ انبیاء کرام کے متعلق شرک کرنے کا وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تو ابولہب جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ساری زندگی شرک وکفر میں گزاری اور میلاد والے کی مخالفت کرتے ہوئے مر گیا، تو ابو لہب کی کیا حیثیت ہے کہ شرک وکفر کرنے کے باوجود اس کا یہ عمل بدستور قائم رہا اور ضائع ہونے سے بچ گیا۔

چوتھی آیت:

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

(اعراف:۵۰،پ:۸)

دوزخی لوگ بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو، یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا، کہیں گے بیشک اللہ نے ان دونوں (پانی اور کھانا) کو کافروں پر حرام کر رکھا ہے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا (ترجمہ احمد رضا) یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ جہنمیوں کیلئے پانی حرام ہوگا اور پانی کا فیض بھی ان پر نہیں ہوگا تو پھر ابولہب کیلئے انگلی سے پانی کیسا۔ ایسی کون طاقت ہے جو قرآن کے برخلاف ابولہب کو انگلی سے پانی مہیا کر رہی ہے۔ اور اس کو یہ فیض پہنچا رہی ہے۔

پانچویں آیت:

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا (پ:۳۰،سورۂ نباء آیت:۲۴)

ترجمہ: بے شک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانا، اس میں قرنوں (ہمیشہ) رہیں گے، اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلہ۔ (ترجمہ احمد رضا) یہ آیت بھی واضح کر رہی ہے کہ جہنمیوں کو ٹھنڈک کا مزہ اور ٹھنڈا پانی کسی صورت میں نہیں ملے گا بلکہ کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ قرآن مجید کی ان پانچ آیتوں کے مقابلہ میں جو روایت ابولہب کے خواب والی پیش کی جاتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابولہب دشمن رسول، منکر بعثت منکر حساب اور دشمنان رسول کے گرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھنٹال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اول اور گستاخ۔ جس نے آپ کو تکلیفیں در تکلیفیں دیں اور اپنے بیٹوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرایا، ایسا پریشان کرایا کہ نبی رحمت نے اس کے ایک بیٹے کے متعلق فرمادیا کہ اس کو جنگل کا درندہ کھائے گا، کیا ایسے کافر و مشرک کو مرنے کے بعد پینے کا پانی ملتا تھا، ایک طرف قرآنِ مجید کی سچی آیات ہیں دوسری طرف ایک دشمن رسول کی بات کہ مجھے پانی ملتا ہے بات کس کی معتبر۔ تم خود فیصلہ کرسکتے ہو جو نبی غیرت والا نبی ہے ابولہب جیسے کافر ابوجہل کی بیٹی کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کیلئے سوکن بنانا برداشت اور پسند نہیں فرماتا اور صاف اعلان فرماتا ہے)

واللہ لا یجتمع بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبنت عدو اللہ عند رجل واحد. (بخاری شریف ج:اول ص:۵۲۸)

کہ اللہ کی قسم نبی کی بیٹی اور کافر کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔

اس نبی کے اس جیسے دشمن بلکہ ابوجہل سے بڑے دشمن ابولہب کو اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کے بعد پینے کا پانی عطا فرمائے، کیا یہ بات تسلیم کے قابل ہوسکتی ہے، کیا اللہ تعالیٰ جو خود غیرت مند ذات ہے جو اپنے نبی کے ساتھ حد سے زیادہ پیار فرماتا ہے وہ اپنے نبی کی عزت کی پرواہ کئے بغیر اس کے دشمن کو پانی پلائے اور اپنے نبی کو پانی پلائے۔ جو اللہ تعالیٰ ایسے دشمن رسول کے متعلق یہ فرمائے تبت یدا ابی لھب وتب ما اغنی عنه ماله وما کسب سیصلی نارا ذات لھب الخ۔ کہ تباہ ہوگئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود تباہ ہوگیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپیٹ مارتی آگ میں الخ (ترجمہ احمد رضا) نعیم الدین مرادآبادی بریلوی لکھتا ہے ف ۲ ...... دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ ۳۔ یعنی اس کی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کیلئے اپنی مال و اولاد کو فدیہ کروں گا۔ اس آیت میں اس کا خیال ردّ فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں (خزائن العرفان ص:۸۶۶)

قرآنِ مجید تو تبت یدا فرما کر اس کے ہاتھوں کی تباہی کی اطلاع دے رہا ہے تو پھر ابولہب کے ہاتھوں میں انگلی کیسے محفوظ رہ گئی اور پھر اس سے پانی کیسے جاری ہو گیا تو پھر اس کے ہاتھ تباہ تو نہ ہوئے وہ تو الٹے صحیح سالم اور صحیح ثابت رہے اب کس کی بات سچی۔ اللہ تعالیٰ کی، یا ابولہب کی۔ قرآن مجید کی بات صحیح ہے جس کو اللہ علام الغیوب نے اتارا یا ابو لہب کے خواب کی بات، جو قرآنِ مجید کی نص کے خلاف ہے۔ قرآن مجید کی یہ نص سچ برحق ہے اس کے مطابق ابولہب کا انجام جو مسلمانوں اور کافروں کے سامنے مکہ میں واضح ہوا وہ یہ ہے کہ ابولہب طاعون کی بیماری میں ہلاک ہوا، اہل عرب طاعون سے سخت خائف تھے اس کے پاس کوئی نہیں گیا کہ اٹھا کر اس کو دفن کر دیں، اس لئے اس کی لاش کو اس کے گھر سے کسی نے نہ اٹھایا بلکہ چھت کھول کر اوپر ہی سے اس قدر مٹی اور پتھر اس کے ناپاک جسم پر پھینکے گئے کہ وہی اس کی گور بن گئی، یہ پیشگوئی جملہ کفار کی آنکھوں کے سامنے پندرہ برس بعد از نزول آیت پوری ہوئی (رحمۃ للعالمین ص:۳۰۶، ج:۳، ص:۸۵، ج:۲) قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ)۔

جو اللہ ایسے دشمن رسول کیلئے قرآن مجید میں تو فرما دے کہ اس کو اس کا مال کوئی فائدہ نہیں دے گا اور اس سے دنیا میں اپنے نبی کو بھی خوش کر دے کہ دیکھو اس کافر اور مشرک اور گستاخ رسول نے آپ کیلئے تبا لك الخ کہا تو میں اللہ تعالیٰ غیور ذات نے اس موذی گستاخ رسول کیلئے تبت یدا ابی لھب الخ یہ سورت اتار دی کہ اس پر جب ہماری پکڑ آئے گی تو اس کو اس کا مال نہیں بچائے گا۔

تو کیا وہی اللہ جو نبی کو تسلیاں دیتا رہا ایسے دشمن رسول کے مال (لونڈی) کی خیرات کو اس دشمن رسول کیلئے خیر بنا سکتا ہے اور پانی پلانے کا سبب بنا سکتا ہے، ایک طرف اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے: ما اغنی عنه ماله وما کسب اور دوسری طرف صرف خواب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاؤ بات کس کی سچی، اللہ کی یا دشمن رسول اللہ کی۔ نعوذ باللہ۔

اللہ تعالیٰ کو میلاد نبوی کے وقت ابولہب کی لونڈی کی آزادی تو یاد رہی اور اس کے عوض اس دشمن رسول کیلئے انگلی سے پانی پینے کا انتظام بھی فرما دیا مگر اللہ تعالیٰ کو وہ تکالیف نظر نہ آئیں جو یہ گستاخ رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت کے بعد تقریباً ۱۵ سال لگاتار دیتا رہا، اور مرتے دم تک دیتا رہا یا نعوذ باللہ میلاد پر خوش ہو کر لونڈی کو آزاد کر دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا اہم ہے کہ اس نے جو صاحب میلاد کو تکالیف دیں وہ سب ہیچ ہیں۔ یا نعوذ باللہ۔

میلاد پہ خوش ہونا یاد رہا پر تکالیف دینا بھول گیا نعوذ باللہ

چہارم: لونڈی کا آزاد کرنا اور گلی کوچوں کی سجاوٹ گھروں اور بازاروں میں بقع نور بنانے پر لاکھوں روپے برباد، کرنا ان دونوں میں کیا نسبت ہے، جیسے اس نے ولادت کے موقعہ پر خوش ہو کر ایک انسان کو ایک بڑا فائدہ پہنچایا اور اس کو آزادی دے دی وہ قیدن تھی نوکرانی تھی، آزاد ہو گئی، خوش ہو گئی، تم بھی اس جذبہ کو سامنے رکھ کر خوشی میں آ کر بے سود ضائع ہونے والی رقم کو انسانیت کے فائدہ پر خرچ کرو۔ ہر سال کی اتنی رقم جو ضائع ہو جاتی ہے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے ایک ہسپتال بنواؤ۔ یتیموں، بیواؤں کیلئے دستکاری کے سکول قائم کر لو، بیمار آدمی ہسپتال میں داخل ہو، اس کا دوا دارو کیا جائے وہ بیماری سے شفایاب اور تندرست ہو کر چلا جائے، یتیم لڑکی کو دستکاری سکھلا کر ہنرمند بنا دیا جائے، بیوہ کو دستکاری سکھا کر اسے اپنے یتیم بچوں کے پیٹ پالنے کے لائق بنا دیا جائے۔ اگر تم ابولہب کے لونڈی کو آزاد کرنے کے فلسفہ پر عمل کرنا چاہتے ہو تو یہ کام کرو تا کہ جیسے اس نے ایک انسان کو فائدہ پہنچایا تھا تم بھی انسانیت کو فائدہ پہنچاؤ۔ پھر ہم مانیں کہ واقعی ابولہب کے عمل پر تمہارا عمل ہے جیسی خوشی اس کی تھی تم نے بھی ایسی ہی خوشی کو اپنایا ہے۔

نیز یہ روایت بھی ابولہب کیلئے انگلی سے پانی پینے کے خواب کو رد کرتی ہے۔ احمد سعید کاظمی لکھتا ہے جو الحادی للفتاوی ج: ۲، ص: ۲۶۸ طبع مصر میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں اور طبرانی نے اوسط میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نواح بدر میں جا رہا تھا کہ اچانک قبر کے ایک گڑھے سے ایک شخص برآمد ہوا جس کے گلے میں زنجیر تھی اس نے مجھے پکار کر کہا اے عبداللہ مجھے پانی پلا، اسی گڑھے سے ایک اور شخص برآمد ہوا جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا اس نے مجھے پکار کر کہا اے عبداللہ اسے پانی نہ پلانا، یہ کافر ہے پھر اسے کوڑے مارتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنے گڑھے کی طرف واپس چلا گیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اسے دیکھا؟...... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابوجہل تھا اور وہ اس کا عذاب تھا جو اسے قیامت تک ہوتا رہے گا (الحاوی للفتاوی) (مقالات کاظمی مضمون حیات النبی ج:۲، ص:۹۹) اگر ابوجہل کیلئے دنیا کا پانی پلانا اس لئے ممنوع ہے کہ وہ کافر ہے تو ابولہب کیلئے آخرت کا پانی پلانا بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا کہ وہ ابوجہل سے بڑا کافر تھا۔

سعیدی: اُچ شریف میں ایک ہندو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس و جلسہ سے متاثر ہو کر پکا مسلمان بن گیا اور اس کا اسلامی نام فیض رسول ہے۔

ملتان میں روزنامہ خبریں کے دفتر کا عیسائی عید میلاد النبی سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا (ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص:۳۲)

محمدی: اُچ شہر کا یہ نام نہاد نومسلم (سابق ہندو) آپ جیسے بدعتیوں کا ہم مسلک ہوگا جیسا کہ نام سے ظاہر ہے جیسے تم دھوم دھام کے شوقین ہو وہ بھی ایسی دھوم دھام کا دلدادہ تھا۔ میلاد کے دھوم دھام کو دیکھ کر میلادی بن گیا، یوں تو اسلام کی دھوم دھام حج کے موقعہ پر بیت اللہ شریف، عرفات، منیٰ وغیرہ مقامات پر ہوتی ہے، جس کی دھوم دھام کرنے کی شریعت نے بھی اجازت دے رکھی ہے ایسے موقع پر کوئی ہندو، عیسائی، اسلام کی یہ دھوم دھام دیکھ کر اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا مسلمان بن جائے تو یہ قابل تعریف ہے کہ اس نے ایک اسلامی دھوم دھام کو دیکھ کر اسلام کو قبول کیا ہے جو دھوم دھام سرے سے ثابت اور جائز بھی نہ ہو جس کی اجازت شریعت نے نہ دی ہو، اسلام کی بناوٹی دھوم کو دیکھ کر ہندو عیسائی جو مسلمان ہو جائے تو اس کا اسلام بھی بدعات رسومات والا اسلام ہوگا نہ کہ اصلی اسلام۔

نیز مذہب اسلام کی سچائی کی نشانی اگر دھوم دھام سے عید میلاد منانے سے ہے تو پھر سچے اسلام کی نشانی دھوم دھام سے جلوس غم حسین شہادت حسین منانے سے کیوں نہیں۔ ان کی دھوم دھام کو دیکھ کر بھی کئی ہندو عیسائی، ایسے دھوم دھام کے شوقین مسلمان ہو گئے ہوں گے۔

ان جلوسوں کی دھوم دھام کو دیکھ کر جو ہندو و عیسائی مسلمان ہوتے ہوں گے وہ صرف دھوم دھام کے مسلمان ہوں گے، کام کے مسلمان نہیں ہوں گے۔ کام کا مسلمان وہ ہوتا ہے جو سنت رسول کے مطابق زندگی گزارتا ہو، اسوہ حسنہ کا پیرو ہو، دیکھئے جتنے لوگ دھوم دھام سے میلاد ربیع الاول اور عشرہ محرم مناتے ہیں ان کی دھوم دھام فقط بدعات پر عمل کرنے تک محدود ہوتی ہے سنت پر عمل کرنے کی دھوم دھام ان کے اندر ہرگز نہیں ہوتی۔ سنت پر عمل کرنا ان کو بھاتا نہیں، یہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیں گے اگرچہ ان پر فرض ہو چکی ہو مگر بدعات پر جمعراتوں، قل خوانیوں، برسیوں پر ہزاروں روپے کے پکوان پکوا کر کھلا دیں گے، یہ فقط دھوم دھام نظر آنے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے، زکوٰۃ دینا اس پر فرض ہے دوسرے کے ایصال ثواب کرنے کا اس پر فریضہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ نہیں دیں گے قل خوانی ضرور کریں گے، ان لوگوں کے اندر نماز سنت کے مطابق پڑھنے کی دھوم دھوم نظر نہیں آتی، صف بندی کی دھوم دھام ان کے اندر نہیں حالانکہ صف بندی کی تلقین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے دھوم دھام سے فرمائی ہے چنانچہ ان کا حال صف بندی میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی آگے ہوتا ہے کوئی پیچھے، ہر ایک دوسرے سے کٹ کٹا کھڑا ہوتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کٹ کٹے سے روکا ہے۔ نماز کے اندر چادر سلوار لٹک رہی ہے مگر پرواہ نہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دھوم دھوم کے ساتھ روکا ہے، ان کی نماز جلدی جلدی کی ہوتی ہے سکون واطمیان کرنے کی دھوم دھام ان کے اندر ذرہ بھر بھی نظر نہیں آتی، جنازہ کی نماز کی ادائیگی میں تو جلد بازی کرنا ان کی پہچان ہو چکی ہے۔

ہم ایسے میلادیوں کو کہتے ہیں کہ میلاد کرنا دھوم دھام سے منانا شریعت اور صاحب شریعت کا مسئلہ نہیں ہے مگر صاحب میلاد کی پوری پوری تابعداری کرنا ضروری ہے، ایک آدمی صاحب میلاد کی پوری تابعداری کرتا ہے نماز وقت پر پڑھتا ہے، بے وقت نہیں پڑھتا، نماز آرام وسکون سے ادا کرتا ہے، سنت کے مطابق قیام ورکوع وسجدہ کے اذکارو تسبیحات وادعیات کو پڑھتا ہے اور سارے کاموں میں اسوہ حسنہ محمدی کو سامنے رکھتا ہے وہ آدمی صاحب میلاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا محب اور شرعی طور وہ کامیاب مسلمان ہے مگر دوسری طرف ایک نام کا محب رسول ہے جو میلاد کو تو دھوم دھام سے مناتا ہے، نماز کی ادائیگی میں وہ دھوم دھام نظر نہیں آتی، نماز جلد بازی سے پڑھتا ہے بے وقت پڑھتا ہے، آرام وسکون سے رکوع وسجدہ نہیں کرتا صاحب میلاد کی سنتوں کی پرواہ نہیں کرتا، وہ شرعی طور پر محب رسول اور کامیاب مسلمان نہیں ہے۔

میں ایسے لوگوں کو یہ مثال دیا کرتا ہوں جو لوگ صرف میلاد منانے اور آپ کی صرف شان بیان کرنے پر لگے رہتے ہیں (اگرچہ آپ کی شان بیان کرنا ہمارے نزدیک بھی ضروری ہے) اور آپ کی اطاعت نہیں کرتے ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک بیمار آدمی کہے کہ فلاں ڈاکٹر بڑا قابل ڈاکٹر ہے اور بڑی بڑی ڈگریاں رکھتا ہے یوں ہے یوں ہے، مگر وہ مریض اس ڈاکٹر سے اپنی بیماری کا علاج نہیں کراتا بلکہ اگر وہ ڈاکٹر ایسے بیمار کیلئے ایک نسخہ لکھ دے تو بیمار وہ دوائی لے کر استعمال نہیں کرتا، اس کی بتائی ہوئی پرہیز سے اجتناب بھی نہیں کرتا، بلکہ جو مرضی آتا ہے وہی کھاتا ہے اور جس غذا کے کھانے اور استعمال کرنے کا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر کہتا ہے وہ غذا نہیں کھاتا، غرضیکہ وہ نہ ڈاکٹر کی دوائی استعمال کرتا ہے نہ اس کی بتائی ہوئی غذا کھاتا ہے اور نہ اس کی بتائی ہوئی پرہیز کو کوئی اہمیت دیتا ہے فقط وہ مریض ڈاکٹر کی تعریف کرتے کرتے تھکتا نہیں اس کی ڈگریاں ہر دم بیان کرتا رہتا ہے۔

کوئی عقل مند آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ مریض صرف ڈاکٹر کی تعریف کرنے سے شفایاب ہو جائے گا ہرگز نہیں، گویا یہ میلادی لوگ بیمار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے بحیثیت ایک ڈاکٹر کے ہیں یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے کرتے تھکتے نہیں مگر نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں والی دوائیاں استعمال کرتے ہیں اور نہ وہ بدعات سے پرہیز کرتے ہیں اور نہ وہ صحیح غذا (اطاعت رسول) استعمال کرتے ہیں تو پھر فقط آپ کی تعریف کرنا ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گی لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ تم اطاعت رسول کو اپنا لو۔

حشر تک ڈالیں گے ہم اطاعت رسول کی دھوم
مثل فارس بدعتیوں کے قلع گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں گے عدو سنت جل کر مگر ہم محمدی
دم میں جب تک دم ہے ذکر اسوہ حسنہ سناتے جائیں گے
ذکر سنتوں کا چھیڑیئے ہر بات میں
ذکر آیات و احادیث رسول اللہ کیجئے
کیجئے چرچا اطاعت رسول کا صبح و شام
جان بدعتی پر قیامت کیجئے
جو نہ بھولا ہم محمدیوں کو محمدی
اس رسول اللہ کی اطاعت کیجئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

جائزہ محمدی فی تردید دلائل کاظمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سعیدی میلادی نے اپنے مرشد کاظمی کے رسالہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا جہاں شوق دلایا تھا وہاں میں نے وعدہ کیا تھا کہ آخر میں اس کا جائزہ بھی پیش خدمت کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اب میں اس وعدہ کا ایفاء کرنے کیلئے کاظمی صاحب کے دلائل میلادیہ کا جائزہ پیش کر رہا ہوں، امید ہے کہ آپ کاظمی دلائل اور ان کے جوابات کو بغور مطالعہ فرمائیں گے۔

کاظمی: عالم اجسام میں جلوہ گر ہونے سے پہلے ذات پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عدم سے وجود میں جلوہ گر ہونا خلقت محمدی ہے اور اس دار دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہونا ولادت محمدی ہے اور چالیس سال کی عمر شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وحی سے مشرف ہو کر لوگوں کو دین حق کی طرف بلانے پر مامور بعثت محمدی ہے...... پہلے خلقت محمدی کا بیان قرآن اور حدیث کی روشنی میں سنئے۔

ولادت پر بھی خلق کا لفظ بولا گیا ہے

محمدی: اللہ تعالیٰ نے انسان کی خلقت کیلئے قرآنِ مجید میں یوں فرمایا ہے: خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ الخ پ:۹، اعراف:۱۸۹) کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو آدم علیہ السلام کی نسل سے پیدا فرمایا ہے۔ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (حجرات پ:۲۶، آیت:۱۳) خزائن العرفان ف:۱۴۷ میں ہے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا اور تفسیر جلالین ص:۴۲۸ میں بھی آدم وحواء کو بیان کیا گیا ہے اور حدیث میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے: ان خلق احدکم فی بطن امه اربعین یوما الخ (بخاری ج:۱، ص:۴۶۹) کہ تحقیق ہر ایک آدمی کی خلقت اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک ہوتی ہے پھر چالیس دن خون کا لوتھڑا رہتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا ٹکڑا الخ اور حدیث میں ہے: ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیرهم الخ (مشکوٰۃ ص:۵۱۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات (جن وانس) کو پیدا فرمایا پھر مجھے ان کے افضل خلق میں بنایا، ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ولادت کے وقت کے متعلق بھی خلقت کا لفظ بولا گیا ہے۔

عالم امر میں صرف ذوات انبیاء نہیں

کاظمی: اجسام سے قبل عالم امر میں ذوات علیہم السلام کا موجود ہونا نص قرآن سے ثابت ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بطریق اولی عالم ارواح میں موجود ہو، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ الخ (ال عمران:۸۱، ۸۲)

دوسری آیت سے اولادِ آدم کا قبل از عالم ہونا ثابت ہوتا ہے

محمدی: اگر حضرات انبیاء علیہم السلام کا موجود ہونا قبل از عالم امر اس نص قرآنی سے ثابت ہے تو اس دوسری نص قرآنی:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۚ قَالُوْا بَلٰى الخ (اعراف ص:۱۷۲، پ:۹)

سے سب اولاد آدم نسل بعد نسل کا موجود ہونا بھی ثابت ہوتا ہے تو پھر تخصیص انبیاء اور خصوصاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات محمدی کی تخصیص تو نہ رہی کیونکہ یہ دونوں عہد و میثاق قبل از عالم امر کے ہیں اگرچہ انبیاء کرام کے عہد و میثاق اور اولاد آدم کے عہد و میثاق میں تفاوت ہے مگر موجودگی تو سب کی نص سے ثابت ہے جیسا کہ اگلی آیت میں خود کاظمی صاحب تسلیم کیا ہے۔

آیت وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ الخ سے استدلال

کاظمی: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الخ...... تمام نفوس بنی آدم سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس قدسی نے بلی کہہ کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار فرمایا اور باقی تمام نفوس بنی آدم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار پر اقرار کیا، اس واقعہ کا مقتضا بھی یہی ہے کہ ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا مخلوق ہو کر عدم سے وجود میں جلوہ گر ہو چکی تھی۔

محمدی۔ اول: تمام نفوس سے پہلے حضور علیہ السلام نے بلی کہہ کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا، یہ کس نص کی بناء پر ہے۔

دوم: کم از کم یہ تو مانا کہ اس جلوہ گری کے ساتھ تمام نفوس بنی آدم بھی جلوہ گر تھے گو قائد اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ باقی سب نفوس آپ کی ہاں میں ہاں ملانے والے اقراری تھے، جیسے اس کا مقتضی یہی ہے کہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہو کر عدم سے وجود میں جلوہ گر ہو چکی تھی، تو ٹھیک اسی طرح اس کا مقتضی بھی یہ ہے کہ ذات بنی آدم بھی مخلوق ہو کر عدم سے جود میں جلوہ گر ہو چکے تھے تو پھر تقدیم خلقت محمدی ثابت نہ ہوئی بلکہ قیادت محمدی ثابت ہوئی۔

آیت وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ سے استدلال

کاظمی: نیز فرمایا:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ (پ۲۱:احزاب:۷)

اس آیت کریمہ میں جس عہد اور اقرار کا بیان ہے وہ تبلیغ رسالت پر یہ واقعہ بھی عالم ارواح کا ہے ظاہر ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت اس وقت نہ ہوگئی ہوتی تو اس عہد و اقرار کا ہونا کس طرح متصور ہوتا۔

محمدی: یہ واقعہ بھی عالم ارواح کا ہے ظاہر ہے کہ اگر حضرات انبیاء کی خلقت اس وقت نہ ہو گئی ہوتی تو اس عہد اور اقرار کا ہونا کس طرح متصور ہوتا (بطرز کاظمی) تو پھر اس سے تقدیم خلقت محمدی کی تخصیص تو نہ رہی کیوں کہ سب انبیاء سے عہد اقرار لیا گیا تھا اور بنی آدم سے بھی اس وقت قبل از عالم امر عہد و اقرار لیا گیا تھا جیسا کہ پہلے بیان ہوا، اس آیت سے تو پھر تخصیص انبیاء کرام بھی نہ رہی، بلکہ سب اولاد آدم اس فضیلت (تقدیم خلقت) میں شریک ہوگئی کیونکہ یہ بھی اس وقت موجود تھی اور ان کے قائد اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جیسا کہ خود کاظمی نے تسلیم کیا ہے۔کمامر۔

آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ سے استدلال

کاظمی: خلقت محمدی تمام کائنات اور خصوصاً جمیع انبیاء کرام علیہ السلام کی خلقت سے پہلے ہے، اس مضمون کی طرف قرآنِ کریم کی بعض آیات میں واضح ارشارات پائے جاتے ہیں...... قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ:۲۵۳)

جن کے درجے بلند کئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درجوں کی بلندی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ درجات خلقت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ سب سے بلند ہے اور آپ سب سے پہلے مخلوق ہو کر سب کی اصل ہیں۔

محمدی: بلندی درجات سے خلقت میں تقدیم لازم نہیں ہے، اور نہ کوئی اس پر نص صریح وصحیح موجود ہے ایک بے حقیقت اور بے ثبوت روایت کو بنیاد بنا کر تقدیم خلقت محمدی کا عقیدہ گھڑ لیا گیا ہے۔

اگر اس سے خلقت محمدی کی تقدیم ثابت ہوتی ہے تو پہلے دو آیتوں سے خلقت انبیاء کرام کی تقدیم ثابت ہوتی ہے کما مر۔ لہٰذا اذا تعارضا تساقطا کا قانون واصول حنفیہ ہے۔ تعارض کے بعد حدیث کی طرف لوٹنا پڑے گا اور حدیث اول ما خلق اللہ نوری وغیرہ موضوع اور غیر ثابت ہیں اور صحیح ثابت جو ہے وہ ہے۔ اول ما خلق اللہ القلم۔

آیت وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ سے استدلال

کاظمی: دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء: ۱۰۷، پ: ۱۷) ...... یہ آیت کریمہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالموں کیلئے رحمت ہیں الخ۔

محمدی: جس دور کے آپ رسول بنائے گئے ہیں اس دور والوں (عالمین) کیلئے رحمت ہیں نہ کہ ماسبق والوں کیلئے اللہ تعالیٰ رب العلمین ہے سابقہ موجودہ آئندہ والوں کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ اور آئندہ زمانہ والوں کیلئے رحمت ہیں اور بنی اسرائیل کو فضیلت اپنے دور کے عالمین پر ہے: فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ (بقرہ: ۴۷، پ: ۱) کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں فضیلت دی (ترجمہ احمد رضا) اور خزائن العرفان ف: ۱۰ میں ہے۔ العالمین کا استغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں پر فضیلت دی، الخ ارشاد ہے: وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (دخان: ۳۲، پ: ۲۵) اور بیشک ہم نے انہیں دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے (ترجمہ احمد رضا) خزائن العرفان میں ہے یعنی بنی اسرائیل کو، اور جلالین ص: ۴۱۱ درسی میں ہے: علی العالمین ای علی عالمی زمانهم ای العقلا الخ کہ عالمین سے مراد بنی اسرائیل کے زمانہ والے عالمین پر فضیلت ہے۔ ارشاد ہے: وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (جاثیہ: ۱۶، پ: ۲۶) اور انہیں ان کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی (ترجمہ احمد رضا) اور جلالین ص: ۴۱۴ درسی میں ہے: فضلنا هم علی العالمین عالمی زمانهم العقلا کہ بنی اسرائیل کو اپنے زمانہ کے جہانوں (عالمین) پر فضیلت دی ہے۔ ارشاد ہے: وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (پ: ٦، مائدہ: ۲۰) اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے جہاں میں کسی کو نہ دیا (ترجمہ احمد رضا) رحمۃ للعالمین کا معنی بھی یہی ہے کہ آپ اپنے دور نبوت کے عالمین کیلئے رحمت بنا دیئے گئے ہیں جو پہلے عالمین گزرے ہیں ان کیلئے کیسے تصور کیا جا سکتا ہے۔ اور قرآن مجید میں للعالمین کا لفظ دیگر اشیاء اور اشخاص کے متعلق بھی آیا ہے۔

۱۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ (انعام: ۹۰)

۲۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (یوسف: ۱۰۴)

۳۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (تکویر: ۲۷)

۴۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (ص: ۸۷)

ان چاروں مقامات میں مراد قرآن مجید ہے (جلالین) تو کیا قرآنِ مجید بھی سب اقوام ماضیہ کیلئے ذکر وعظ ہے؟ نہیں بلکہ اقوام حالیہ ومستقبلہ کیلئے ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حالیہ ومستقبلہ عالمین کیلئے رحمت ہیں اور اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (ال عمران: ۹۶) اس آیت میں بیت اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف کو برکت للعالمین بیان کیا ہے اور آیت وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۷۱) میں شام اور بیت المقدس کو برکت للعالمین بیان کیا گیا ہے، کیا دونوں مساجد بھی تعمیر سے پہلے عالمین کیلئے بھی برکت تھیں نہیں بلکہ تعمیر کے بعد کے عالمین کیلئے ہیں اور فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (عنکبوت:۱۵) میں کشتی نوح علیہ السلام کو آیت ونشانی بتایا گیا ہے تو کیا یہ بھی قبل از تیاری سابقہ عالمین کیلئے آیت ونشان تھی؟ نہیں بلکہ بعد والے عالمین کیلئے اور وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۹۱) آیت میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آیت للعالمین بتایا گیا ہے تو کیا یہ بھی اپنی اپنی پیدائش سے پہلے والے عالمین کیلئے آیت ونشانی تھے، نہیں بلکہ اپنے زمانہ کے عالمین اور آئندہ زمانہ والے عالمین کیلئے نشانی ہے۔

آیت وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ سے استدلال

کاظمی: تیسری آیت جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت خلقت کی طرف واضح اشارہ پایا جاتا ہے۔ آیت کریمہ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ہے...... اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی روح پاک اور جوہر مقدس بجمیع کون یعنی تمام ماسوی اللہ پر مقدم ہے۔

محمدی: اس آیت کی تفسیر تفسیر جلالین ۱۲۹ انعام ۱۹۶ درسی میں ہے: اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ: من هذه الامة کہ میں پہلا مسلمان ہوں، اس امت مسلمہ سے اور خزائن العرفان والے نے توجیہ اول کے طور پر اسی کو بیان کیا ہے، اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے (ص:۲۱۵، انعام: ۱۶۳ تختی خورد)

اسی طرح کے الفاظ قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی موجود ہیں: قال سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (اعراف: ۱۴۳) بولا پاکی ہے تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں (ترجمہ احمد رضا) تفسیر خزائن العرفان ص: ۲۴۱ میں ہے بنی اسرائیل میں سے اور جادوگر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے اور فرعون نے ان کو پھانسی کی دھمکی دی تھی تو اس وقت انہوں نے کہا تھا: اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:۵۱، پ:۱۹) اور تفسیر خزائن العرفان: ۵۲۹ تختی خورد میں ہے رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے تو جیسے یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سابقہ جادوگران کے متعلق اپنے زمانہ کی اولیت مراد ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آپ کے زمانہ کی اولیت مراد ہے، بے سروپا روایات کی بناپر اولیت خلقت محمدی کا عقیدہ گھڑ لینا اہل سنت عقائد کے بالکل خلاف ہے، اور تفسیر بالرای ہے اور تفسیر بالرای مذموم ہے۔

مصنف عبدالرزاق کے حوالے......

کاظمی: حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت امام عبدالرزاق صاحب مصنف...... یہ حدیث مصنف عبدالرزاق سے امام قسطلانی، امام زرقانی، امام ابن حجر مکی، علامہ فارسی الخ۔

محمدی: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مصنف عبدالرزاق میں ہرگز نہیں ہے اور تفسیر عبدالرزاق میں بھی نہیں ہے بلکہ کتب احادیث اہل سنت میں سے کسی باسند کتاب حدیث میں یہ روایت موجود نہیں ہے جبکہ اس کے برخلاف صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف میں روایت اول ما خلق الله القلم۔ (مشکوۃ ص:۲۱) موجود ہے جس کا معنی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم تقدیر کو پیدا فرمایا جس کو امام ابوبکر آجری شافعی متوفی ۳۶۰ھ سے سیدنا ابوہریرہ، عبادہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے باسند اپنی کتاب الشریعہ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴ میں نقل کیا ہے اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ:

خلق الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلثاء وخلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة فی آخر الخلق وآخر ساعة من النھار فیما بین العصر الی اللیل.(مسلم، مشکوٰۃ ص:510)

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں پہاڑ، اتوار کے دن پیدا فرمائے اور درخت سوموار کے دن اور مکروہ اشیاء کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن اور زمین کے اوپر جانوروں کو جمعرات کے دن پھیلایا اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بطور آخری مخلوق، عصر تا رات کے درمیانی وقت میں پیدا فرمایا اور حدیث میں ہے: لما خلق اللہ آدم وذریته قالت الملائکة یا رب خلقتھم یاکلون ویشربون الخ ۔(مشکوٰۃ ص:۵۱۰) کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جو آپ کی اولاد میں سے ہیں) تو فرشتوں نے کہا الخ ۔حدیث میں ہے:

قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته ھواء وما فوقه ھواء وخلق عرشه علی الماء.(ترمذی، مشکوٰۃ ص:۵۰۹)

صحابی کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ: قبل از خلقت مخلوقات ہمارا رب کہاں تھا فرمایا (اللہ تعالیٰ) عماء میں تھے نیچے ہوا اوپر ہوا (یعنی اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی حاشیہ مشکوٰۃ) اور اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا فرمایا اور حدیث میں ہے:

قال کان اللہ ولم یکن شیئی قبله وکان عرشه علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیئی.(بخاری ص:۱۱۰۲، ج:۲، مشکوٰۃ ص:۵۰۶)

فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات موجود تھی اس سے پہلے کوئی چیز موجود نہیں تھی (کیونکہ وہی سب چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خالق ہے) پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھی۔ حدیث میں ہے:

یقول ان اللہ تعالیٰ کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان رحمتی سبقت غضبی فھو مکتوب عندہ فوق العرش. (بخاری ص:۱۱۲۷، مشکوٰۃ:۵۰۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی کہ بیشک میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی، پس یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے (بخاری ص:۱۱۲۷، ج:۲) حدیث میں ہے: قال مما خلق الخلق قال من الماء الخ (احمد ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ص:۴۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مخلوقات کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی سے۔

ان احادیث میں ایک تو ان کی پیدائش پر بھی خلق کا لفظ بولا گیا ہے، آخری ذکر کردہ حدیث میں صراحت ہے کہ سب چیز پانی سے بنی، روایت جابر سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مخلوقات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنی اور پیدا ہوئی، یہ مشکوٰۃ والی روایت کتب احادیث میں موجود ہے مگر روایت جابر حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے اور حدیث اول ما خلق اللہ القلم بھی کتب الاحادیث میں موجود ہے لہٰذا یہ دونوں روایتیں جابر والی روایت پر مقدم ہیں۔

امام اشعری کا قول

کاظمی: امام اشعری کا بیان: والروح النبویۃ القدسیۃ لمۃ من نورہ والملائکۃ شرر تلک الانوار وقال صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری ومن نوری خلق کل شی الخ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس اسی نور کی چمک ہے اور فرشتے انہی انوار سے جھڑے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے نور ہی سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

دوسرا غالی حدیث جابر سے اس پر استدلال کرسکتا ہے کہ

محمدی: اگر تم یوں کہہ سکتے ہو تو کوئی دوسرا غالی یوں بھی کہہ سکتا ہے تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئی۔ جیسا کہ بالوضاحت کاظمی صاحب نے حدیث جابر کا معنیٰ ص:۶۰، ۶۱ پر لکھا ہے کہ اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا...... جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوقات کو پیدا کرے تو اس نور (محمدی) کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے حصے سے روح تیسرے حصے سے عرش اور پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے اور پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے سے آسمان بنائے اور دوسرے سے زمین اور تیسرے سے جنت اور دوزخ اور پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا، پہلے سے مومنین کی آنکھوں کا نور بنایا اور دوسرے سے ان کے دلوں کا نور پیدا کیا جو معرفت الٰہی ہے اور تیسرے سے ان کا نور انس پیدا کیا اور وہ توحید ہے الخ۔ (مواھب لانیہ ج:اول ص:۹) (میلاد النبی کاظمی)

گویا اللہ تعالیٰ اپنے نور کے حصے در حصے سے یہ سب مخلوقات بنائی، یہ الفاظ روایت ایسے غالی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ جیسے ایک چراغ سے چار چراغ جلائیں پھر چوتھے سے پھر چار چراغ جلائیں پھر اس کے چوتھے سے چار چراغ جلائیں (الی آخرہ) تو جیسے یہ سب چراغ چراغ اول سے بنے ہیں اسی طرح گویا یہ سب چیزیں بھی اللہ تعالیٰ کے نور سے بنیں۔ نیز یہ روایت جابر، بخاری شریف ج:۲، ص:۱۱۰۲ کی صحیح روایت کے خلاف بھی ہے جس کے الفاظ ابھی نقل کیے ہیں: كان الله ولم يكن شيي قبله الخ۔ کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت بخاری سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا عرش باقی مخلوق کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا پھر زمین و آسمان وغیرہ اشیاء پیدا فرمائیں کاظمی کی بیان کردہ روایت از جابر سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نور محمد پیدا ہوا۔ عرش پھر بنا اور پہلے نور محمد پیدا ہوا قلم بعد میں پیدا ہوئی لہٰذا یہ روایت صحیح روایات کے خلاف ہے، لہٰذا من گھڑت اور بے سند روایت پر عقیدہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی اور حدیث اول ما خلق اللہ القلم مسند احمد ج:۵، ص:۳۱۷ سنن ابوداؤد، سنن ترمذی ج:۲، ص:۱۶۷ سنن کبریٰ بیہقی ج:۱، ص:۲۰۴ میں ہے اور یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے (مستدرک حاکم ج:۲، ص:۴۹۸،۴۵۴) اور اس کو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ایک دوسری روایت جو مسلم شریف ص:۳۳۵ ج:۲ میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة قال وعرشه علی الماء۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھی جبکہ اس کا عرش پانی پر تھا الخ تو واضح ہے خلق کے پیدا ہونے سے پہلے جو تقادیر خلق لکھی گئیں وہ قلم سے لکھی گئی ہوں گی اور ایک روایت جو پہلے ابھی نقل کی ہے: ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق الخ (مشکوٰۃ ص:۵۰۶) جس سے واضح ہے کہ یہ تقدیر بھی قلم سے لکھی گئی ہو جیسا کہ پہلے بالوضاحت حدیث قلم لکھی جا چکی ہے لہٰذا قلم کا اول خلق ہونا ثابت ہوا نیز جابر کی روایت کے برخلاف ایک دوسری روایت میں یوں بھی مذکور ہے:

خلقنی اللہ من نورہ وخلق ابا بکر من نوری وخلق عمر من نور ابی بکر وخلق امتی من نور عمر۔ (ذیل اللالی ص:۵۰ طبع سانگلہ ہل پاکستان)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور حضرت ابوبکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر کے نور سے پیدا فرمایا اور میری باقی امت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نور سے پیدا کیا ہے الخ اگرچہ یہ روایت بھی باطل ہے مگر اتنا تو ضرور ہے کہ باطل کے مقابلہ میں ایک دوسری باطل روایت مد مقابل ضرور موجود ہے اور ذیل اللالی والی روایت کے متعلق امام سیوطی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام ابونعیم نے امالی میں روایت کیا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ جابر والی روایت کسی کتاب میں موجود نہیں اور اللالی والی روایت ابونعیم کی امالی میں ہے جس سے معلوم ہوا کہ ساری امت محمدیہ بواسطہ عمر عن ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے پیدا ہوئی، دونوں کا مضمون ایک دوسرے کے خلاف ہے، اذا تعارضا تساقطا کے قانون کے مطابق یہ دونوں کالعدم ہوئیں، باقی رہے گی اول ما خلق الله القلم.

نور من نور اللہ کا عقیدہ شیعہ کا ہے

جابر بن یزید جعفی شیعی رافضی کہتا ہے کہ مجھے امام ابوجعفر نے کہا یا جابران الله اول ما خلق خلق محمدًا صلى الله عليه وسلم وعترته المهداة المهتدين فكانوا اشباح نور بين يدي الله الخ۔ (اصول کافی کتاب الحجۃ ج:اول ص:۴۴۲) کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ہدایت یافتہ اولاد کو پیدا فرمایا پس ان کے نور (نورانی وجود) اللہ تعالیٰ کے سامنے تھے میں نے کہا اشباح کیا ہیں تو فرمایا کہ ظلی نور کے ابدان بلا ارواح الخ ایک اور روایت یوں موجود ہے کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

یا محمد انی خلقتك وعليا نورا يعني روحا بلا بدن قبل ان خلق سماواتي وعرشي وبحري فلم تزل تحللني وتمجدني ثم جمعت روحيكما فجعلتهما واحدة فكانت تمجدني وتقدسني وتهللني ثم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسمتها ثنتين وقسمت الثنتين ثنتين فصارت اربعة. محمد واحد وعلي واحد والحسن والحسين ثنتان ثم خلق الله فاطمة من نور ابتداها روحا بلا بدن ثم مسحنا بيمينه فافضي نوره فينا
(کافی کلینی کتاب الحجہ ص: ۴۴۰)

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تجھے اور علی رضی اللہ عنہ کو نور پیدا کیا یعنی روح بلا بدن پہلے اس کے کہ میں اپنے آسمان وزمین، عرش، سمندر پیدا کرتا، پس تو میری تھلیل وتمجید کرتا رہا، پھر میں نے تمہارے (محمد وعلی) روحوں کو اکٹھا کر کے ایک بنا دیا پھر یہ میری تمجید وتقدیس و تھلیل کرتا رہا پھر میں نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا پھر دو دو کو دو دو بنا دیا تو یہ چار ہو گئے، محمد ایک، علی ایک، حسن وحسین ایک ایک پھر اللہ تعالیٰ فاطمہ کو نور سے پیدا کیا، اس کی ابتدا روح بلا بدن سے کی پھر ہمیں اپنا دایاں ہاتھ لگایا تو اس کا نور ہمارے اندر پہنچا۔

ان دونوں روایات شیعہ سے ثابت ہوا کہ شیعوں کے نزدیک صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول نور نہیں بلکہ بشمول حضرت علی، آپ کی عترت واولاد بھی نور ہے اور مخلوقات سے پہلے ان کا نور پیدا ہوا پھر ایسی شیعی روایات کو مذہب شیعہ اور کتب شیعہ سے اسمگل کر کے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ سنیوں میں پھیلا دیا گیا اور غلط فہمی سے جابر بن یزید جعفی رافضی شیعی سے جابر بن عبداللہ صحابی بنا کر ان کے نام سے روایت مشہور کر دی گئی۔ جس کا حوالہ مصنف عبدالرزاق کے نام سے دیا جانے لگا کیونکہ مصنف عبدالرزاق کی طرف منسوب روایت بھی یا جابر. ان الله تعالیٰ خلق قبل الاشیاء الخ کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور کلینی کتاب الحجہ والی روایت بھی یا جابر ان الله اول ما خلق محمد الخ سے شروع ہوتی ہے لیکن مصنف عبدالرزاق جواب طبع ہو چکی ہے اس کو جب دیکھا گیا تو اس میں یہ روایت بالکل نہ ملی اور نہ ملنی تھی۔ پھر کاظمی صاحب نے اول ما خلق الله نوری الخ کا حوالہ نہیں دیا اور اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے بھی یہ روایت نقل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اس نے بھی حوالہ نقل نہیں کیا، اور نہ کسی کتاب سے سند روایت نقل کی ہے فقط یہ لکھنا کہ کثیر التعداد جلیل القدر ائمہ کا اس حدیث کو نقل کرنا اس کی تصحیح فرمانا اس پر اعتماد کر کے اس کے مسائل کا استنباط کرنا اس کے صحیح ہونے کی روشن دلیل ہے الخ اس سے کاظمی صاحب اپنے معتقدوں اور مریدوں کو تو مطمئن کر سکتے ہیں مگر تحقیق پسند لوگ ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے کیونکہ جب تک سند سامنے نہ ہو اور کسی معتبر محدث کی تصحیح سامنے نہ ہو بعد کے لوگوں کا صحیح کہ دینا اس وقت کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ الاسناد من الدین موجود ہے۔ جبکہ مصنف عبدالرزاق کی پوزیشن طبقہ ثالثہ (تیسرے درجہ) کی ہے جس میں صحیح، حسن، ضعیف، معروف، غریب، شاذ، منکر، خطا، صواب، ثابت مقلوب سب روایات شامل ہیں (حجۃ اللہ البالغہ ج:۱، ص: ۱۳۴، ۱۳۵) اس اندھیرے پے اندھیرا یہ کہ یہ روایت سرے سے مصنف عبدالرزاق میں ہے ہی نہیں۔

حدیث کا معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی تجلی فرمائی الخ

کاظمی: اس حدیث کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حسن الوھیت کا ظہور اول تھا الخ۔ بغیر اس کے کہ ذات خداوندی نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جز قرار پائے، یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا قرآن وحدیث کے دیگر متشابہات کا سمجھنا۔

محمدی: گویا تسلیم کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی ہیں اور یہ نور تقسیم ہوا چار حصے بنے، نور محمدی سے ایک قلم بنی، لوح بنا، عرش معلیٰ بنا، گویا یہ سب ذاتیں نور محمدی کی تقسیم ہیں، چوتھے کو چار پر تقسیم کیا، نور محمد کے چوتھے حصہ سے حاملین عرش بنے، کرسی بنی، باقی فرشتے بنے گویا یہ نور محمدی کی دوسری تقسیم ہے اور نور کی تقسیم نور ہی ہوتی ہے پھر چوتھے حصہ کو چار پر تقسیم کیا، آسمان بنا، زمین بنی، جنت بنی، دوزخ بنی، گویا یہ بھی نور محمدی کی تقسیم در تقسیم ہے تو پھر نور محمد کی تقسیم سے دوزخ کی آگ کیسے بن گئی، نور نور کرتے کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے کہتے نار پر نتیجہ آ نکلا، سبحان اللہ عما یصفون اگر کوئی دوسرا ایسی بات کہتا تو وہ گستاخ کب کا مشہور ہو چکا ہوتا۔

اصل بات تو یہ کرنی تھی کہ چونکہ یہ روایت ثابت نہیں لہٰذا اس کی تاویل کیا کرنی ہے، مگر قربان جایئے غزالی زمان رازی دوران پر کہ وہ بھی اس بے ثبوت روایت کو قرآن و حدیث کی دیگر متشابہات کی طرح متشابہات کہکر گویا وما یعلم تاویلہ الا اللہ کی طرف بات کو سپرد کر دیا، جب ایک چیز ثابت ہی نہیں تو کیا اسے متشابہات سے بنانا ضروری ہے؟۔ اس لئے تو میں نے کہا تھا کہ بڑی دکان پھیکا پکوان۔

سورج کی شعاؤں کی مثال

کاظمی: اس کے بعد یہ بات بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ سورج کی شعاعیں ناپاک گندی چیزوں پر پڑنے سے ناپاک نہیں ہوسکتیں، تو نور محمدی کی شعاعیں عالم موجودات کی برائیوں اور نجاستوں سے معاذ اللہ کیونکر متاثر ہوسکتی ہیں۔

محمدی: کاظمی کی یہ مثال غیر مطابق اور لایعنی اور غلط ہے کیونکہ یہ اشیاء سورج کی تقسیم سے نہیں بنیں جبکہ بقول کاظمی صاحب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے یہ سب چیزیں بنی ہیں اور یہ مثال اس لئے بھی غلط ہے کہ گندی چیز پہلے ہوتی ہے پھر اس پر شعاع پڑتی ہے الخ لیکن روایت میں تو یہ ہے کہ یہ سب اشیاء بشمول گندی چیزیں بھی (من نوری خلق کل شئی) نور محمدی سے بنی اور پیدا ہوئیں۔ یعنی دوزخ اس نور سے بنی، جنات و شیاطین اسی نور سے بنے اور شیطان جنوں سے ہے (وَكَانَ مِنَ الْجِنِ. القرآن) وہ بھی اسی نور سے بنا تو جب نعوذ باللہ جنات و شیاطین اور دوزخ بھی نبی کے نور سے بنیں اور دیگر گندی چیزیں بھی۔ تو کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں۔ أَسْتَغْفِرُ اللہ۔ جبکہ خود کاظمی اس سے ذرا پہلے لکھ آئے ہیں کہ اس لئے کل مخلوق کا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود ہونا کسی اعتراض کا موجب نہیں۔ (ص:٦٦) حالانکہ اعتراض تو ہے آنکھ بند کر لینے سے اگر کچھ نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ آئے تو یہ بات اور ہے۔

حدیث: نورِ محمدی حضرت آدم کی پشت اور پیشانی میں چمکتا تھا۔

کاظمی: حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پشت مبارک میں رکھ دیا اور نور پاک ایسا شدید چمک والا کہ باوجود پشت آدم میں ہونے کے پیشانی آدم علیہ السلام سے چمکتا تھا اور آدم علیہ السلام کے باقی انوار پر وہ غالب ہو جاتا تھا۔ (میلاد النبی ص: ٦٥)

محمدی: نہ تو زرقانی نے اس روایت کا اتا پتا دیا ہے اور نہ کاظمی صاحب نے یہ زحمت برداشت کی کہ اس کا حوالہ تلاش کر کے عوام کے سامنے پیش کرتے، بغیر کسی باسند کتاب حدیث میں موجود ہونے کے کون ایسی روایات پر کان دھر سکتا ہے۔

کاظمی: شبہ...... معلوم ہوا کہ تمام بنی آدم کی ارواح آدم علیہ السلام کی پشت میں تھیں، اس کا جواب یہ ہے کہ پشت آدم علیہ السلام سے ان کی اولاد کی ارواح نہیں نکالی گئی تھیں بلکہ وہ ان کے اشخاص مثالیہ تھے جو مثالی صورتوں میں ان کی پشت مبارک سے بہ قدرت ایزدی ظاہر کئے گئے تھے کیونکہ ہم ابھی حدیث صحیحین سے ثابت کر چکے ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نفخ روح کیا جاتا ہے الخ۔

محمدی۔اول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان اللہ مسح صلب آدم فاستخرج منه کل نسمة هو خلقها الی یوم القیمة فاخذ منهم المیثاق ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا الخ۔ (ابن کثیر ج: دوم ص: ۲۹۱ بحوالہ ابن جریر)

کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیٹھ آدم کو مسح کیا پس اس نے اس سے ہر نسمہ (روح) نکالا قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک جس کو وہ پیدا کرنے والا تھا پس ان سے میثاق لیا کہ وہ اس کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور ترمذی شریف میں ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مذکور ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهر كل نسمة هو خالقها من ذريته الى يوم القيمة الخ. (ترمذی ج:۲،ص:۱۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا پس اس کی پیٹھ سے ہر وہ روح گرا جس کو وہ پیدا کرنے والا تھا اس کی اولاد سے قیامت تک الخ اور نسمہ روح کو کہتے ہیں چنانچہ حاشیہ مولانا احمد علی سہارن پوری اور نفح قوت المغتذی دونوں میں امام طیبی سے نقل کیا ہے: کل ذی روح کہ نسمہ سے مراد ہر ذی روح ہے تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو ان کی اپنی اپنی صورتوں میں جو روح کے ساتھ تھیں نکالا اور مشکوۃ کے حاشیہ میں بھی مرقات ملا علی قاری کے حوالہ سے ہر ذی روح لکھا ہے (مشکوۃ ص:۲۳)

دوم: عام ذریت آدم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اگر یہ فرق ہے تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو کیا اس وقت آپ کیلئے نفخ روح نہیں کیا گیا تھا؟ اور کیا یہ بات اللہ تعالیٰ سے بعید ہے کہ وہاں آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں ارواح کے طور پر نکالے اور جب اس کی پیدائش کا وقت آئے تو پھر اس میں بھی نفخ روح ہو جائے۔

حدیث اول ما خلق اللہ نور نبیک کے متعلق روح المعانی کا حوالہ۔

کاظمی: صاحب روح المعانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اول خلق ہونے کے بارے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارقام فرماتے ہیں:

واذا کان نوره صلی الله علیه وسلم اول المخلوقات ففی الخبر اول ما خلق الله تعالی نور نبیك یا جابر. (تفسیر روح المعانی پ:۱۷، ص:۹۶)

ترجمہ: چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصول قبض میں واسطہ عظمیٰ ہیں اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اول مخلوقات ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے سب سے پہلی وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی وہ تیرے نبی کا نور ہے اے جابر۔

محمدی: جب کتب احادیث خصوصاً مصنف عبدالرزاق میں یہ حدیث ہے ہی نہیں تو کسی کا نقل کرنا خواہ وہ صاحب روح المعانی کا ہو یا صاحب نشر الطیب کا ہو ہرگز ہرگز مفید اور کار آمد نہیں ہوسکتا۔

حدیث: میں اُس وقت خاتم النبیین تھا جبکہ آدم......

کاظمی: حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، امام احمد بیہقی وحاکم نے حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ابھی اپنے خمیر میں تھے الخ......اس حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم میں مقدر تھا الخ ایک اور حدیث بھی لکھی ہے۔

محمدی: پتہ نہیں کاظمی صاحب نے یہ بے فائدہ ہیر پھیر کیوں کی ہے جبکہ الفاظ مکتوب کے ہیں یعنی میرے نام ختم النبوت اس وقت لکھ دی گئی تھی جب آدم علیہ السلام ابھی اپنے خمیر سے تھے، چنانچہ مرقات ملا علی قاری کے حوالہ سے حاشیہ مشکوٰۃ ص: ۵۱۳ میں ہے: ای کتبت خاتم الانبیاء فی الحال الخ کہ میں خاتم الانبیاء اس وقت لکھ دیا گیا تھا جب آدم علیہ السلام ابھی حالت خمیر میں تھے الخ۔ اگر کاظمی صاحب کی مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت اور ختم نبوت فی الواقع چالو ہو چکی تھی تو پھر تورات زبور، انجیل کیوں آئیں اور حضرات انبیاء کرام اپنی اپنی نبوت لے کر کیوں آئے؟ حالانکہ قرآنِ مجید میں نبوت محمد اور ختم النبوت ان انبیاء کے دوران یا بعد میں آنے کا اشارہ موجود ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ الخ .(ال عمران:۸۱)

کہ ان انبیاء کرام کا آنا اور کتاب وحکمت کا دیا جانا پہلے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا اور نبوت ورسالت اور خاتم النبین ہونا بعد میں ہے۔ ثم جاء کم کا جملہ اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

جیسے ہر انسان کے پیدا ہونے سے پہلے اس کی تقدیم لکھ دی جاتی ہے اور جس طرح زمین وآسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیر لکھ دی گئی (مسلم مشکوٰۃ ص:۱۹) اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے، نبوت اور خاتم النبین کا ہونا لکھ دیا گیا، ورنہ جس طرح اس حدیث میں کتابت کا لفظ ہے اس حدیث میں بھی کتابت کا لفظ ہے (كتب الله مقادير الخلائق الخ) تو پھر جیسے فی الواقع آپ کو نبوت اور ختم نبوت مل چکی تھی تو اسی طرح خلائق کیلئے فی الواقع ان چیزوں کا مل جانا تسلیم کرنا پڑے گا نیز اگر کاظمی صاحب کا مفہوم مان لیا جائے کہ فی الواقع اس وقت آپ نبی ہو چکے تھے اور نبوت کے لوازمات بھی آپ کو عطا ہو چکے تھے تو پھر قرآنِ مجید میں یہ کیوں ہے:

اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ (شوریٰ آیت:۵۲)

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل (ترجمہ احمد رضا)۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ (القصص:۸۶ ع۹:، پ:۲۰)

اور تم اُمید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی۔ (ترجمہ احمد رضا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر یہ کیوں ہے جو حدیث میں ہے:

كيف علمت انك نبي حتى استيقنت فقال يا اباذر اتاني ملكان وانا ببعض بطحاء مكة فوقع احدهما الى الارض وكان الآخر بين السماء والارض فقال احدهما لصاحبه اهو هو قال نعم قال فزنه برجل فوزنت به فوزنته ثم قال زنه بعشرة فوزنت به فرجحتهم ثم قال زنه بمآة فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بالف فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمئاة فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بالف فوزنت بهم فرجحتهم كاني انظر اليهم ينتثرون على من خفة الميزان قال فقال احدهما لصاحبه لو وزنته بامته لرجحها.(رواہ الدارمی، مشکوۃ ص:۵۱۵)

کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے کیوں کر جانا کہ بیشک آپ نبی ہیں یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو گیا تو فرمایا: اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں وادی بطحاء مکہ کے کسی علاقہ میں تھا، تو ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا دوسرا آسمان وزمین کے درمیان رہا، تو ایک نے کہا کیا یہ وہی ہے تو دوسرے نے کہا ہاں یہ وہی ہے تو کہا کہ اس کا وزن ایک آدمی کے ساتھ کرو، تو میں وزن کیا گیا تو اس سے بھاری رہا تو اس نے کہا کہ اس کا وزن دس آدمیوں کے ساتھ کرو، تو میں دس آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو ان سے بھی بھاری رہا، تو اس نے کہا کہ اس کا وزن سو آدمیوں کے ساتھ کرو، تو میں سو آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو پھر بھی ان پر بھاری رہا تو اس نے کہا کہ اس کا وزن ہزار آدمیوں سے کرو۔ تو میں ہزار کے ساتھ وزن کیا گیا مگر پھر بھی میں بھاری رہا گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے پلڑا کے ہلکا پن کی وجہ سے مجھ پر گرتے ہیں تو ایک نے دوسرے کو کہا کہ اگر تو اس کا وزن اس کی امت سے بھی کرے تب بھی یہ اپنی امت سے بھاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔

اس روایت میں واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت کا یقین اس وقت ہوا جب فرشتے نے آپ کے مقابلہ میں آپ کی امت کا وزن کرنے کا کہا کیونکہ امت نبی کی ہوتی ہے۔

روایت: پیدائش آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے میں نور تھا۔

کاظمی: امام زین العابدین اپنے والد ماجد سیدنا حسین سے وہ اپنے والد مکرم حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدائش آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا (انسان العیون ج:۱، ص:۲۹)

محمدی: اس روایت کا حوالہ بھی کاظمی صاحب نے کسی باسند حدیث کی کتاب سے نہیں دیا، نام رکھ لیا مقالات کاظمی مگر مقالات میں تو تحقیقی کام ہوتا ہے جو یہاں نہیں ہے فقط انسان العیون کا حوالہ کافی نہیں ہے۔

روایت: ستر ہزار سال بعد ستر ہزار دفعہ جو ستارہ دیکھا گیا وہ میں محمد تھا۔

کاظمی: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا آپ کی عمر کتنے سال ہے، عرض کیا کہ حضور اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب عظمت میں ہر ستر ہزار برس کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا تھا جسے میں اپنی عمر میں ستر ہزار مرتبہ دیکھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرائیل میرے رب کی عزت وجلال کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔ (انسان العیون ج:۱، ص:۲۹ روح البیان جلد:۳،ص:۵۴۳)

محمدی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمان میں دجال کذاب قسم کے لوگ ہوں گے جو تمہارے (امت مسلمہ کے) پاس وہ احادیث روایات لائیں گے بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباو اجداد نے سنا ہوگا تم ان سے بچ کے رہنا، تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مشکوٰۃ ص:۲۸)

یہ بھی فرماتے ہیں کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی بات کافی ہے کہ ہر وہ چیز بیان کرے جو اس نے سنا (یعنی تحقیق نہیں کرتا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف، سچ ہے یا جھوٹ)۔ (مسلم مشکوٰۃ ص:۲۸) حدیث میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی میرے نام سے حدیث بیان کرے جو جھوٹ ہو پس وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے (مشکوٰۃ ص:۳۲) ایک حدیث میں ہے کہ جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولتا ہے تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے (مشکوٰۃ ص:۳۲) ایک اور حدیث میں ہے مجھ سے حدیث بیان کرنے سے بچو مگر وہ جو تم جانتے ہو (کہ یہ حدیث آپ نے فرمائی ہے) کیونکہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے (مشکوٰۃ ص:۳۵) لہٰذا کاظمی صاحب پر لازم تھا کہ وہ اس پیش کردہ حدیث کی صحت کی تحقیق کرتے اور اس کی سند کے راویوں کی توثیق نقل کرتے جب یہ نہیں کیا تو نتیجہ جو سامنے ہے واضح ہے۔ کاظمی صاحب ایسا لکھ کر اپنے عوام کو تو مطمئن کر سکتے ہیں مگر تحقیق پسند آدمی ایسی بات پر مطمئن نہیں ہو سکتا۔

روایت: جب نورِ محمدی جناب عبدالمطلب میں منتقل ہوا۔

کاظمی صاحب نے ولادت محمدی کا عنوان قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ حافظ ابو سعید نیساپوری، ابو بکر بن ابی مریم سے اور وہ ابو سعید بن عمرو انصاری سے اور وہ اپنے والد ماجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ان کے والد ماجد، سیدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہونا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم کعبہ الخ۔

محمدی: اول کاظمی صاحب عوام الناس کو کعب احبار کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ کر یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ کعب احبار صحابی رسول ہیں اور یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں حالانکہ یہ کعب احبار صحابی نہیں ہیں تابعی ہیں۔

دوم: اس تابعی سابق یہودی نے آگے کسی صحابی کا نام نہیں لیا گویا اس کی اپنی بات ہے اور موقوف تابعی ہے۔

سوم: یہ تابعی اگرچہ نومسلم یہودیوں سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور مسلمان بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئے ہیں (اسماء الرجال مشکوۃ ص: ۶۱۴) تاہم امام بخاری رحمہ اللہ اس کے کذب کا تجربہ نقل کرتے ہیں (تاریخ صغیر ص: ۳۶ مکتبہ اثریہ) اسلام میں اسرائیلیات اور عجیب وغریب حوادث کی روایات کے سرچشمہ یہی ہیں کعب احبار ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کان اهل الکتاب یقرؤن التورات بالعبرانیة ویفسرونها بالعربیة لاهل الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الینا الآیة. (رواہ البخاری مشکوۃ ص: ۲۸)

اہل کتاب (یہودی لوگ) تورات کو پڑھتے تھے عبرانی زبان میں اور اس کی تفسیر مسلمانوں کیلئے عربی زبان میں کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو اور کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا الآیۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا واضح مطلب ہے کہ یہود کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین نہیں کرنا اور نہ ان کی باتوں پر کوئی شرعی مسئلہ کی بنیاد رکھی جائے۔ چنانچہ ملا علی قاری اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

وفيه اشارة الى التوقف فيما اشكل من العلوم والامور. مرقات

(حاشیہ مشکوۃ ص:۲۸)

اور اس حدیث میں اشارہ ہے ان علوم و امور میں توقف کرنے کا جن میں اشکال ہو۔

چہارم: ابوبکر بن ابی مریم باتفاق ضعیف ہے اور اس کا حافظہ کسی گھریلو حادثہ کی بنا پر مختلط بھی ہو گیا تھا۔ (تقریب ص:۳۹۶)۔

جب کاہنہ نے جناب عبداللہ کے چہرے میں نورِ نبوت دیکھا

کاظمی: ابونعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے بطریق عطاء، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب حضرت عبدالمطلب اپنے فرزند جلیل جناب عبداللہ کو نکاح کرنے کی غرض سے لے کر چلے تو راستہ میں ایک کاہنہ ملی جو یہودیہ ہو گئی تھی اور وہ کتب سابقہ پڑھی ہوئی تھی، اس کو فاطمہ خشعمیہ کہتے تھے، اس نے حضرت عبداللہ کے چہرے میں نور نبوت چمکتا ہوا دیکھا تو حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلانے لگی مگر عبداللہ نے انکار فرمایا

(مواھب لدنیہ جلد اول ص:۱۹)

محمدی: ہم نے اس کی تحقیق علامہ سلیمان ندوی کی کتاب کے حوالہ سے پہلے (ہم میلاد کیوں نہیں مناتے) میں لکھ دی ہے وہاں حدیث نمبر:۵ کی تنقید میں پڑھیں۔

کیا آزر جناب ابراہیم علیہ السلام کے والد نہیں

کاظمی: متاخرین کے نزدیک آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نہیں بلکہ چچا ہیں محاورات عرب میں چچا پر باپ کا اطلاق اکثر ہوتا ہے الخ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی: حضرت ابراہیم کے باپ آزر کو باپ حقیقی نہ سمجھنا اور اس سے مراد چچا ہونا، بے ثبوت اور حقائق کے خلاف ہے کیونکہ عربی میں اب کا لفظ باپ اصل کیلئے استعمال ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے اور کبھی مجازاً دوسروں کیلئے بھی بولا جاتا ہے جب قرینہ موجود ہو، اور یہاں کوئی قرینہ موجود نہیں ہے اور امام ابن جریر نے کہا صحیح یہ ہے کہ آزر حضرت ابراہیم کے باپ کا نام ہے اور نسابین (نسب بیان کرنے والے) نے جو تارخ نام کہا ہے ہوسکتا ہے کہ اس کے دو نام ہوں (تارخ۔آزر) جیسا کہ لوگوں کے دو دو نام ہوتے ہیں یا ایک نام ہو اور دوسرا لقب ہو (تفسیر ابن کثیر ج:۲، ص:۱۶۸ انعام: ۷۴) اور جلالین ص:۱۱۸ میں ہے ہو لقبہ واسمہ تارخ کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب آزر ہے اور نام تارخ اور حاشیہ میں ہے قولہ اسمہ تارخ......

وقال البخاری فی تاریخه الکبیر ابراهیم بن آزر وهو فی التورات تارخ فعلی هذا یکون لابی ابراهیم اسمان آزر وتارخ مثل یعقوب واسرائیل اسمان لرجل واحد فیحتمل ان یکون اسمه آزر وتارخ لقبه وبالعکس فالله سماه آزر وان کان عند النسابین و المورخین اسمه تارخ لیعرف بذلك من الخطیب وعبارة الکبیر واما قولهم اجمع النسابون ان اسمه کان تارخ فنقول هذا ضعیف لان ذلك الاجماع انما حصل لان بعضهم یقلد بعضا وبالآخر یرجع ذلك الاجماع الی قول الواحد والاثنین مثل قول وهب وکعب ونحوهما وربما تعلقوا بما یجدونه من اخبار الیهود والنصاری ولا عبرة بذلك فی مقابلة . صریح القرآن انتهی

(تعلیقات جدیدہ من التفاسیر المعتبرۃ لحل جلالین ص:۱۱۸) اس کا نام تارخ ہے......اور امام بخاری نے اپنی تاریخ کبیر میں کہا ہے کہ ابراہیم بن آزر اور یہ تورات میں تارخ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس بنا پر ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے دو نام آزر، تارخ ہوئے جیسے یعقوب اور اسرائیل دو نام ہیں ایک آمی کے پس احتمال ہے کہ اس کا نام آزر ہو اور تارخ اس کا لقب اور بالعکس (کہ نام تارخ ہو اور لقب آزر ہو) پس اللہ تعالیٰ نے اس کا نام (قرآنِ مجید میں) آزر بیان فرمایا ہے اگرچہ نسب بیان کرنے والوں اور مورخین کے نزدیک اس کا نام تارخ ہے۔ باقی رہا ان کا قول کہ نسابوں نے اجماع کیا ہے کہ اس کا نام تارخ تھا تو ہم کہیں گے کہ یہ قول ضعیف ہے اس لئے کہ یہ اجماع صادر ہوا ہے اس بنا پر کہ بعض نے بعض کی تقلید کی ہے اور بالآخر یہ اجماع ایک قول یا دو قولوں کی طرف لوٹے گا مثل قول وھب وکعب اور ان کی طرح کے اور بسا اوقات اس کا تعلق اخبار یہود ونصاریٰ سے بناتے ہیں جو موجود پاتے ہیں اور قرآن کی تصریح کے مقابلہ ان کی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے انتھی اور مفردات القرآن لراغب ص: ۳۰، اردو میں ہے اور آیت کریمہ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ ۔ (۶-۷۳) اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کی تفسیر میں بعض نے کہا کہ حضرت ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا اور آزر اسی کا معرب ہے اور بعض نے کہا کہ یہ لقب ہے اور ان کی زبان میں آزر کے معنی گمراہ کے ہیں انتھی اور بخاری شریف کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال يلقی ابراهيم اباه آزر يوم القيمة وعلی وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابراهيم الم اقل لك لا تعصنی فيقول له ابوه فليوم لا اعصيك فيقول ابراهيم يارب انك وعدتنی ان لا تخزينی يوم يبعثون ، فای خزی اخزی من ابی الابعد الخ .(بخاری ص: ۴۷۳، ج:۱، مشکوٰۃ ص: ۴۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو ملیں گے اس حال میں کہ آزر کا چہرہ رنج وغم سے سیاہ ہوگا تو ابراہیم علیہ السلام اس سے کہیں گے کہ میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر۔ ابراہیم علیہ السلام کو ان کا باپ کہے گا کہ آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے اے پروردگار تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس روز ذلیل وخوار نہ کرے گا جس دن کہ لوگوں کو اٹھایا جائے گا پس اس سے زیادہ اور کون سی رسوائی ہے کہ میرا باپ اللہ کی رحمت سے دور ہے الخ۔ الغرض قرآن وحدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر بتایا گیا ہے اور قرآن وحدیث میں کسی جگہ آزر کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کیلئے نہیں بولا گیا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے دوبارہ زندہ ہونے کی کہانی بے ثبوت اور غلط ہے اور کہانی میں جو کچھ مذکور ہے اس سے الٹا ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہ کفر پر فوت ہوئے تھے، اگر بقول کاظمی صرف ایمان کی فضیلت ان کو حاصل نہیں ہوئی تھی تو وہ اتنا غمگین نہ ہوتے اور اتنا نہ روتے کیونکہ علامہ نبہانی نے جو نقل کیا ہے وہ یہ ہے:

ورواہ ابو حفص بن شاھین بلفظ قالت عائشة رضی الله عنها حج بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حجة الوداع فمربی علی عقبة الحجون وهو باك حزین مغتم فبکیت لبکائه ثم انه نزل فقال یا حمیرا استمسکی فاستندت الی جنب البعیر فمکثت ملیاثم عاد الی وهو فرح متبسم فقال ذهبت لقبرامی فسالت ربی ان یحییها فاحیاها فآمنت بی الخ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ص:۲۱۴)

ابوحفص بن شاہین نے روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ حجۃ الوداع ادا فرمایا اور آپ میرے ساتھ عقبہ حجون کی جگہ پر گزرے تو آپ نہایت غمناک ہو کر رونے لگے تو میں بھی آپ کے رونے کی وجہ سے رونے لگ گئی پھر آپ سواری سے اترے اور فرمایا اے حمیرا اس (سواری) کو قابو کر، تو میں اونٹ کے ساتھ ٹیک لگ کر بیٹھ گئی، تھوڑی دیر ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے تو تبسم فرما رہے تھے، اور فرمایا کہ میں اپنی والدہ کی قبر پر گیا اور اپنے رب سے سوال کیا کہ یا اللہ اس کو زندہ فرما دے تو اللہ نے زندہ فرما دیا پس وہ مجھ پر ایمان لائی الخ۔

جس سے واضح ہے کہ اتنی غمگینی سوائے ان کے کفر پر ہونے کے فقط فضیلت ایمان حاصل کرنے میں کوئی عقل مند انسان نہیں کہہ سکتا۔

ابرہہ بادشاہ نے جناب عبدالمطلب کی عظمت نور مقدس کی وجہ سے کی تھی۔

کاظمی: اصحاب الفیل کے بادشاہ ابرہہ نے جناب عبدالمطلب کی طرف دیکھتے ہی عظمت و ہیبت نور مقدس کی وجہ سے ابرہہ از راہ تعظیم نور، تخت سے نیچے اتر آیا پھر جناب عبدالمطلب کو اپنے برابر بٹھالیا۔

محمدی: یہ تخت کہاں سے...... آ گیا تھا، جھوٹ بنانے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور عبدالمطلب کے چہرے کو دیکھ کر لشکر کشی کی خبر دینے والا آدمی عبدالمطلب کو دیکھ کر سجدہ میں گر گیا اور بے ہوش ہو گیا یہ بھی ایک قصہ گوئی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور ابرہہ کے ہاتھی والا قصہ کہ عبدالمطلب کو دیکھ کر ہاتھی سجدہ میں گر گیا اور کہا السلام علی النور الذی فی ظہرک یا عبد المطلب الخ یہ بھی ایک بناوٹی کہانی ہے جو بے ثبوت ہے۔

کاظمی کا تضاد: کاظمی صاحب پہلے لکھ آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت نبی اور خاتم النبین بنا دیا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا مطلب یہ بتایا کہ آپ فی الواقع نبی بن گئے تھے یعنی آپ کو بتا دیا گیا تھا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں مگر یہاں ص:۸۱ پر لکھتے ہیں کہ اس جملہ میں آپ کو بشارت سنائی کہ آپ نبی ہونے والے ہیں (میلاد النبی ص:۸۱ مقالات کاظمی ج:اول) اب کاظمی صاحب تو زندہ نہیں ہیں اس کے فرزندان وشاگردان بتائیں کہ کون سی بات صحیح ہے کیونکہ آخری نقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو پتہ اپنی نبوت کا نہیں تھا، اس لئے آپ کو بشارت دی گئی کہ آپ نبی ہونے والے ہیں جبکہ سوال کرنے والے صحابی نے سوال میں یہ لفظ استعمال کئے کیف علمت انك نبي حتى استيقنت۔ (مشکوٰۃ ص:۵۱۵) کہ آپ نے کیسے جانا کہ آپ نبی ہیں حتیٰ کہ آپ کو اپنے نبی ہونے کا یقین ہوگیا تو فرمایا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے الخ۔

کاظمی کا تضاد دوم: رسالہ میلاد النبی ص:۸۲ پر لکھتے ہیں کہ قلب مبارک کو باہر نکال کر اس سے منجمد خون نکالا اور زم زم کے پانی سے دھو کر سینہ اقدس میں رکھ کر سینہ مبارک بند کر دیا۔ آگے کاظمی اس کے خلاف لکھتے ہیں: قلب اطہر کا زم زم سے دھویا جانا کسی آلائش کی وجہ سے نہ تھا (میلاد النبی ص:۸۳)۔

کیا سینہ اقدس سے سینہ چاک کرتے وقت خون کا نہ نکلنا نورانیت کی دلیل ہے؟

کاظمی باوجود سینہ اقدس چاک ہونے کے خون نہ نکلنا نورانیت کی دلیل ہے...... اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے...... بشریت نہ ہوتی شق کیسے ہوتا (اگر یہی بات ہے کہ بشریت سے شق ہوتی ہے نورانیت سے شق نہیں ہوتی تو عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ کیوں پھوٹی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ان کا روح قبض کرنے کیلئے آئے تھے (بخاری ومسلم مشکوٰۃ ص:۵۰۷۔ محمدی) اور نورانیت نہ ہوتی تو آلہ بھی درکار ہوتا خون بھی ضرور بہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی: سینہ اقدس سے اس وقت خون نہ نکلنا ضروری نہیں کہ یہ نورانیت کی دلیل ہو بلکہ بشر ہوتے ہوتے خون نہ نکلے یہ آپ کا معجزہ ہے۔ آپ کی خلقت بشری ہے اور لباس بھی بشری ہے اور جن کی خلقت نوری تھی جب کبھی وہ لباس بشری میں آتے تھے تو وہ نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لباس بشریت میں آنے والے نوری فرشتے آئے تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کیلئے بھنا گوشت تیار کر کے آگے آن رکھا تو انہوں نے نہیں کھایا اور کہا ہم تو لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں (انا ارسلنا الی قوم لوط) یعنی ہم نوری فرشتے ہیں ہم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بربادی کیلئے روانہ فرمایا ہے (لہٰذا ہم کھانا نہیں کھاتے کہ نوری مخلوق کبھی کھانا نہیں کھاتی) اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت نور ہوتی اور لباس بشریت والا ہوتا تو آپ بھی ہرگز ہرگز طعام نہ کھاتے مگر آپ کی حالت تو یہ تھی کہ ہر صبح وشام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی چاہت رکھتے تھے کھاتے پیتے تھے، سحری بھی کھاتے تھے افطاری بھی فرماتے تھے اور آپ کو بھوک بھی لگتی تھی اور پیٹ پر پتھر بھی باندھتے تھے (کتب احادیث) یہ جو لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کر دے اور جب چاہے نورانیت کو احوال بشریت پر غلبہ دے دے الخ۔ یہ بھی یہاں بے تکی سی بات معلوم ہوتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاں خون نکل آیا وہ بشریت کی دلیل ہے اور جہاں خون نہیں نکلا وہ آپ کا معجزہ ہے ورنہ لباس بشری میں آنے والے نورانی فرشتے کبھی تو ان پر بھی بشریت غالب آجاتی اور وہ بھی کبھی تو طعام کھا لیتے اور کبھی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ناشتہ تو کرا دیتے اور آپ کی خلقت بشری ہونے پر دلیل یہی حدیث بھی ہے جس میں کاظمی صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ لوتھڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے دور کر دیا گیا الخ (میلاد النبی ص:۸۶) اگر آپ کی خلقت ہی نورانی ہوتی تو سرے سے لوتھڑا اللہ تعالیٰ اس مقام پر بناتا ہی نہ۔ جیسے فرشتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نورانی مخلوق) میں ایسا لوتھڑا اللہ تعالیٰ نے سرے سے پیدا ہی نہیں کیا۔ اور کاظمی صاحب نے غلبہ کی بات تسلیم کر کے گویا یہ تسلیم کر لیا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت اتنی کمزور پڑ جاتی ہے کہ اس پر بشریت بھی غالب آ جاتی ہے۔ تو کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کی تنقیص نہیں۔

کاظمی: شب میلاد مبارک، لیلۃ القدر سے افضل ہے اس لئے کہ میلاد کی رات خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات قدسیہ سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے الخ۔

محمدی: نص قرآنی کے مقابلہ میں یہ کاظمی ظن اور کشید ہے۔ نص کے مقابلہ میں ظن لاشئ ہے اور لیلۃ القدر کی خیریت اور افضلیت خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمادی ہے۔ لیلۃ القدر خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ الخ۔ اس کے مقابلہ میں کسی غزالی زمان، رازی دران کی ذہنی اٹکل پچو کو کون قبول کر سکتا ہے اگر یہ ذہنی پیداوار کوئی حیثیت رکھتی ہوتی تو سب سے پہلے خود اللہ تعالیٰ اس کی استثناء فرما دیتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت فرما دیتے، اصحاب کرام میں سے کسی نے ایسی بات کہی ہوتی، لیلۃ القدر کی رات کی فضیلت اور شان صرف نزول الملائکۃ کی وجہ سے نہیں ہے ورنہ بیت المعمور کو بیت اللہ شریف سے افضل ہونا چاہئے کیونکہ وہاں ہر دم فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے ایک منٹ کیلئے بھی فرشتوں سے خالی نہیں رہتا (کتب احادیث) بلکہ قرآنِ مجید کی ان آیات پر غور کرنے سے الٹا یہ معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر، شب میلاد مبارک سے افضل ہے کیونکہ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ یہ صرف لیلۃ القدر کی خصوصیت ہے شب میلاد میں یہ خصوصیات نہیں ہیں اور نہ آج تک کسی نے یہ خصوصیات شب میلاد کی بیان کی ہیں چنانچہ خزائن العرفان ص: ۸۶۰ میں لیلۃ القدر کے متعلق لکھتا ہے اس شب میں سال بھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف وخدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت وقدر کے باعث اسے شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالح منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں اور احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ بخاری ومسلم میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان واخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے الخ۔

تو کیا یہی فضائل شب میلاد کے متعلق کوئی میلادی سعیدی، کاظمی ابن کاظمی دکھا سکتا ہے؟

کاظمی نے پھر آگے قرآنی آیات: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا الخ۔ (ص:۹۵) اور آیت: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (ص:۹۶) لکھی ہے، ان آیات کے متعلق مکمل بحث، ہم نے پہلے (ہم میلاد کیوں نہیں مناتے: صفحہ: ۲۰۳ وصفحہ ۲۲۲) میں لکھ دی ہے وہاں دیکھ لیں۔ آگے کاظمی نے حدیث بخاری لکھی ہے جس میں ثویبہ کی آزادی والا واقعہ اور پھر خواب والا بیان ہے الخ۔

ہم نے اس کے متعلق بھی پوری اور کافی وافی تحقیق لکھ دی ہے وہاں دیکھ لیں۔ ابو طالب کی تخفیف عذاب کا بیان تو خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے۔ اور وہ ایسا کافر بھی نہیں تھا جس نے آپ کے ساتھ ابولہب والا کردار ادا کیا ہو بلکہ وہ تو صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے رکا رہا باقی ہر قسم کا تعاون تو اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، جب تک یہ زندہ رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی دست درازی بھی نہیں کرتا تھا، مگر ابولہب کے متعلق تو خود اللہ تعالیٰ نے فرمادیا: مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ الخ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولہب کے متعلق یہ تخفیف کی کہانی نہیں بیان فرمائی پھر یہ دونوں ایک جیسی تخفیف والے کیسے بن گئے اور علامہ ابن منیر نے جو اس مسئلہ پر توقف کرنے کو کہا ہے جیسا کہ خود کاظمی صاحب نے لکھا ہے (میلاد النبی ص:۹۹) تو واضح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے اس کی تخفیف کے متعلق نہیں بتایا جیسا کہ ابو طالب کے متعلق بتایا ہے۔ کاظمی صاحب اس توقف کی وضاحت اپنے لفظوں میں یوں کرتے ہیں (یعنی تخفیف عذاب کی نفی واثبات کا قول وارد نص پر موقوف ہے جس کے حق میں جو کچھ نص میں وارد ہو اس کی اتباع کی جائے گی ص: ۹۹) تو چونکہ ابولہب کے بارے میں تخفیف کی نص قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے لہٰذا اس کیلئے تخفیف نہیں مانی جائے گی اور ابو طالب کے بارے میں تخفیف کی نص نبوی وارد ہے تو ابو طالب کے متعلق تخفیف مانی جائے گی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اھون اھل النار عذابا ابو طالب وھو منتعل بنعلین یغلی منھا دماغه (بخاری مشکوۃ ص: ۵۰۲) اہل نار میں سے سب سے نرم عذاب جس کو ہوگا وہ ابو طالب ہے اس کو دو جوتیاں عذاب جہنم کی پہنائی جائیں گیں جس سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا اور غیر مسلم کا خواب حجت شرعیہ نہیں ہے خود کاظمی صاحب نے تسلیم کیا ہے ص: ۹۹۔ کاظمی صاحب کی لیکن ویکن کے متعلق عرض ہے کہ یوسف علیہ السلام کے دو ساتھیوں کے خواب کی حقانیت کی تصدیق خود حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمادی اور اس خواب کے اصلی حقائق بھی سامنے نظر آ گئے، مگر ابولہب والے خواب کے حقائق تو آخرت سے متعلق ہیں اس کی تائید وتصدیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی، لہٰذا اس غیر حجت شرعیہ سے ایک ایسا مسئلہ استنباط کرنا جو نص قرآن کے صریح خلاف ہو کیسے قبول کیا جا سکتا ہے۔

کاظمی: امام قسطلانی شارح بخاری، مواہب لدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں:

ولا زال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ صلی اللہ علیه وسلم الخ.

محمدی: کاظمی نے اگر مواہب لدنیہ دیکھی ہے تو اس نے شرح مواہب زرقانی بھی ضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھی ہوگی اس کے شارح نے جب ان اہل اسلام کا حدود اربعہ متعین فرمادیا ہے کہ:

بعد القرون الثلاثة التي شهد صلى الله عليه وسلم بخيريتها فهو بدعة. (شرح مواهب لدنیہ للزرقانی ج:۱ص:۱۶۳)

کہ اہل اسلام سے مراد قرون ثلاثہ (عہد نبوی، عہد صحابہ عہد تابعین) کے بعد والے لوگ مراد ہیں جن تین زمانوں کی تعریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے لہٰذا یہ میلاد بدعت ہے الخ۔

اس پر بحث پہلے بھی ہم نے کر دی ہے۔ اسی طرح فرحم الله امرأ اتخذ ليالي الشهر الخ پر بھی بحث پہلے مکمل کر دی گئی ہے۔

علامہ ابن الحاج نے مدخل میں انکار کیا ہے وہ انعقاد محفل میلاد پر نہیں۔

کاظمی: علامہ ابن الحاج نے مدخل میں جو انکار کیا ہے وہ انعقاد محفل میلاد پر نہیں، ان بدعات اور نفسانی خواہشات پر ہے جو لوگوں نے محافل میلاد میں شامل کر دی تھیں، آلات محرمہ کے ساتھ گانا بجانا میلاد شریف کی محفلوں میں شامل کر دیا گیا تھا، ایسے منکرات پر صاحب مدخل نے انکار فرمایا اور ایسے ناجائز امور پر ہر سنی مسلمان انکار کرتا ہے۔

محمدی: امام ابن الحاج کے بارے میں یہ تاویل غلط ہے کیونکہ ان کے الفاظ مدخل میں یہ ہیں

ومن جملة ما احدثوه من البدع من اعتقادهم ان ذلك من اكبر العبادات واظهار الشعائر ما يفعلون فى شهر الربيع الاول من المولد وقد احتوى ذلك على بدع ومحرمات (الى ان قال) وهذه المفاسد مترتبة على فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منه وعمل طعام فقط ونوى به المولد. ودعى عليه اخوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم من كل ما تقدم ذكره فهو بدعة بنفس نية فقط لان ذلك زيادة في الدين وليس من عمل السلف الماضيين واتباع السلف اولى ولم ينقل من احد منهم انه نوى المولد ونحن نتبع السلف فيسعنا ما وسعهم الخ انتهى. (فتاوی رشیدیہ ص: ۲۳۵)

کہ ان بدعات میں سے جو انہوں نے ایجاد کر لی ہیں، ان کا یہ اعتقاد بھی ہے کہ سب سے بڑی عبادت اور شعائر اللہ کا اظہار یہ ہے جو وہ ماہ ربیع الاول میں میلاد کرتے ہیں جس میں کئی بدعتیں اور حرام باتیں ہوتی ہیں (یہاں تک) کہ یہ تمام مفاسد مرتب ہیں، میلاد کے کرنے پر۔ جب اس میں سماع بھی ہو اور اگر سماع نہ ہو اور صرف کھانا پکایا جائے اور اس سے مولود کی نیت کی جائے اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا جائے اور جو کچھ باتیں اوپر لکھی گئی ہیں ان سے سلامت ہے تو بھی فقط نفس نیت کی وجہ سے یہ بدعت ہے اس لئے کہ یہ دین میں زیادتی ہے اور گزرے ہوئے سلف صالحین لوگوں کا یہ عمل نہیں ہے اور سلف کی پیروی بہتر ہے اور سلف میں کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ انہوں نے مولود کی نیت کی ہو اور ہم سلف کا اتباع کرتے ہیں تو ہمارے لئے بھی اتنی وسعت ہے جو ان کیلئے ہو سکتی تھی۔ انتھی۔

ابن الحاج کے آخری جملے کاظمی کی تاویل کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔

اگر کاظمی صاحب نے قسطلانی کی عبارت سے گیارہ امور ثابت کئے ہیں تو ہم بھی امام ابن الحاج کی عبارت سے گیارہ امور ثابت کرتے ہیں (۱) میلاد منانا بھی دیگر بدعات کی طرح ایک بدعت ہے۔ (۲) بدعتی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ میلاد عبادات میں سے ایک بڑی عبادت ہے اور شعائر اللہ کا اظہار ہے۔ (۳) اس بدعت میلاد میں دیگر کئی بدعتیں اور حرام باتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ (۴) یہ مفاسد میلاد کو شامل ہیں جس میں سماع بھی ہو۔ (۵) اگر سماع شامل نہ ہو صرف طعام کھلانا ہو اور اس سے میلاد کرنے کی نیت ہو اور (بدعتی) بھائیوں کو مدعو کیا گیا ہو اور دیگر حرام سے اجتناب کیا گیا ہو تو بھی نیت کی بنا پر یہ بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(۶) کیونکہ یہ دین میں زیادتی ہے اور سلف صالحین کا یہ عمل اور طریقہ نہیں ہے۔ (۷) سلف صالحین کی اتباع اور پیروی بہتر ہے (کہ وہ میلاد نہیں مناتے تھے ہم بھی نہ منائیں)۔(۸) سلف صالحین میں سے کسی کے متعلق یہ منقول نہیں کہ انہوں نے مولود کی نیت کی ہو۔(۹) اور سلف کی پیروی کرتے ہوئے ہم جو میلاد نہیں مناتے ہمارے لئے بھی وسعت ہے جیسے ان کیلئے تھی۔(۱۰) یعنی میلاد نہ منا کر اگر وہ گستاخ نبی غیر محب نہیں سمجھے جاتے تھے تو ہم بھی میلاد نہ منا کر گستاخ اور نبی کے غیر محب نہیں سمجھے جائیں گے۔ (۱۱) امام ابن الحاج کے قول کی یہ جو تاویل گھڑی ہے بالکل غلط ہے اور اس کے واضح قول کے خلاف ہے اور امام ابوذکریا احمد بن ابراہیم بن النحاس الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ نے بھی امام ابن الحاج کے یہی الفاظ نقل کئے ہیں کہ:

فان خلا المولد من السماع وعمل طعاما فقط ونوى المولد ودعا اليه الاخوان وسلم من كل ما تقدم ذكره فهو بدعة بنفس نيته اذ ان ذلك زيادة فى الدين وليس من عمل السلف الماضيين واتباع السلف اولى بل اوجب الخ. (تنبیہ الغافلین ص:۴۹۹)

کاظمی: امام جلال الدین نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر شکر ظاہر کرنا ہمارے لئے مستحب ہے۔

محمدی: ایک طرف علماء فرماتے ہیں کہ یہ میلاد منانا بدعت ہے اور دین میں زیادتی کے بمنزلہ ہے یعنی سنت نہیں ہے، دوسری طرف ایک دو کہتے ہیں کہ یہ میلاد منانا مستحب ہے۔ کاظمی صاحب چونکہ حنفی ہیں اس لئے ان کو فقہ کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیے۔

اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة راجحا على فعل البدعة. (ردالمختار ج:۱ ص:۴۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب سنت اور بدعت کا حکم لگانے میں تردد اور شک ہو (کہ یہ کام سنت ہے یا بدعت ہے) تو ایسے موقعہ پر ایسی سنت کو چھوڑنا بدعت پر عمل کرنے سے بہتر ہے اور یہ میلاد تو بقول شما مستحب ہے سنت نہیں ہے اور واجب ہونے کی تو تمہارے علماء تردید کرتے ہیں چنانچہ مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ اگر کوئی واجب سمجھے تو اس کا یہ سمجھنا بہت برا ہوگا (جاء الحق) تو فقہ حنفی کے نزدیک سنت و بدعت میں جب تردد ہو تو اس سنت کو چھوڑنا ضروری ہے (تاکہ بدعتی نہ ہو جائے) اور یہاں میلاد میں تو مستحب اور بدعت میں تردد ہے تو یہ بدعت میلاد بطریق اولیٰ چھوڑنا چاہیے، اپنی فقہ حنفی کو چھوڑ کر قول شافعی سیوطی کو پلے باندھنے والے ایسے حنفی کو کیا نام دو گے، جبکہ یہ سیوطی شافعی امام رکوع کے رفع الیدین کرنے کو سنت آمین بالجہر کو سنت امام کے پیچھے فاتحہ کی قرات کو فرض واجب سمجھتا ہے تو اس کے ان مختارات کو کاظمی صاحب کیوں قبول نہیں کرتا کیا یہ تو نہیں کہ میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا تھو تھو۔ اور ملا علی قاری حنفی علامہ طیبی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

قال الطیبی من اصر علی امر مندوب وجعل عزما ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعة او منکر الخ. (فتاوی رشیدیہ ص:۲۳۹)

طیبی نے فرمایا کہ جو شخص امر مستحب کے کرنے پر اصرار کرے اور اس کو لازم قرار دے لے اور اجازت پر عمل نہ کرے تو اس نے شیطان کی گمراہی کا حصہ پالیا تو پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بدعت پر مصر ہو الخ۔

کاظمی: فاکھانی مالکی کا عمل مولد مقدس کو معاذ اللہ بدعت مذمومہ لکھنا خود مذموم ہے۔

محمدی: فقط فاکھانی نے عمل المولد کو بدعت نہیں لکھا دیگر علماء نے بھی اسے بدعت اور بدعت شنیعہ قرار دیا ہے علامہ ابن الحاج علامہ عبدالرحمن مغربی نے اپنے فتاویٰ میں اس کو بدعت لکھا ہے: ان عمل المولد بدعة لم یقل به ولم یفعل رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم و الخلفاء و الائمۃ کہ میلاد کا کرنا بدعت ہے جس کو نہ کہا اور نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ خلفاء وائمہ نے۔ مولانا نصیر الدین اودی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بجواب سائل:

لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف الصالح وانما حدث بعد القرون الثلثة فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فی ما اھملہ السلف لانہ یکفی بھم الاتباع، فای حاجة الی الابتداع انتھی.

سائل کے جواب میں فرمایا کہ نہ کرے اس لئے کہ یہ سلف صالح سے منقول نہیں ہے بلکہ قرون ثلاثہ کے بعد بدبخت زمانے میں لوگوں نے اس کی ایجاد کی ہے اور سلف نے جس کو چھوڑ دیا ہے اس میں ہم پیروی خلف نہیں کر سکتے اس لئے کہ سلف کی پیروی ہی کافی ہے تو نئی چیز نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔ شیخ الحنابلہ شرف الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنة احتفا لا لمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فمع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعة بنفسہ بدعة احدثہ من یتبع ھواہ ولا یعلم ما امرہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الشریعہ ونھاہ انتھی کذا فی قول المعتمد.

یہ جو بعض امراء ہر سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد پر جشن مناتے ہیں تو اس میں علاوہ اس کے کہ تکلفات شنیعہ ہیں، بنفسہ بدعت ہے اس کو اس نے ایجاد کیا جو اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے اور کس بات سے منع فرمایا ہے۔ قول معتمد میں اسی طرح ہے اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی تحفۃ القضاۃ میں فرماتے ہیں (سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال لا ينعقد لانه محدث وكل محدث ضلالة وكل ضلالة في النار وما يفعلون من الجهال على رأس كل حول في شهر ربيع الاول ليس بشيئ ويقومون عند ذكر مولده صلى الله عليه وسلم ويزعمون ان روحه صلى الله عليه وسلم يجئى وحاضر فزعمهم باطل بل هذا الاعتقاد شرك وقد منع الائمة عن مثل هذا انتهى.

قاضی سے مجلس مولود شریف کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا نہ منعقد کی جائے اس لئے کہ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں جانے والی ہے اور یہ جو جاہل قسم کے لوگ ربیع الاول کے مہینہ میں ہر سال کی ابتداء پر کرتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں اور وہ ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں اور خیال کرتے کہ آپ کی روح صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی ہے اور حاضر ہوتی ہے تو یہ ان کا خیال باطل ہے بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے اور ائمہ نے اس جیسی باتوں سے منع فرمایا ہے اور صاحب سیرت شامی فرماتے ہیں۔

جرت عادت كثير من المحبين اذا سمعوا بذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل له.

اور بہت سے محبین کی یہ عادت ہوگئی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ آپ کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ قیام بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے اور مولانا فضل اللہ جونپوری رحمۃ اللہ بھجۃ العشاق میں فرماتے ہیں:

ما يفعله العوام في القيام عند ذكر وضع خير الانام عليه التحية والسلام ليس بشيئ بل هو مكروه.

اور قاضی نصیر الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ طریقۃ السلف میں فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد احدث بعض جهال المشائخ امور اكثيرة لا نجدلها اثرا ولا رسما في كتاب ولا في سنة منها القيام عند ذكر ولادة سيد الانام عليه التحية والسلام.

اور بعض جاہل مشائخ نے بہت سی باتوں کو ایجاد کرلیا ہے جس کا کوئی اثر نہ رسم ہم نہ کتاب میں پائے ہیں نہ سنت میں، انہیں میں سے ایک سید الانام علیہ التحیۃ کے ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہونا ہے اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ مکتوبات میں فرماتے ہیں بنظر انصاف بیند اگر حضرت ایشاں فرضاً دریں زمان موجود بودند و در دنیا زندہ می بودند، وایں مجالس و اجتماع کہ منعقد می شد آیا بایں راضی می شدند وایں اجتماع پسندیدند یا نہ یقین فقیر آنست کہ ہرگز ایں معنی را تجویز نمی فرمودند بلکہ انکار مے نمودند مقصود فقیر اعلان بود قبول کنند یا نکنند ہیچ مضائقہ نیست و گنجائش شاجرہ نہ اگر مخدوم زادہا و یاراں آنجا برہماں وضع مستقیم باشند ما فقیراں را از صحبت ایشاں غیر از حرمان چارہ نیست انتھی زیادہ چہ تصدیعہ دہد والسلام۔ بنظر انصاف دیکھو کہ اگر بالفرض حضور اس زمانہ میں موجود ہوتے اور دنیا میں زندہ ہوتے اور یہ مجالس و اجتماع منعقد ہوتے تو کیا اس سے راضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ۔ فقیر کا یقین یہ ہے کہ آپ ہرگز اس بات کو منظور نہ فرماتے بلکہ انکار ہی فرماتے۔ فقیر کا مقصد تو صرف اطلاع دہی ہے قبول کریں یا نہ کریں کوئی حرج نہیں اور جنگ کی کوئی ضرورت نہیں اگر وہاں کے مخدوم زادے اور احباب اسی وضع پر ثابت قدم رہنا چاہیں تو ہم فقیروں کو ان کی صحبت سے بجز محرومی کے کوئی چارہ نہیں۔ فقط زیادہ کیا تکلیف دی جائے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص: ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷)

گائی:

وقد استخرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة وكذا الحافظ السيوطي وردا على الفاكهاني المالكي في قوله ان عمل المولد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعة مذمومة انتهى. (سیرت حلبیہ جلد:۱ ص:۸۱)

محمدی: اس پر مکمل بحث اور ان کی اصلوں پر مکمل کلام پہلے ہم لکھ آئے ہیں (دیکھئے ہم میلاد کیوں نہیں مناتے ص:۳۱ تا ص:۳۶) باقی رہا مجمع بحار الانوار والے کا لکھنا: وانه شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام ۔ (مجمع بحار الانوار ج:۳، ص:۵۵) یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں سرور کا حکم دیا گیا ہے۔

تو اس کے متعلق عرض ہے کہ ہر سال اس کا حکم دینے والا کون ہے اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام و تابعین عظام اور ائمہ محدثین و ائمہ اربعہ حالانکہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اصحاب کرام تابعین و ائمہ اربعہ نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا تو بتاؤ کس نے ایسا حکم دیا ہے۔ سنی سنت کا پیرو ہوتا ہے، حنفی امام ابوحنیفہ کا پیرو ہوتا ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ امام صاحب نے ایسا حکم دیا ہے پتہ نہیں کاظمی صاحب کس کے حکم کی پاسداری کر رہے ہیں اور لا زال اهل الاسلام يحتفلون الخ کی حقیقت پہلے بیان کر دی گئی ہے اور ابن جزری شافعی کا تمام بلا د عرب و عجم میں محافل میلاد کے انعقاد کا ذکر کرنا دلیل نہیں بن جاتا کہ یہ سنت نبوی، سنت صحابہ، سنت خلفاء راشدین ہے، بلکہ یہ سب کارستانیاں قرون ثلاثہ فاضلہ مبارکہ کے بعد والے لوگوں کی ہیں اور میلاد کے موقعہ پر قیام تعظیمی بدعت مذمومہ ہے اس کے متعلق بھی پہلے لکھ دیا گیا ہے اور سیرت حلبیہ والے کا: وهذا القيام بدعة لا اصل لها کے بعد لکھنا کہ اى لكن هى بدعة حسنة لانه ليس كل بدعة مذمومة کہ یہ بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذمومہ نہیں ہوتی **غلط** ہے کیونکہ بدعت حسنہ بقول شما اس وقت ہوتی ہے جب نص کے خلاف نہ ہو اور یہ قیام صریحاً نص کے خلاف ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنے لئے قیام کرنے کو مکروہ فرمایا تھا اور صحابہ کرام نے آپ کی کراہت کی بنا پر آپ کیلئے قیام نہیں کرتے تھے جیسا کہ پہلے ہم نے (ہم میلاد کیوں نہیں مناتے) میں بیان کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔ کاظمی صاحب اب کون ہے جو نص کے مقابلہ میں ایسے قیام کو بدعت حسنہ کہے، یہ الٹی چال تم کو کس نے سکھائی ہے، نام اہل سنت والا کام اہل خواہشات کے۔ تعظیم نبوی کے گھڑے گھڑائے طریقے کیوں استعمال کرتے ہو: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے انداز تعظیم کو چھوڑ کر، بعد کے بدبخت زمانوں والے تعظیم کے طریقہ کو اپنانا اور ان کے طور تعظیم کے قیام تعظیمی کو دلیل بنانا صرف نام کے سنی غزالی زمان رازی دوران کا کام ہوسکتا ہے، اگر اس طریق اور طرز تعظیم کو امام سبکی شافعی اور اس کی متابعت کرنے والے دیگر مشائخ نے اپنایا ہے تو ان کے برخلاف خود صاحب مولد، صاحب شریعۃ اور آپ کے تابعدار ان صحابہ کرام نے اسے مکروہ بتایا ہے اور دیگر علماء کرام نے بھی ایسے تعظیمی طریق کو باطل اور اس اعتقاد کو شرک بتایا ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ اگر امام سبکی کی اقتداء آپ کے نزدیک اتنی اہم ہے تو صرف قیام کے معاملہ میں نہیں ہونی چاہیے، ان کے دوسرے مسائل میں بھی اقتداء کرنی چاہیے، وہ نماز میں رکوع کے اندر رفع الیدین کیا کرتے تھے، امام سبکی نے رفع الیدین کے مسئلہ میں ایک چھوٹا سا رسالہ جزء رفع الیدین لکھا ہے جو بنام جزء رفع الیدین امام سبکی طبع شدہ موجود ہے اس میں بھی آپ اس کی اقتداء کرو اور کرو بسم اللہ۔ آج سے کاظمی بن کاظمی اور دیگر تلامیذ ان باوفا۔ امام سبکی کی اقتدا کرتے ہوئے رکوع میں رفع الیدین کرنا شروع کردیں تاکہ تمہاری دوسرے معاملات میں اپنے مقتداء سبکی کی اقتداء ثابت ہوجائے کیونکہ کاظمی صاحب لکھتے ہیں ثابت ہوا کہ مسئلہ قیام میں امام سبکی اور ان کے ہمعصر مشائخ وعلماء کی اقتداء کافی ہے (میلاد النبی مقالات کاظمی ص:۱۰۶ ج:اول) تو پھر رفع الیدین کے مسئلہ میں بھی ان کی اقتداء کرنی چاہیے اور حاجی امداداللہ صاحب کا قول ہمارے لئے حجت نہیں ہے اور خود ان کے مریدان خاص، مولانا رشید احمد گنگوہی کے نزدیک بھی ان کا قول وعمل حجت نہیں ہے۔ فتاوی رشیدیہ میں ہے سوال...... اور سنا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پیر صاحب حاجی امداداللہ صاحب بھی مولود سنتے ہیں جواب تفصیل سے فرمایئے جواب۔ مجلس مولود کا مفصل ذکر براھین قاطعہ میں دیکھیں اور حجت قول وفعل مشائخ سے نہیں ہوتی بلکہ قول وفعل شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور اقوال مجتہدین رحمہم اللہ سے ہوتی ہے، حضرت نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ فرماتے ہیں جب ان کے سلطان پیر نظام الدین قدس سرہ کے فعل کی حجت کو کوئی لاتا کہ وہ ایسا کرتے ہیں تم کیوں نہیں کرتے تو فرماتے کہ فعل مشائخ حجۃ نباشد (کہ مشائخ کا قول حجت نہیں ہے) اور اس جواب کو حضرت سلطان الاولیاء بھی پسند فرماتے تھے لہٰذا جناب حاجی صاحب سلمہ اللہ کا ذکر کرنا سوالات شرعیہ میں بے جا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص:۲۳۱، ۲۳۲) تمت بالخیر۔

الحمدللہ رب العالمین ہم نے اختصار کے ساتھ میلاد النبی کے بارے میں دلائل کاظمی کے جوابات لکھ دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو کتاب وسنت پر عمل کرنے اور بدعات اور خواہشات سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اردنا ایرادہ فی ھذا آخرما المقام.

فقط ابوداؤد عبدالغفار محمدی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث ومہتمم

مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن والحدیث خان بیلہ تحصیل جلالپور پیروالہ۔

ضلع ملتان

شوال ۱۴۲۶ نومبر ۲۰۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو کس۔ سلطان محمود۔ کے نام کروں؟۔

ا۔ جد اعلیٰ حضرت مولانا سلطان محمود رحمہ اللہ خان بیلوی کی طرف، جس نے کتاب وسنت کی تعلیم کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے قبول کیا، فرمایا جس پر ان کو بدعتیوں کی طرف سے تکلیفیں ملنا شروع ہو گئیں اور متعارف جن کو آپ نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا، کسی نے اپنی مسجد میں نماز ادا کرنے سے روک دیا، کسی نے کنویں سے پانی لینے سے روک دیا۔ جرم یہ کہ: ایک اللہ کا نام لیتا ہے، خالص کتاب وسنت پر عمل کرنے والا ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی جا کے تھانے میں
کہ سلطان نام لیتا ہے اللہ کا اس زمانہ میں

انہوں نے یہ تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے وعظ ونصیحت اور اشاعت توحید وسنت کو جاری رکھا جس کی وجہ سے آج تک ان کی چھ پشتوں میں مسلک اہلحدیث کی روشنی موجود ہے۔

۲۔ یا اپنے والد محترم جناب۔ مستری سلطان محمود رحمہ اللہ۔ کے نام جنہوں نے مجھے دینی تعلیم کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ فرمایا، مجھے آج تک یاد ہے کہ سیلاب کے دنوں میں کشتی پر سوار ہو کر مجھے مدرسہ دار الحدیث محمدیہ جلالپور پیروالہ پہنچایا اور حضرت الاستاد مولانا سلطان محمود محدث جلالپور رحمہ اللہ کے سپرد کیا۔ اگر والد محترم رحمہ اللہ مجھے دنیاوی کاموں میں لگا دیتے اور روزانہ کی دہاڑی کھری کر لیتے تو کون ان کو روک سکتا تھا مگر انہوں نے مجھے دینی تعلیم کے حاصل کرنے پر لگا کر اُخروی دنیا کی۔ دہاڑی۔ کھری کرنے کو پسند فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس حسن انتخاب پر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ یا اپنے شیخ محترم حضرت العلام سلطان المحدثین مولانا سلطان محمود صاحب محدث جلالپوری رحمہ اللہ کے نام جن کی بے پناہ شفقت، حسن تربیت نے مجھ ناچیز کو اس قابل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! تو ان تینوں ''سلاطین،، کی تقصیرات سے درگزر فرما۔

اے اللہ! تو ان تینوں کی قبروں کو اپنی رحمت سے منور فرما۔

اے اللہ! تو ان تینوں کی خطاؤں، لغزشوں کوتاہیوں سے درگزر فرما۔

اے اللہ! تو ان تینوں کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمایا۔ آمین ثم آمین

ابوداؤد عبدالغفار محمدی مصنف کتاب ہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہم میلاد کیوں نہیں مناتے؟
بجواب
ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟